تیرھویں صدی ھجری تک محدثات اسلام کی درخشندہ سوانح عمری

روایتِ حدیث میں
خواتین کا مقام

اردو ترجمہ

عنایۃ النساء بالحدیث النبوی

ابو عبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان

www.KitaboSunnat.com

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 021-2213768

٢
ر -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تیرھویں صدی ہجری تک محدثات اسلام کی درخشندہ سوانح عمری

روایتِ حدیث میں
خواتین کا مقام

اردو ترجمہ

عنایۃ النساء بالحدیث النبوی

تالیف، ابوعبیدہ مشہور بن حسن آلِ سلمان

مترجم، مولانا نور محمد انیس
دارالعلوم حسینیہ شہداد پور

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 021-2213768

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

اردو ترجمہ کے حقوق ملکیت حق دار الاشاعت محفوظ ہیں

242

ا۔و۔ر

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دار الاشاعت کراچی

طباعت : فروری ۲۰۰۱ء شکیل پریس کراچی

ضخامت : ۱۳۲ صفحات

المکتبۃ الاثریۃ

۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر 15847

www.KitaboSunnat.com

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار، کراچی

بیت العلوم 26۔ نابھہ روڈ لاہور

کشمیر بک ڈپو، چنیوٹ بازار، فیصل آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار، راولپنڈی

یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار، پشاور

دار الکتاب ایم اے جناح روڈ، لائٹ ہاؤس کراچی

ادارۃ المعارف جامعہ دار العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ، ملتان

مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

ادارہ دارالاشاعت کراچی سے الحمداللہ گذشتہ ایک ڈیڑھ برس میں خواتین اسلام کے کارناموں انکی تعلیمات اور اسلام کے لئے جدّ وجہد پر مشتمل کئی کتب شائع کر چکا ہے جو علمی حلقہ میں پسند کی گئیں اسکی فہرست آپکو کتاب کے ٹائٹل پر مل جائیگی۔

ایسی ہی ایک کتاب جو اس وقت آپکے ہاتھوں میں ہے "روایت حدیث میں خواتین کا مقام" اس کتاب میں محدثات، راویات اور دیگر خواتین کا ذکر ملے گا جنہوں نے اپنے اپنے مقام پر اسلام کی خدمت کی اور بعد میں آنیوالی خواتین کے لئے راہ عمل چھوڑ گئیں۔

اس کتاب کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اللہ کے فضل سے مترجم خود ماشاءاللہ عالم باعمل ہیں اور شہداد پور میں واقع مدرسہ حسینیہ میں استاد ہیں۔ اردو بھی آسان اور شستہ ہے اسلوب ایسا ہے جس سے یہ ترجمہ محسوس نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائیں۔

خلیل اشرف عثمانی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرست عنوانات

صفحہ	عنوان
۱۱	مقدمۃ المؤلف
۱۵	عرض مترجم
۱۷	انتساب
	پہلی فصل
۱۹	روایت کرنے والے مرد اور عورتوں کے بیان میں
۱۹	علم روایت میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ ہیں
۳۴	امام دار الہجرہ حضرت مالک بن انسؒ متوفی ۱۷۹ ہجری
۳۴	امام اہل سنۃ امام احمد بن حنبلؒ متوفی سن ۲۴۱ ہجری
۳۴	قاضی ابو یعلیٰؒ فراء متوفی ۴۵۸ ہجری
۳۵	امام ابو سعد سمعانیؒ متوفی ۵۶۲ ہجری
۴۵	حافظ ابن عساکرؒ متوفی ۵۷۱ ہجری
۴۶	حافظ ابو طاہرؒ سلفی متوفی ۵۷۶ ہجری
۴۹	امام ابن جوزیؒ متوفی ۵۹۷ھ
۵۰	حافظ منذریؒ متوفی ۶۵۶ ہجری
۵۵	الامام ذہبیؒ متوفی ۷۴۸ ہجری
۵۶	ابن القیمؒ متوفی ۷۵۱ ہجری
۵۶	امام ابن حجر عسقلانیؒ متوفی ۸۵۲ ہجری
۵۷	جو چیز راویات خواتین کے لئے باعث فخر ہے مرد راویوں کے لئے نہیں

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
دوسری فصل	
خیر القرون کی راویات........	۵۹
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور علم روایت حدیث میں ان کا مقام.....	۶۲
عہد رسالت میں خاتون کا مقام، اور زمانہ جاہلی قدیم وجدید کے ساتھ اس کا تقابل........	۶۸
عبرت ہی عبرت........	۷۴
تیسری فصل	
مشہور محدثات اور راویات کے بیان میں........	۷۸
تابعیات میں محدثات وراویات کا ذکر........	۷۸
چوتھی صدی کی محدثات وراویات........	۸۳
پانچویں صدی کی محدثات وراویات........	۸۵
ام الفتح عائشہ بنت حسن بن ابراہیم اصفہانیہ ورکانیہ........	۸۵
عائشہ بنت محمد بن حسین بسطامی........	۸۶
اس صدی اور آئندہ صدیوں میں خواتین کا صحیح بخاری کی تدریس میں انہماک...	۸۸
خواتین کا بخاری کے علاوہ دیگر کتب حدیث کے ساتھ اشتغال........	۹۱
چھٹی صدی ۶۰۰ ہجری کی محدثات وراویات........	۹۵
ساتویں صدی کی محدثات وراویات کا تذکرہ........	۹۵
چوتھی فصل	
سربراہ خانہ اور ذمہ دار کے متعلق بعض اہل علم کا قول........	۱۱۶
ایک عالم کا اپنی اہلیہ کی تعلیم کی طرف توجہ کا نمونہ........	۱۱۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
اسلاف کا اپنے گھر والوں کی طرف توجہ کا نمونہ........	۱۱۸
ایک خاتون کا اپنے آپ کو ایک عالم کی خدمت کے لئے پیش کرنا........	۱۱۹
ایک شخص کا اپنی بیٹی کے لئے دعا کرنا کہ اللہ اس کا نکاح کسی عالم سے کرا دے اور عرصہ دراز کے بعد دعا کے پورا ہونا........	۱۲۰
اپنی کتاب "التحفة" کی شرح کرنے پر اپنی بیٹی سے شادی کرنا........	۱۲۲
علامہ ابن حجر عسقلانی" کا گھرانہ جس میں کثرت سے علم حدیث نبوی کی طالبات تھیں........	۱۲۲
حافظ ابن حجر کی بیٹی زین خاتون........	۱۲۳
ایک محدث کی اپنی بیٹی کی طرف توجہ........	۱۲۶
ایک خاتون اپنے شوہر کی کتاب کی تعریف کر رہی ہے........	۱۲۶
حافظ سلفی کی اہلیہ اپنے شوہر کے بعض محدثین سے سماع کا واسطہ بنتی ہے!....	۱۲۷
ایک خاتون کا اپنے گھرانے کے مسلک سے ہٹ کر دوسرا مسلک اختیار کرنا.....	۱۲۷
ایک قاضی کا اپنی بیٹیوں اور پوتیوں کی تربیت پر متوجہ ہونا........	۱۲۷
امام شافعیؒ کی والدہ کا ایک لطیفہ........	۱۲۸
اندلس کی صاحب تالیف خواتین........	۱۲۸
جن خواتین کا علم کے ساتھ مشہور علماء وقت سے تعلق تھا........	۱۲۸

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ المؤلف

یقیناً تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے استعانت اور عفوو مغفرت کے خواستگار ہیں، ہم اپنے نفسوں کے شرور اور اپنے اعمال کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عطا فرمائے وہی ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اما بعد :-

یہاں اس بات پر تنبیہ مقصود نہیں ہے کہ اسلام میں عورت کا کیا مقام ہے؟ کیونکہ اس موضوع پر تو محدثین کرام نے سیر حاصل بحث کی ہے اور دسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں کتابیں اور رسائل تحریر کیئے جا چکے ہیں۔ میرے نزدیک اس مقام پر اہم بات اس چیز کو بتلانا ہے کہ اسلام نے عورت کی تعلیم اور حسن تربیت پر کتنی توجہ دی ہے۔

تاکہ یہی چیز ہماری اس کتاب کے عنوان اور موضوع کے لئے بطور تمہید اور مقدمے کو ہو جائے، چونکہ کتاب کا نام ہے "روایت حدیث میں خواتین کا مقام"۔

اسلام نے عورت کے لئے حصول علم دین فرض قرار دیا ہے، اور یہ فرض ارکان ایمانی، اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت کی صحیح معرفت جو ہر قسم کی بدعت اور خرافات، اور غیر اللہ سے سوال، رغبت اور طلب کے ہر قسم کے تعلق اور شائبے سے پاک صاف ہو، اور فرائض شرعیہ وواجبات دینیہ کی ادائیگی کو شامل ہے۔ اس طرح ان امور کی معرفت کو بھی شامل ہے جو عورت کو اپنے معاشرتی زندگی اور رہن سہن کے لئے ناگزیر ہیں۔ مثلاً شوہر اور اپنے متعلقین (کنبہ قبیلہ) والوں کے حقوق۔

اسی طرح وہ امور جو اسے آفات و امراض باطنہ (حسد، غیبت، چغلخوری) سے محفوظ رکھیں اور وہ امور جو اسے جسمانی اور ظاہری امراض اور فتنوں مثلاً شریر اور فتنہ باز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں اور شیاطین جن وانس کی طمع اور مختلف سازشوں، سے محفوظ رکھیں ان تمام امور کی معرفت اس فریضہ علم میں داخل ہے۔

چنانچہ ایک مسلمان خاتون کے لئے زیبائش و آرائش، ستر عورت، حجاب شرعی کے شرائط، نگاہ و نظر، خلوت و جلوت اور اختلاط کے متعلقہ احکام کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق جاننا ضروری اور فرض ہے۔

مختصر الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ عورت کے لئے اپنے دن رات کے متعلقہ احکام کا جاننا بھی ضروری ہے، اور یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ وہ کس طرح شرک و معاصی اور آفات و امراض قلبیہ سے بچ سکتی ہے؟ اور ان کے نقصانات کیا ہیں؟ اور کون سا راستہ ان بیماریوں سے محفوظ و سالم ہے۔

آنحضرت ﷺ کے مبارک اور خیر القرون زمانے میں عورتوں نے جب اپنی علمی ضرورت کو محسوس کیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے لئے ایک علیحدہ علمی مجلس کے قیام کا مطالبہ کیا۔

چنانچہ صحیحین میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: اے اللہ کے رسول! مرد حضرات تو آپ ﷺ کی احادیث لے اڑے اور ہم عورتیں رہ گئیں۔ لہذا آپ ہمارے لئے ایک دن مقرر فرما دیجئے جس میں آپ ﷺ کے عطا کردہ علوم میں سے کچھ ہمیں بھی سکھا دیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں روز فلاں مکان پر جمع ہو جانا؟ چنانچہ عورتیں اس روز متعینہ مکان میں جمع ہو گئیں اور آپ ﷺ تشریف لے گئے اور علمی مجلس قائم فرمائی۔

آپ ﷺ تعلیم نسواں کے بہت بڑے علم بردار تھے، آپ انہیں علم و خیر کی مجالس میں حاضری کا حکم فرماتے تو نوخیز، قریب البلوغ اور حائضہ عورتوں کو بھی ان مجالس میں حاضری کا حکم فرماتے، اور جن عورتوں کو چادر یا اوڑھنی نہ ہونے کے عذر ان مجالس میں حاضری سے مانع تھا آپ ﷺ نے ان کے عذر کو بھی ختم فرما دیا۔

چنانچہ صحیحین میں ام عطیہ انصاریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم فرمایا کہ ہم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے روز دوشیزائیں، حیض والی اور پردہ دار عورتوں کو بھی عید گاہ لے چلیں۔ پھر حائضہ عورتیں نماز نہ پڑھیں ہاں مجلس خیر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں وہ بھی شرکت کریں۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) ہم میں سے کسی کے پاس پردے کے لئے چادر نہیں ہوتی تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی کوئی اور بہن اپنی چادر کا ایک حصہ اسے بھی اڑھادے۔

اسی وجہ سے تاریخ اسلامی میں ایسی عظیم الشان خواتین کا تذکرہ ملتا ہے جو جملہ علوم و فنون میں مہارت تامہ اور دسترس رکھتی تھیں، کتب تراجم جن کے حالات سے بھری پڑی ہیں چنانچہ ان میں فقیہات و مفسرات بھی ہوئی، ادیبات و شاعرات بھی گذری ہیں اور علوم دینیہ و علم لغت کی ماہر بھی۔(۱)

ایک زمانے میں تو ایسا بھی ہوتا رہا کہ کوئی نہ کوئی دینی مفید کتاب دلہن کے جہیز کا لازمی حصہ ہوتی تھی۔ مثال کے طور پر امام ذہبیؒ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ کے پاس شب زفاف میں بطور جہیز کے کتاب "مختصر المزنی" کا ایک نسخہ دیکھا، (۲) یہ بات اس زمانے میں عورتوں کے علمی شغف اور علم دوستی پر دلالت کر رہی ہے۔ جو ایک مسلم خاتون کے لئے ایک ایسے عظیم الشان فخر کا باعث ہے کہ جس کا اعتراف اپنوں سے پہلے غیروں نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ ایک "غوستاف لوبون" نامی غیر مسلم مورخ لکھتا ہے کہ عباسی عہد خلافت میں مشرقی ممالک میں اور عہد اموی میں اندلس میں ایسی بے شمار خواتین گذری ہیں جو علمی و ادبی معارف میں مشہور تھیں۔ اور اس نے اسے ثقافت عربی کے عروج کے زمانہ میں عورت کی عظمت کی دلیل شمار کیا ہے۔(۳)

اور خواتین کا یہ علمی سلسلہ صرف طلب علم اور حصول علم ہی پر موقوف نہیں

---

(۱) ابو الحسن معافری نے اس موضوع پر ایک کتاب "تراجم شہیرات النساء" کے نام سے لکھی ہے اور عائدہ طیبی نے اس کی تحقیق کی ہے اور مجمع اللغۃ العربیۃ دمشق نے اپنے مجلے میں اسے شائع کیا ہے دیکھئے الاشارات الی النساء لرسائل الموودۃ فی بطون المجلات والمجلدات۔

(۲) دیکھئے سیر اعلام النبلاء ۱۴/ ۲۳۳۔

(۳) حضارۃ العرب ص ۴۸۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا، بلکہ انکا یہ سلسلہ علم کی نشر واشاعت اور کتب حدیث کی روایت اور درس تدریس پر بھی اس طرح مشتمل اور حاوی رہا کہ خواتین اس میں امت کے بہت سے رجال کار پر فائق رہیں اور ان سے سبقت لے گئیں، مشاہیر خواتین کے حالات سے بھری ہوئی بڑی بڑی کتب تراجم اس پر شاہد عدل ہیں، جن کے اعداد وشمار سے تو بڑی بڑی جماعتیں بھی عاجز دکھائی دیتی ہیں، اگر کوئی صاحب تحقیق اس سلسلے کی تمام کڑیوں کی تحقیق کرنا چاہے جس کی ابتداء امہات المومنین سے ہوتی ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانے سے لے کر اس موجودہ زمانے تک کی تمام کڑیوں کی تحقیق کرنا چاہے تو اس کی ساری زندگی اس میں کھپ جائے گی مگر تحقیق پوری نہ ہو سکے گی، چاہے وہ عمر نوح ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔

میں نے اپنی اس کتاب میں ہر صدی کی اور ہر علاقے کی ان عالمات اور حدیث نبی ﷺ کی روایات اور کتب حدیث کا مختصر طور پر اس انداز سے تذکرہ کیا ہے کہ جس سے خواتین اسلام کے علمی اشتغال اور انہماک پر استدلال کیا جا سکے، شاید میرا یہ رسالہ میری مسلمان بہنوں اور اس سلسلہ ذہب کے انمول بکھرے موتیوں کے مابین ہمزہ وصل اور ربط کا کام دے جو صحابیات اور میدان علم وروایت کی دیگر مشاہیر خواتین پر مشتمل ہے۔ اور شاید یہ دشمنان اسلام اور مسلم خواتین کے درمیان حد فاصل بن جائے اس طرح کہ وہ علم شرعی کے حصول کے لئے اٹھ کھڑی ہوں اور ان زہریلے اثرات اور مسموم فضا سے انہیں بچا لے جنہیں دشمنان دین نے مدارس اور جامعات میں پھیلا رکھا ہے، کہ دشمنان اسلام نے جب اس طرف سے میدان کو خالی دیکھا کہ نہ کوئی رکاوٹ ہے اور نہ مدمقابل ہے تو انہوں نے اپنی تمام تر کوششیں امم واقوام کی بنیاد یعنی عورت پر اثر انداز ہو کر امت کی بنیادوں کو اکھیڑ پھینکنے پر لگا دیں۔ حتیٰ کہ "مستشرق جب" کا کہنا ہے کہ بنات کے اسلامی مدارس میری آنکھ کا تنکا ہیں۔" اور اللہ کا ارادہ تو ہر ارادے پر غالب ہے ہی

وصلی اللہ علیٰ نبینا محمد والہ وصحبہ وسلم، و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العٰلمین.

کتبہ ابو عبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان

۱۱ شوال ۱۴۱۲ھ۔

ترجمہ اور محمد انیس غفرلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

ماں کی گود بچے کی سب سے پہلی تربیت گاہ اور اساس ہے۔ اسی تربیت گاہ کا اثر ہے کہ بہت سے اساطین امت امام طفولیت ہی سے مائل بتقوی، توکل، ورع، زہد، خشیت و انابت نظر آتے ہیں۔ یہ اساس جس قدر مستحکم ہوگی اسی قدر حیات آئندہ ثمربار و مفید خاص و عام ہوگی، اس اساس کی کمال تاثیر یہ ہے کہ یہ حدود شرعیہ و قیود دینیہ کے گرد گھومتی رہے۔ ان قیود و حدود کی پابندی ان کی معرفت و واقفیت کے بغیر ممکن نہیں۔ اور معرفت و واقفیت موقوف ہے ارباب فضل و کمال کی صحبت پر، اس فضل کا کسب خواتین خواتین سے اور عند الضرورۃ شرائط کے ساتھ مردوں سے بھی کر سکتیں ہیں۔ زیر نظر کتاب میں اس کی مثالیں کثرت سے آپ کے سامنے آئیں گی۔

اصل کتاب چونکہ عربی میں تھی خواتین کا ایک بڑا طبقہ اس سے استفادہ نہیں کر سکتا تھا، اس لئے۔ جناب خلیل اشرف عثمانی کے طلب پر بندہ نے کتاب کا بامحاورہ اور عام فہم ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

تاہم انسانی ضمیر خطاونسیان سے مرکب ہے اس لئے غلطی یا سہو کا عین احتمال ہے۔ ارباب علم وبصیرت جہاں کہیں کوئی غلطی محسوس فرمائیں ناشر یا مترجم کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

واجرکم علی اللہ
العبد نور محمد انیس بن حکیم امام الدین
دار العلوم حسینیہ شہداد پور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

ان خواتین کے نام جنہوں نے علم کی تحصیل اور اس کی نشر و اشاعت میں اپنی زندگیاں کھپادیں اور آئندہ نسل کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ قوم کے رہنما اور مقتدا بنے۔

نور محمد انیس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل

روایت کرنے والے مرد اور عورتوں کے بیان میں

○ علم روایت میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ ہیں

اگرچہ مرد حضرات شہادت کے مسئلے میں خواتین سے ممتاز اور فائق ہیں، مگر علم روایت میں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ روایت اور شہادت کا فرق اور مابہ الامتیاز ایک ایسا مسئلہ ہے جس نے بڑے بڑے علماء کو عاجز کر دیا ہے۔ ایک عرصے تک اس مسئلے پر بحث اور غور و خوض ہوتا رہا کہ رلویت و شہادت میں کیا فرق ہے۔

دیکھئے یہ امام قرافی رحمۃ اللہ ہیں، سنیئے! وہ اپنی بیش بہا کتاب "الفروق" کے ابتداء میں فرماتے ہیں کہ :۔

" شہادت اور روایت کے درمیان فرق : ابتداً روایت و شہادت کے ان دو قاعدوں کے درمیان میں نے فرق بیان کیا، اس طرح کہ آٹھ سال تک میں ان کے فرق کی تلاش اور جستجو میں رہا۔ مگر میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور فضلاء وقت سے بھی ان دونوں کا فرق اور ہر ایک کی ماہیت کی تحقیق معلوم کرتا رہا۔ کیونکہ بظاہر تو یہ دونوں خبر ہیں۔ وہ فرماتے کہ ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ شہادت کے اندر عدد، ذکوریت اور حریت کی شرط ہے بخلاف روایت کے کہ اس میں یہ شرط نہیں کہ روایت تو فرد واحد، عورت اور غلام کی طرف سے بھی جائز اور درست ہے۔

میں انہیں کہتا کہ :۔ شہادت کے اندر یہ شرط لگانا اس شہادت کے تصور اور مفہوم کی فرع اور روایت سے اس کے امتیاز کا نتیجہ ہے، اور آپ جب اسے اس کے ان احکام و آثار سے پہچانیں گے جنہیں پہچانے بغیر وہ معلوم ہی نہیں ہو سکتی تو اس سے دور و تسلسل لازم آئے گا (جو بدیہی البطلان ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہمارے سامنے کوئی ایسا واقعہ پیش آجائے جس کی کہیں صراحت نہ ہو تو ہمارے پاس اس بات پر کیا دلیل ہے کہ یہ شہادت ہے جس میں عدد، ذکوریت اور حریت کو شرط قرار دیا جائے، ممکن ہے کہ وہ باب روایت سے ہو جس میں یہ چیز مشروط نہیں۔ لہذا یہ ضروری ہوا کہ ان کے مابین فرق و امتیاز بیان کیا جائے۔

میں اس فرق و امتیاز کو جاننے کے لئے انتہائی بے قرار و مضطرب تھا یہاں تک کہ میں نے علامہ مازری کی کتاب "شرح البرھان" کا مطالعہ کیا تو وہاں مجھے اس قاعدے کی تحقیق ملی کہ انہوں نے ان دونوں امور میں خوب امتیاز اور فرق واضح کیا ہے۔

چنانچہ وہ فرماتے ہیں :۔ شہادت و روایت دونوں کا تعلق خبر سے ہے ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ اگر مخبر عنہ عام امر ہو، کسی فرد معین کے ساتھ مختص نہ ہو تو یہ روایت کہلائے گی جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان عالی ہے :۔ **انما الاعمال بالنیات** یعنی اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور اس طرح آپ ﷺ کا فرمان کہ: **الشفعة فیما لا یقسم** یعنی حق شفعہ غیر مقسوم زمین میں ہوگا، یہ فرمان کسی معین فرد کے ساتھ مختص یا متعلق نہیں بلکہ ہر زمانے میں ہر علاقے میں تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ بخلاف اس کے کہ حاکم کے سامنے ایک عادل آدمی یوں کہے۔ "فلاں شخص کا فلاں کے ذمے ایک دینار ہے" اس قول میں فرد معین پر ایک امر کو لازم کیا گیا ہے۔

اور یہ غیر کی طرف متجاوز نہ ہوگا، یہ خالص شہادت کہلائے گی اور پہلی خالص روایت کہلائے گی، پھر کہیں کہیں دونوں کا اجتماع بھی ہو جاتا ہے۔(۱) اس قول سے ہمارا مقصود کہ "خواتین علم روایت میں مردوں کے شانہ بشانہ ہیں"

چند امور ہیں جنہیں ہم ذیل میں اجمالی طور پر بیان کرتے ہیں یہ کہ یہ عورتیں ذمہ داری اور مکلف ہونے میں مردوں کی طرح ہیں۔ اس طرح کہ آپ ﷺ اس بات کی انتہائی متمنی اور خواہاں تھے کہ یہ بھی علم حاصل کریں اور مجھ سے احادیث سنیں۔ چنانچہ روز اول ہی سے

---

(۱) الفروق ۱/ ۴-۵ معمولی تصرف کے ساتھ۔ اور دیکھئے تدریب الراوی ۱/ ۳۳۲-۳۳۳۔ توضیح الافکار ۲/ ۱۱۴۔ اور الرسالہ للشافعی فقرہ نمبر ۱۰۰۳-۱۰۸۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سے آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا یہ عورتیں بھی دین کی مخاطب و مکلف ہیں جیسا کہ صحیحین سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وانذر عشیرتک الاقربین ۔ یعنی اور آپ اپنے قریبی کنبے والوں کو ڈرائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمانا شروع کیا :-

اے خاندان قریش! اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرالو! میں اللہ کے حضور تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔ اے بنو عبد مناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کسی کام نہ آؤں گا۔

اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے ہاں تیرے بھی کسی کام نہ آؤں گا۔ اے رسول اللہ (ﷺ) کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے ہاں تیرے کسی کام نہ آسکوں گا، اور اے محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ! تو میرے مال سے جس قدر چاہے مطالبہ کر لے، میں اللہ کے حضور تیرے کسی کام نہ آؤں گا۔

آپ ﷺ نے اپنی دعوت میں جس طرح مردوں میں سے بعض اشراف اور بڑے لوگوں کو مخصوص طریقے پر نام بنام پکارا اسی طرح خواتین میں سے بھی بعض شریفات اور بڑی عورتوں کو مخصوص طریقے پر دعوت دی، یہ بات روز اول ہی سے ان کی شخصیت کی استقلال، مردوں کی ہمسری اور ان کی دینی ذمہ داری پر دلالت کرتی ہے۔

استاذ محمد منتصر کتانی نے حدیث سابق پر اپنے الفاظ میں ایک نوٹ لکھا ہے جو مندرجہ ذیل ہے :-

عرب معاشرے کی عورت ایسی نہ تھی کہ اسے اس کا نام لے کر پکارا جائے اور ندا دی جائے اور وہ اس پکار پر لبیک نہ کہے، بلکہ وہ پکار سنتے ہی فوراً سمعاً و طاعۃً کہتی ہوئی خوشی خوشی اس نداء پر لبیک کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی، گویا کہ وہ طاعت و بیدار مغزی، سنتے کانوں اور جواب دیتی زبانوں کا مجموعہ ہے : کہ : اے آسمان کے منادی میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں۔ اے صادق و امینؐ ہم بچپن ہی سے آپ کو خوب جانتے ہیں کہ آپ ہی کی وجہ سے دنیا کو نیا وجود عطا ہوا۔ ہم اسی وقت سے آپ کو بخوبی جانتے ہیں جب کہ آپ دودھ پیتے بچے تھے اور آپ کی وجہ سے آپ کی دایائیں خیر و برکت سے مالا مال تھیں۔ ہم آپ کی ابھرتی جوانی کو دیکھ کر طہارت و عفت سے آشنا ہوئے، پھر آپ شوہر بنے تو آپ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی قوم میں شفقت و بھلائی کے یکتا پیکر تھے، اس کے بعد آپ باپ بنے تو سراپا اعزاز و تکریم بچیوں پر آپ کی محبت بھری شفقت پدرانہ سے واقف ہوئے، کہ ایسی لاڈلی دو شیزاوں پر ایسی پدری محبت ہم نے دیکھی تک نہ تھی، اب اس گم گشتہ راہ انسانیت کے لئے آپ سے زیادہ بے لوث و صحیح قیادت، خوش کن بشارت اور سچی نذارت (ڈراوا) کے فرائض کون انجام دے سکتا ہے!

عربی خاتون اپنے ہادی و نذیر سے مزید معلومات چاہتی ہے تاکہ وہ اپنے حقائق و مقاصد دینوی، ذمہ داریاں اور اسے اپنے سے نیچا سمجھنے والے مردوں کا فرق اور مابہ الامتیاز جان سکے، چنانچہ وہ انہیں سمجھ لیتی ہے اور معلوم کر لیتی ہے کہ بنیاد تو ایک ہی ہے مگر حقوق اور ذمہ داریاں مشترک ہیں، اور خواتین و حضرات (اس میدان میں) ہم دم و ہم قدم ہیں چنانچہ یہ عربی نژاد خاتون اپنے اس پیارے داعی پر ایمان لے آتی جو اسے اور اس کی قوم کو (ایک ہولناک دن اور عذاب) سے چوکنا کر رہا ہے۔

"وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔ اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال بتلاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں :۔ نیز فرمایا۔ اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ مردوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے۔ جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو بالطف زندگی دیں گے اور ان کے اچھے کاموں کے عوض میں ان کا اجر دیں گے، مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔"

یقیناً خواتین مردوں کی ہمسر ہیں۔(۱)

اسی وجہ سے عربی نژاد خاتون دین حق اور ہدی نبوت کی اتباع میں سبقت لے

---

(۱) احمد۔ ۶/۲۵۶۔ ابو داؤد ۲۳۶۔ بیہقی ۱/۱۶۸۔ ابن عبدالبر ۸/۳۳۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی، جو تمام مردوں پر بھی فائق رہی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ بنت خویلد آپ کی پکار پر لبیک کہنے والی پہلی خاتون تھیں جو آپ ﷺ پر ایمان بھی لائیں اور تسلی بھی دی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو وحی آپ ﷺ پر نازل فرمائی۔ وہ اس کے تحمل میں تقویت قلب کا باعث بنی، آپ ﷺ نے جب ان سے فرمایا کہ "مجھے تو اپنی جان کا اندیشہ ہے" تو وہ فرمانے لگیں، اللہ کی قسم ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی بے یار و مددگار نہ چھوڑیں گے، اس کے بعد آپ ﷺ کے اخلاق حمیدہ کا تذکرہ فرمایا اور آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں،

ابن اسحٰق فرماتے ہیں۔ کہ حضرت خدیجہ وہ پہلی خاتون ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور آپ ﷺ کی تصدیق فرمائی۔ ان کی وجہ سے اللہ نے اپنے نبی ﷺ کے بوجھ کو ہلکا فرمادیا، قوم کی طرف سے ناگوار امر کا سامنا ہوتا تو آپ ﷺ فوراً ان کے ہاں تشریف لے جاتے وہ آپ ﷺ کی دلجوئی فرماتیں اور لوگوں کی ناگواری کو ہلکا فرمادیتیں۔ ان کے مسلمان ہونے کے بعد عورتیں پے در پے اسلام میں داخل ہوتے لگیں، چنانچہ امیر المومنین عبداللہ بن زبیر کی والدہ اسماء بنت ابی بکر اور امیر المومنین حضرت عمرؓ کی بہن فاطمہ بنت خطاب مسلمان ہوئیں۔(۱) یہ بات پہلے بھی گذر چکی کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے لئے ایک خاص مجلس حدیث کا مطالبہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مرد حضرات آپ کی احادیث لے اڑے۔

ہمارے لئے بھی آپ اپنا ایک دن مقرر فرمادیجئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ فلاں دن فلاں جگہ جمع ہو جاؤ۔ وہ سب عورتیں جمع ہو گئیں تو آپ ﷺ تشریف لائے۔

اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی منجملہ اور باتوں کے ایک بات یہ بھی ارشاد فرمائی کہ تم میں سے جس عورت کے تین بچے بچپن ہی میں انتقال کر جائیں گے، وہ اس عورت کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گے، ایک عورت نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ دو کے متعلق ارشاد فرمایئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: دو بھی آڑ بن جائیں گے، آپ ﷺ کی چاہت تھی کہ عورتوں کو بھی خیر کی باتیں بتائیں، چنانچہ آپ ﷺ انہیں خاص طور پر وعظ و نصیحت فرماتے۔

ابن جریج عطاء بن جابر بن عبداللہ سے روایت فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے

(۱) اس مقالے میں، ماخوذ ہے جو مجلہ المسلمون میں قسط وار جاری ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید الفطر کے روز پہلے نماز پڑھائی اس کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا، خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کی طرف تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے سہارا لے کر انہیں وعظ و نصیحت فرمائی، حضرت بلال نے اپنی چادر پھیلا رکھی تھی اور عورتیں اس کے اندر صدقے کا مال ڈال رہیں تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ ! آپ ﷺ کو یہ خیال ہوا کہ کثرت ازدحام کے باعث میری آواز عورتوں تک نہیں پہنچی چنانچہ آپ ﷺ نے دوبارہ انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا۔

ابن جریج نے عطاء سے پوچھا کہ :۔ کیا امام پر یہ بات لازم ہے کہ عورتوں کو بھی وعظ و نصیحت کرے ؟ عطاء فرمانے لگے : ہاں یہ امام پر لازم ہے ! اور کیا وجہ ہے کہ وہ ایسا نہ کریں !

جب یہ بات ہے تو پھر یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھا۔ چنانچہ علماء اور عورتوں کے اولیاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسی سلسلے میں عورتوں کا اس طرح خیال رکھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین نے ان کا خیال رکھا تاکہ وہ بھی علم اور حدیث رسول ﷺ کو حاصل کریں اور مردوں کی طرح حامل دین بن کر ہدایت یافتہ، رہنمائی کرنے والی، بھلائی کو پھیلانے والی اور شر کو روکنے والی ثابت ہوں۔ کوئی حکم اور اطاعت علم کے بغیر صحیح طور پر ادا نہیں کی جا سکتی، اور علم علی الاطلاق تمام اطاعات سے افضل ہے۔ جس کی تصریح ایک عالمہ، زاہدہ، فقیہہ خاتون ام درداء رضی اللہ عنہا نے کی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ : میں نے ہر قسم کی عبادت کی ہے مگر مجھے اپنے آپ کے لئے علماء کی مجالست اور ان کے ساتھ مذاکرے سے بڑھ کر تسلی و تشفی کا باعث کوئی اور چیز نہیں ملی۔

اس زمانے میں عورتوں کو ایسی تربیت کرنے والی عالمات، فاضلات اور زاہدات کی کتنی اشد ضرورت ہے ؟

داعی الی اللہ عبدالحمید بن بادیس رحمۃ اللہ سلفی نے سابقہ دونوں حدیثوں پر انتہائی دلنشین اور مضبوط کلام بطور حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ پہلی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد حضرات آپ ﷺ کی مجلس کے حاضر باش تھے، حصول علم کے لئے ہر وقت آپ کے گرد جمع رہتے۔ خواتین ان مردوں سے مزاحمت کر نہیں سکتی تھیں کیونکہ وہ مسجد کی آخری صفوں میں بیٹھتی تھیں۔ آپ ﷺ جب کبھی کسی نماز کے بعد کوئی دینی و علمی مسئلہ بیان فرماتے تو وہ اسے پوری طرح نہ سن سکتیں تھیں، جب کہ انہیں حصول علم کا مردوں کی طرح شوق تھا، کیونکہ ہر عورت یہ بات جانتی تھی کہ وہ مردوں کی طرح احکام شرعیہ کی مکلّف ہے۔ اس لئے انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ اپنی صوابدید پر ان کے لئے ایک دن مقرر فرما کہ ان کے لئے مخصوص فرمادیں چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے مطالبے کو قبول فرمالیا اور ایک مقرر دن کا ان کے لئے وعدہ فرمالیا۔ پھر ان کے اس وعدے کو پورا بھی فرمادیا۔ چنانچہ آپ ﷺ اس مقررہ روز ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی، اور ان کے متعلق بہت سے دینی امور میں ان کی رہنمائی فرمائی۔ ایک بات یہ بھی ارشاد فرمائی کہ : ان میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں اور اس سے پہلے دنیا سے رخصت ہو جائیں تو وہ بچے اس عورت کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گے کیونکہ مصیبت کے بڑھ جانے سے اجر و ثواب بھی بڑھ جاتا ہے۔ ایک عورت اللہ کے مزید فضل کی طمع کرتے ہوئے اور اس بات کا اندیشہ کرتے ہوئے کہ کہیں اللہ کا یہ فضل تین میں ہی محصور ہو کر نہ رہ جائے، پوچھنے لگی کہ : جس عورت کے دو بچے فوت ہو جائیں ؟ آپ ﷺ نے اسے بتایا کہ جس عورت کے دو بچے فوت ہو جائیں اس کے لئے بھی یہی اجر ہے۔

اس کے بعد دونوں حدیثوں کو باہم مربوط کرتے ہوئے اور ان دونوں سے احکام مستنبط کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :

خواتین مکلّف ہونے میں مردوں کی ہمسر اور برابر ہیں۔ چنانچہ (مردوں کی طرح) ان کے لئے بھی تعلیم و تعلم ضروری ہے جب کہ خود رسول اللہ ﷺ نے انہیں علم دین سکھایا ہے جیسا کہ ابن عباسؓ والی حدیث میں آیا ہے کہ : رسول اللہ ﷺ حضرت بلالؓ کے ساتھ اس ارادے سے نکلے کہ عورتوں کو ہمارے خطبے کی آواز نہیں پہنچی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقے کا حکم دیا، یہ حکم سنتے ہی عورتیں اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالیاں اور انگوٹھیاں اتار اتار کر دینے لگیں اور حضرت بلالؓ انہیں ایک کپڑے میں جمع فرماتے رہے۔

مگر اس تعلیم و تعلم میں خواتین کا مردوں کے ساتھ اختلاط جائز نہیں۔

ان کی تعلیم کے لئے یا تو علیٰحدہ ایک دن مقرر ہو، جیسا کہ اس حدیث میں گذرا، یا ان کی نشستیں مردوں کی نشست سے ہٹ کر ہوں جیسا کہ ابن عباسؓ والی حدیث میں گذر لہٰذا عورتوں کی تعلیم کے لئے تو ایک علیحدہ دن ہی مقرر کر لیا جائے، اور یہ دن بقدر ضرورت مکرر ہوتا ہے۔ مگر جب ضرورت دائمی ہے تو وہ دن بھی ہمیشہ بار بار آتا ہے۔

(ان احادیث سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے)

(۱) جگر کا ٹکڑا چلے جانے پر غم و حزن ہوا مگر زبان سے کوئی ناروا کلمہ نہ نکالا۔ تو اس میں اجر و ثواب کا عظیم ہونا بالکل ظاہر ہے۔

(۲) تعلیم کے اندر طالب علم کو پہلے وہ چیز سکھانا جس کی اسے حاجت و ضرورت زیادہ ہے۔ کیونکہ عموماً عورتوں کا ضعف اور ان کی شفقت و محبت بہت زیادہ جزع فزع کا باعث بنتے ہیں حتیٰ کہ بسا اوقات اسی وجہ سے ان کے منہ سے نامناسب اور قبیح بات بھی نکل جاتی ہے۔ چنانچہ انہیں پہلے ایسی بات بتائی جو ان کے لئے ذخیرہ ہو اور نزول مصیبت کے وقت انہیں قبیح و نامناسب بات سے محفوظ رکھے۔

(۳) پہلے ایسی باتیں بتائی جاتیں جو دین کے لئے مشقتیں برداشت کرنے کے لئے قلوب و نفوس کو ان تکالیف کے لئے آمادہ اور تیار کر دیں، اس لئے آپ ﷺ نے حکم پر وعظ و نصیحت کو مقدم فرمایا۔

اس کے بعد وہ "اقتداء" کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں۔ "آج جس جہالت سے ہماری خواتین دوچار ہیں وہ انتہائی تاریک اور اندھی جہالت ہے جس کی وجہ سے ان کے ذمہ دار حضرات بہت بڑے گناہ میں مبتلا ہیں۔

اہل علم اور وارثت نبوی کے حامل اس امت کے تمام مردوں اور عورتوں کے ذمہ دار ہیں۔ چنانچہ ان کے لئے ضروری ہے کہ عورتوں کی تعلیم کے متعلق وہ اس عظیم فریضے کو ادا کریں، یا تو ایک ہی وقت میں مردوں سے ہٹ کر ان کی تعلیم کا انتظام کریں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیحدہ وقت اور دن میں معلم اعظم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ان کی تعلیم و تعلم کا بندوبست کریں"(۱)

ان علامہ عبدالحمید سلفی رحمۃ اللہ کی تعلیم نسواں کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے اور وہ اس کی بہت زیادہ تاکید فرماتے تھے کہ گھر بچوں کی تربیت کے لئے پہلا مدرسہ اور اصلی کارگاہ ہے اور ماں کا متدین اور دیندار ہونا دین و اخلاق کی حفاظت کے لئے بنیادی اور اساسی حیثیت رکھتا ہے اس جہت سے جو ضعف اور کمزوری پائی جاتی ہے اس کا بڑا سبب گھروں کے اندر اسلامی تربیت کا فقدان اور عورتوں میں دینداری کی کمی و قلت ہے۔(۲)

تعلیم نسواں کے سلسلے میں ان کی وہ بات جو سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے فرماتے ہیں کہ :۔ تعلیم میں عورت کیوں پیچھے رہے کیا علم ایسا چشمہ آب ہے کہ جس کا پانی مردوں کے لئے تو باعث نظافت و پاکیزگی بنے اور وہی پانی عورتوں میں کدورت و خباثت پیدا کرے کیا علم کی مختلف دو تاثیر ہیں ؟ کہ مردوں کے لئے باعث حسن بنے اور عورتوں کے لئے قبیح ثابت ہو ؟

اور دوسرے یہ بات بھی ہے کہ بسا اوقات ایک خاتون التزام میں مرد سے بڑھ جاتی ہے اور وسعت علم و معلومات میں اس سے فائق رہتی ہے بلکہ مردوں کو خیر کی طرف لانے کا سبب بنتی ہے اور مختلف فیہ مسائل میں مرجع خلائق بنتی ہے،

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ :۔ میں اور میری والدہ کمزور حال مسلمانوں میں سے تھے۔ میں بچوں میں تھا۔ اور میری والدہ عورتوں کے ساتھ تھیں۔

اور اس سے قبل یہ بات ذکر فرمائی ہے کہ : ابن عباسؓ اپنی والدہ کے ساتھ ضعیف الحال مسلمانوں میں سے تھے۔ اپنے والد کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہ تھے۔

چنانچہ ابن عباسؓ کے والدہ جن کا نام لبابہ بنت الحارث اور کنیت ام فضل تھی۔ ایمان لانے میں اپنے شوہر سے سبقت لے گئیں، ان سے پہلے مسلمان ہوئیں اور آپ

....

(۱) ہدی النبوۃ ص ۳۳ العبد الحمید بن بادلیس،
(۲) الشہاب ص ۱ (ج ۸ غرۃ شعبان ۵۴ ۱۳ ھ) س الشکد نمبر ۷۔ ۳۰ محرم ۱۳۴۴ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی پکار پر لبیک کہا۔ "بعض خواتین اپنی پوری قوم کے اسلام میں داخل ہونے کا سبب بنیں۔"

چنانچہ صحیحین میں عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ: وہ لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، انہوں نے ابتداء رات میں اپنا سفر شروع کر لیا۔ اور صبح صادق سے ذرا پہلے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ سب کی آنکھ لگ گئی اور پھر سورج کی تپش سے بیدار ہوئے، سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ بیدار ہوئے، رسول اللہ ﷺ خود ہی اپنی نیند سے بیدار ہوتے تھے آپ ﷺ کو کوئی جگاتا نہ تھا، حضرت عمرؓ بھی بیدار ہو گئے، ابوبکرؓ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر تکبیر کہنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ بھی بیدار ہو گئے، وہاں سے کچھ آگے چل کر پڑاؤ ڈالا اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ ہم میں سے ایک شخص نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ ہم سے علیحدہ رہا۔

نماز کے بعد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے فلاں تو نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ وہ عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے جنابت لاحق ہو گئی! آپ ﷺ نے اسے پاک مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے تیمم کر کے نماز ادا کی۔ (عمران بن حصین) فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مجھے مقدمۃ الجیش کے طور پر آگے چلنے والوں کے ساتھ روانہ فرمادیا، کچھ دیر بعد ہمیں بہت زیادہ پیاس لگی۔ ہم لوگ اسی حال میں چلے جارہے تھے اچانک دیکھا کہ ایک عورت دو بڑے بڑے مشکیزوں کے درمیان دائیں بائیں اپنے پاؤں لٹکائے ایک اونٹ پر سوار آرہی تھی، ہم نے اس عورت سے کہا کہ پانی لاؤ کہاں ہے؟ وہ کہنے لگی: چلو! کوئی پانی نہیں ہے، ہم نے اس سے پوچھا کہ پانی کی جگہ اور تمہارے گھر کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ وہ کہنے لگی ایک دن رات کا راستہ ہے! ہم نے اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلو! وہ کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ کون ہیں؟ یہ سن کر ہم نے اسے آناً فاناً رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر کر دیا۔ اور اس کی وہ ساری باتیں جو اس نے ہم سے کی تھیں رسول اللہ ﷺ کو بھی بتادیں اس نے مزید بات یہ بھی بتائی کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ آپ ﷺ نے مشکیزے منگوا کر ان کے منہ پر اپنا دست مبارک پھیرا، اس کے بعد ہم چالیس مردوں نے ان مشکیزوں سے خوب سیر ہو کر پانی بھی پیا اور جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی چھوٹے بڑے برتن ہمارے پاس تھے وہ بھی پانی سے بھر لئے، اپنے لوٹنوں کو نہیں پلایا، مگر ابھی تک ان مشکیزوں سے معمولی سا پانی کم ہوا تھا، اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس جو کھانے کا سامان ہے وہ لے آؤ، چنانچہ کچھ کھجوریں اور روٹی کے ٹکڑے جمع کر کے اس عورت کو دیتے، وہ اپنے گھر پہنچ کر گھر والوں سے کہنے لگی آج میں سب سے بڑے جادوگر کے پاس گئی تھی یا ان کے قول کے مطابق وہ نبی ﷺ تھے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے ذریعے اس قبیلے کو ہدایت عطا فرمادی، وہ خود بھی مسلمان ہوگئی اور تمام قبیلے والے بھی مسلمان ہوئے۔

ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ: مسلمان اس واقعے کے بعد اس قبیلے والوں کے ارد گرد دوسرے قبائل پر حملہ آور ہوتے تھے مگر اس عورت کے قبیلے سے کچھ تعرض نہ کرتے تھے۔

وہ عورت ایک روز اپنی قوم سے کہنے لگی! مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ تمہارے قبیلے پر عمداً حملہ نہیں کرتے، آپ لوگ اسلام کیوں نہیں قبول کر لیتے؟ تمام قبیلے والوں نے اس کی اطاعت کی اور سب کے سب اسلام میں داخل ہوگئے۔

اس عورت کی آپ ﷺ کے ساتھ ملاقات، آپ ﷺ کے احسان اور صحابہ کرامؓ کی اس کے ساتھ خیر خواہی کی برکت سے اس نے اپنی پوری قوم کو کامل بھلائی پر لا کھڑا کیا کہ وہ خود بھی اسلام لے آئی اور اس کے ساتھ اس کی پوری قوم بھی مسلمان ہوگئی۔

باقی وسعت علم میں عالمات خواتین کی مردوں پر برتری، اور اختلاف کی صورت میں ان کی طرف رجوع ہونا اس کی بے شمار مثالیں ہیں بالخصوص امہات المومنین رضی اللہ عنہن۔ آئندہ کلام میں بھی ان مثالوں کی طرف اشارہ ہوگا، مگر یہاں ہم چند مثالوں پر اکتفاء کرتے ہیں۔

○ امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے اپنی اپنی صحیح میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تین شخص آپ ﷺ کی عبادت کا حال دریافت کرنے کے لئے ازواج نبی کے خدمت میں حاضر ہوتے (آخر حدیث تک)

○ امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں تمام بن حزن قشیری سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ایک حبشی باندی کو بلا کر انہیں نبیذ دے کر کہا کہ ان سے پوچھ کہ کیا وہ اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے لئے تیار کیا جاتا تھا۔

یہ دو مثالیں اس پر شاہد ہیں کہ مرد حضرات ازواج رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کیا کرتے تھے، دو مثالیں ایسی بھی لیجئے جہاں فقہاءؓ صحابہؓ نے اختلاف کے وقت خواتین کو حکم بنایا ہے۔

○ امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں حضرت طاؤس سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ابن عباسؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اچانک زید بن ثابت نے ان سے کہا: کیا آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت طواف زیارت سے قبل بیت اللہ سے واپس آجائے؟ ابن عباسؓ نے فرمایا:۔ میں یہ فتویٰ نہیں دیتا، تاہم فلاں انصاری خاتون سے معلوم کر لیا جائے کہ: کیا رسول اللہ ﷺ نے اسے واپسی کا حکم دیا تھا؟ حضرت زید پوچھ کر آئے تو یہ کہتے ہوئے آرہے تھے کہ آپ نے تو سچ ہی فرمایا تھا۔

○ امام بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں حضرت ابو سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ: ایک شخص ابن عباسؓ کی خدمت میں آیا، حضرت ابو ہریرہؓ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہ شخص کہنے لگا، بتائیے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے انتقال کے چالیس روز بعد بچہ جنے تو اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟ ابن عباس: نے فرمایا: جو عدت لمبی ہو وہ پوری کرے۔ ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ: میں نے عرض کیا: کتاب اللہ میں تو یہ حکم ہے کہ! حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔ یہ سن کر ابو ہریرہؓ فرمانے لگے، میری رائے بھی اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہے۔ اس پر ابن عباس: نے اپنے غلام کریب کو یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے فرمایا کہ! سبیعہ اسلمیہ کا شوہر شہید ہوا تو وہ حمل سے تھیں اور ان کے شوہر کی شہادت کے ٹھیک چالیس روز بعد وضع حمل ہوا۔ اس کے بعد انہیں نکاح کا پیغام ملا، اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح کر دیا۔ اور ان کو پیغام نکاح دینے والے ابو السنابل تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے یہ کہ عورتیں سنجیدہ گفت و شنید اور مناظرہ حسنہ کے ذریعہ جس سے احکام دینیہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی معرفت حاصل ہو، مسائل علمیہ کی تحقیق میں مردوں کے ساتھ شریک کار رہیں، دیکھئے ایک صحابیہ۔

ام الفضل بنت الحارث نے اس اختلاف کو ختم کر ڈالا جو عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے روزہ رکھنے نہ رکھنے میں لوگوں کے درمیان ہو گیا تھا۔

چنانچہ امام بخاری و مسلمؒ نے صحیحین میں روایت کیا ہے کہ ام الفضل بنت الحارث روایت کرتی ہیں کہ: ان کے سامنے لوگ آپ ﷺ کے یوم عرفہ کے روزے میں اختلاف کرنے لگے، بعض کہنے لگے کہ: آپ ﷺ روزے سے ہیں، بعض کہتے تھے کہ روزے سے نہیں ہیں تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ایک دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ چنانچہ آپ نے وہ دودھ نوش فرمالیا۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ: مردوں اور عورتوں کے درمیان علمی بحث و مباحثہ (شرائط و قیود کو ملحوظ رکھتے ہوئے) جائز ہے۔ اس طرح ام یعقوب نامی ایک عورت نے حضرت ابن مسعودؓ سے ایک بات سن کر اس کی وضاحت طلب کرنے کے لئے ان سے بحث و مباحثہ کیا اور گفتگو فرمائی جس کی وجہ سے حق بات واضح ہو کر سامنے آگئی۔

امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے گودنے والی، گدانے والی، بال اکھیڑنے والی، حسن کے لئے فاصلہ کرنے والی اور اللہ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے"

جب یہ حدیث قبیلہ بنو اسد کی ام یعقوب نامی عورت کو پہنچی تو وہ ابن مسعودؓ کی خدمت میں آ کر عرض کرنے لگی: مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں عورتوں پر لعنت فرمائی ہے! حضرت ابن مسعودؓ فرمانے لگے جو عورت قرآن کی رو سے ملعون ہے اور جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے میں اس پر کیوں نہ لعنت کروں؟ وہ عرض کرنے لگی: میں نے تو پورا قرآن مجید پڑھا ہے مجھے تو اس میں یہ لعنت کہیں نظر نہیں آئی ابن مسعود فرمانے لگے! اگر تو (سمجھ کر) پڑھتی تو اس میں ضرور پاتی، کیا تو نے یہ آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں پڑھی یعنی۔ "رسول تمہیں جو حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ" ؟ وہ بولی کیوں نہیں یہ تو پڑھی ہے، فرمانے لگے اس سے بھی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ وہ کہنے لگی: یہ کام تو آپ کے گھر والے بھی کرتے ہیں! فرمانے لگے جاؤ دیکھ کر آؤ۔ وہ عورت گئی اور جا کر دیکھا تو اسے اپنے مطلوب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ (وہ واپس آئی) تو فرمانے لگے اگر وہ (یعنی میرے گھر والے) بھی ایسا کرتے تو میں انہیں اپنے ساتھ نہ رکھتا۔ لہذا عورت اپنے متعلق دینی مسئلہ بلا دھڑک معلوم کر سکتی ہے ،اور علمی مسائل میں اسے جو اشکالات ہوں وہ انہیں ان علماء ربانیین کے سامنے جو صلاح و تقویٰ اور علم میں معروف و مشہور ہوں حجت اور دلائل کے ساتھ مؤید کرنے کے لئے پیش کر سکتی ہے بشرطیکہ سب کچھ احکام شرعیہ و آداب دینیہ کی پوری پوری رعایت رکھتے ہوئے کیا جائے۔ امام ابن قیم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں :-

علم تو اللہ اور اس کے رسول کے فرمان اور اصحاب رسول کے فرمان کا نام ہے جنہوں نے ہر ہر بات کو خوب واضح کر دیا۔

علم وہ نہیں جو تجھے بیوقوفی کی بنا پر فرمان رسول ﷺ اور فقیہ کی رائے کے درمیان اختلاف پر ابھارے،

چوتھے یہ کہ خواتین اس علم کی تبلیغ اور تعلیم کتابت میں،(۱) حدیث کی روایت اور اس کی ادائیگی میں بھی مردوں کے شانہ بشانہ اور ان کی ہمسر ہیں تو پھر طالب علم اور اس کی درس و تدریس میں کیوں نہ ان کے ہم رکاب ہوں گی۔

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ کسی ایک عالم سے بھی یہ بات منقول نہیں کہ انہوں نے عورت ہونے کی وجہ سے عورت کی کسی خبر کو رد کیا ہو! کتنی ہی احادیث ایسی ملتی ہیں جو صحابہ کرامؓ نے ایک عورت سے حاصل کی ہیں اور ان حضرات نے ایسی احادیث کو قبول فرمایا ہے۔ علم حدیث سے معمولی واقفیت والا شخص بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔(۲)

شارح مسلم الثبوت فرماتے ہیں کہ : ایک عادلہ خاتون کی بات کو اس کے

(۱) اسی کتاب کی فصل نمبر ۴ کے ابتداء میں اس بات کو خوب وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔
(۲) نیل الاوطار ۸ / ۲۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مرد کی شرکت کے بغیر قبول کر لیا جائے گا۔ مگر ایک عورت کی شہادت قبول نہ کی جائے گی کیونکہ شہادت میں مرد ہونا نص کے ساتھ شرط قرار دیا گیا ہے۔

پھر اس پر مزید دلیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ :۔ یہ بات صحابہ کرامؓ کی اتباع کرتے ہوئے ہے جن کی اتباع ہم جیسوں کے لئے بہت کافی ہے، دیکھئے : صحابہ کرام نے غلامی کی حالت میں حضرت بریرہ کی بات کو قبول فرمایا۔ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے علاوہ دیگر خواتین کی بات کو قبول فرمایا۔(۱)

اور بہت سے کبار صحابہ، ائمہ محدثین اور کبار علماء اور مشاہیر امت نے بے شمار روایتیں خواتین سے لی ہیں اور انہیں قبول فرمایا ہے۔

جن میں سے چند مشاہیر امت کے نام پیش خدمت ہیں۔

○ جلیل القدر صحابی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، کیا حضرت علی بن ابی طالب کے منصب سے بڑے منصب والا اور ان کے درجے سے بلند درجہ والا اور کوئی ان سے زیادہ قابل اعتماد شخص مل سکتا ہے۔ یہ تو امت کے اتنے بڑے اور عظیم رہنما ہیں جن کے علم و حکمت اور رسول اللہ ﷺ سے قربت و قرابت میں کوئی ان کا ثانی و شریک نہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ آپ کی خادمہ میمونہ بنت سعد سے مسائل معلوم کرتے تھے۔(۲)

جب علم کے اتنے عظیم ستون ایک عورت سے مسائل معلوم کر سکتے ہیں تو ان سے نیچے مرتبے والے حضرات کیوں نہیں کر سکتے ؟

○ امام محمد بن شہاب زہریؒ متوفی سن ۱۲۴ ہجری۔ انہوں نے بہت سی خواتین سے حدیث روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ انصاریہ مدنیہ بھی ہیں جو کثرت سے حضرت عائشہؓ سے حدیث روایت کرتی ہیں ۱۰۰ ہجری سے قبل ہی ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ امام زہری ان سے کثرت سے روایت کرتے ہیں۔(۳)

(۱) فتح الرحموت شرح مسلم الثبوت ۱ / ۱۴۴. بحاشیہ مستصفی.
(۲) ان کے حالات کے لئے دیکھئے الاصابہ ۷ / ۱۷۳ دعوۃ الحجاب ۲ / ۲۸۶.
(۳) تہذیب التہذیب ۱۱. ۴۶۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز زوجہ مطہرہ حضرت میمونہؓ کی ندبہ نامی باندی سے بھی روایت کرتے ہیں(۱) مزید تین خواتین سے انہوں نے روایت کی ہے جن سے ان کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کی۔ جن کے نام فاطمہ خزاعیہ، ہند بنت حارث فارسیہ اور ام عبداللہ دوسیہ ہیں۔(۲)

○ امام دار الھجرہ حضرت مالک بن انسؒ متوفی ۱۷۹ھ ہجری۔

یہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص زہریہ مدنیہ سے روایت کرتے ہیں جن کی وفات ۱۱۷ھ ہجری میں ہوئی۔ اور یہ اپنے والد اور ام ذر سے نقل فرماتی ہیں، ایک قول کے مطابق انہوں نے چھ امہات المومنین کی زیارت کی ہے، اہل علم کی ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہیں جن میں سے: جعید بن عبدالرحمٰن، ایوب، حکم بن عتیبہ، ابو الزناد، مہاجر بن مسمار، عبیدہ بن نابل ودیگر حضرات ہیں۔

ان کے متعلق عجلی فرماتے ہیں کہ: یہ مدنی تابعیہ اور قابل اعتبار خاتون ہیں اور خلیلی فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ نے ان کے علاوہ کسی اور خاتون سے روایت نہیں کی۔

○ امام اہل سنۃ امام احمد بن حنبل متوفی سن ۲۴۱ ہجری۔

یہ ام عمر بنت حسان بن زید ثقفی سے روایت حدیث کرتے ہیں۔(۳)

○ قاضی ابو یعلی فراء متوفی ۴۵۸ھ ہجری۔

انہوں نے امۃ السلام بنت قاضی ابو بکر احمد بن کامل بن خلف بن شجرہ بغدادیہ سے سماع کیا ہے جن کی کنیت ام الفتح تھی۔ ان کے علاوہ ایک بڑی جماعت نے بھی ان سے سماع حدیث کیا ہے اور خود انہوں نے محمد بن اسمٰعیل بصلانی وغیرہ سے سماع کیا ہے۔

ابن کثیر رحمۃ اللہ نے ان سے ابو یعلی فراء کی روایت حدیث کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ! بہت سے ناقدین نے ان کی دینداری، فضیلت وسیادت کی تعریف فرمائی ہے۔ یہ ۲۹۸ھ ہجری رجب میں پیدا ہوئیں اور رجب ۳۹۰ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔(۴)

(۱) تھذیب التھذیب ۱۱. ۴۸۲.
(۲) المنفردات والو حدان للامام مسلمؒ ص ۱۱.
(۳) البدایہ والنھایہ ۱ / ۳۲۸ نیز شذرات الذھب اور تاریخ بغداد بھی ملاحظہ فرمایئے۔
(٤) مناقب امام احمد بن حنبل (٥٤) لا بن جوزی.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○امام ابو سعد سمعانیؒ متوفی ۵۶۲ھ ہجری۔

انہوں نے اپنی آخری استانی وشیخہ کے تذکرے جو التحبیر فی معجم الکبیر کے نام سے شائع ہوا ہے۔ میں یہ عنوان دیا ہے "وہ خواتین جن سے میں نے حدیث لکھی ہے"(۱) اور حروف تہجی کے اعتبار سے ان کے ناموں کو ترتیب دیا ہے اس میں انہوں نے ۶۹ / محدثات ورلویات حدیث کے نام شمار کئے ہیں جن سے انہوں نے سماع کیا ہے یا انہوں نے اپنی مرویات کی انہیں اجازت لکھ کردی ہے۔

اور بہت اچھے اور عمدہ الفاظ میں انہوں نے ان تمام محدثات کی تعریف فرمائی ہے، اور انہیں علم وروایت، اخلاق وعبادت میں بہت سراہا ہے۔

مثلاً انہوں نے ام سلمہ حسنابازیہ اور ام علی ترکیہ متوفیہ ۵۳۹ھ ہجری کے متعلق فرمایا ہے کہ "وہ دونوں انتہائی صالحہ خاتون تھیں"(۲) اور امۃ الرحمٰن تمیمیہ کے متعلق فرمایا۔ کہ ایک صالحہ طویل العمر اور اخلاق حسنہ کی مالک ہیں۔(۳) اور امۃ القاہر قشیریہ متوفیہ ۵۳۰ھ ہجری کے بارے میں کہتے ہیں کہ: "ایک پردہ دار صالحہ، عابدہ اور خیر کے کاموں میں سبقت کرنے والی ہیں"(۴) اور امۃ اللہ قشیریہ کے بارے میں لکھا ہے جن کی وفات ۵۴۱ھ ہجری میں ہوئی کہ وہ ایک عبادت گذار اور پرہیزگار عورتوں میں سے ہے(۵) ام بہاء اصفہانیہ کے متعلق فرمایا ہے "ایک انتہائی صالحہ خاتون ہیں قرآن مجید سے خصوصی شغف تھا بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں(۶) زینب اصفہانیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: انتہائی پاک دامن اور نیک خاتون ہیں(۷) انہیں ان کے والد سماع حدیث کے لئے اصفہان لے کر گئے تھے، علامہ سمعانی نے بھی اس طرح فرمایا ہے۔ ام خلف شحامیہ متوفیہ ۵۴۲ھ ہجری کے بارے میں فرمایا ہے کہ: وہ انتہائی پاکباز، پاک دامن، پردہ دار، صالحہ اور

---

(۱) التحبیر ۲ / ۳۹۶.
(۲) التحبیر ۱۱۲۵ . ۱۱۲۷.
(۳) التحبیر الترجمہ. ۱۱۳۱.
(۴) التحبیر الترجمہ ۱۱۳۲ .
(۵) التحبیر الرحمہ ۱۱۳۳.
(۶) التحبیر الترجمہ ۱۱۳۵.
(۷) التحبیر الترجمہ ۱۱۴۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم خاتون تھیں(۱)ام رضا اصفہانیہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ :

وہ ایک صالحہ، عفیفہ اور عبادت گذار کثرت سے خیر کے کام کرنے والی تھیں۔

(۲)ام فضل مروزیہ متوفیہ ۵۲۵ھ ہجری کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک صالحہ خاتون تھیں، انتہائی پاک دامن اور کثرت سے نوافل پڑھتی تھیں۔(۳)

ام فضل کسمائیہ متوفیہ ۵۲۹ھ ہجری کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ وہ ایک عالمہ فقیہہ، انتہائی صالحہ اور دین و خیر کے امور میں سبقت کرنے والی خاتون تھیں،(۴)ام بنین زند خانیہ متوفیہ ۵۳۳ھ ہجری کے متعلق فرمایا: خیر کے کاموں میں بہت رغبت رکھتی تھیں لوگوں کے ساتھ احسان اور بھلائی کے ساتھ پیش آتی تھیں۔(۵)ام خیر نیساپوریہ کے بارے میں فرمایا جن کی وفات ۵۳۳ ہجری میں ہوئی کہ وہ ایک نیک سیرت خاتون تھیں قرآن کریم اور خیر کے کاموں سے خصوصی لگاؤ تھا، بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتی تھیں (۶) قابل ملاحظہ یہ بات ہے کہ مذکورہ بالا خواتین میں سے اکثر کا تعلق خانوادہ علم و روایت سے ہے۔اور انہیں کبار علماء و محدثین سے مناسبت ہے۔ مثلاً انہوں نے ام خلف شحامیہ سعیدہ بنت زاہر بن طاہر شحامی (جو مشہور محدث ہیں) کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ہمارے شیخ ابو القاسم کی اولاد میں سب سے بڑی تھیں، اور انہوں نے بہت لمبی عمر پائی۔ درازی عمر کی وجہ سے چند احادیث کی روایت میں یہ منفرد تھیں اپنے دادا ابو عبدالرحمٰن طاہر سے بھی ان کو سماع حدیث حاصل ہے۔ ابو سعد فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے نیشاپور میں کئی اجزاء لکھے ہیں (۷)اور انہیں محدث کی بہو کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ وہ ام انس سیتک یا ستی ہیں ان کے والد کا نام ابو الحسن عبدالغافر بن اسمٰعیل بن عبدالغافر فارسی ہے۔

فرماتے ہیں کہ : یہ ایک پاکباز اور صالحہ خاتون ہیں یہ ہمارے شیخ عبدالخالق بن شیخ ابو القاسم شحامی کی اہلیہ ہیں، انہیں اپنے دادا اسمٰعیل بن عبدالغافر سے سماع حاصل ہے

(۱)التحبیر الترجمہ ۱۱۵۰.
(۲) التحبیر الترجمہ ۱۱۶۲.
(۳)التحبیر الترجمہ ۱۱۷۲.
(۴)التحبیر الترجمہ ۱۱۷۵.
(۵)التحبیر الترجمہ . ۱۱۸۳.
(۶)التحبیر الترجمہ ۱۱۸۷.
(۷)التحبیر الترجمہ. ۱۱۵۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے علاوہ ایک اور جماعت کا تذکرہ کیا اور اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نیشاپور میں ان کی احادیث لکھی ہیں۔(۱)

ان کی ایک اور عزیزہ کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ "ام الکرام شریفہ جو ہمارے شیخ امام ابو عبداللہ محمد بن فضل صاعدی فراوی کی بیٹی ہیں" اس کے بعد فرمایا "انتہائی صالحہ خاتون ہیں علماء کی اولاد میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے نانا ابو عبدالرحمٰن طاہر بن محمد شحامی اور ان کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت سے سماع کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی احادیث کو قلمبند بھی کیا ہے۔(۲) ان کی ایک اور عزیزہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ام سعد فاطمہ بنت ابو نصر خلف بن طاہر بن محمد شحامی ایک انتہائی پاکباز اور صالح خاتون ہیں، انہیں اپنے دادا ابو عبدالرحمٰن شحامی اور ان کے علاوہ ایک بڑی جماعت سے سماع حاصل ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کئی اجزاء کا سماع کیا ہے۔(۳)

پھر بہت سی خواتین کا ذکر فرمایا ہے جن کا تعلق خانوادہ حدیث وعلم سے ہے پھر بسا اوقات ان خواتین کے ایسے اقارب کا بھی تذکرہ فرمایا ہے کہ جو علم وحدیث سے وابستہ ہیں، مثلاً باپ، بھائی اور ماں۔ کبھی اس طرح بھی تذکرہ کیا ہے کہ اس حدیث کی راویہ زوجہ فلاں ہیں۔ اور کبھی ان تمام چیزوں کو اجتماعی طور پر ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً تقیہ بنت ابو القاسم بن اصفہانی کا تذکرہ فرمایا۔ جن کی وفات ۵۴۱ھ ہجری میں ہے اس کے بعد ان کا یوں تعارف کروایا ہے کہ :۔ یہ ہماری شیخ ام البہا فاطمہ بنت ابو الفضل بن ابو سعد ابن البغدادی کی لخت جگر اور ابو القاسم محمود کی ہمشیرہ اور احمد بن ابو الفتوح خراسانی کی اہلیہ ہیں۔(۴)

اس طرح ام شماسہ جوہر ناز بنت ابو القاسم زاہر بن طاہر شحامی کے متعلق فرمایا کہ میں نے ان سے، ان کے والد، چچا، شوہر، بھائی اور بیس ۲۰ / کے قریب دیگر رشتہ داروں سے سماع حدیث کیا ہے۔(۵)

(۱) التحبیر الترجمہ ۱۱۵۸.
(۲) التحبیر الترجمہ ۱۱۵۹.
(۳) التحبیر الترجمہ ۱۱۸۴.
(٤) التحبیر الترجمہ ۱۱۲۹.
(۵) التحبیر الترجمہ ۱۱۳۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر ام سلمہ امنہ بنت ابی طاہر عبدالکریم بن عبدالرزاق حسنابازی، امۃ الرحمٰن جوہر نازبنت ابو طاہر مصر بن الیاس تمیمی، ام غافر درولنہ بنت ابو عبداللہ اسمٰعیل بن عبدالغافر بن محمد فارسی متوفیہ ۵۳۰ھ ہجری۔ ام الخیر عافیہ بنت حسین بن عبدالملک بن مندہ عبری متوفیہ ۵۳۹ھ ہجری اور ام نجم فاطمہ بنت احمد بن عبداللہ سوذرجانی متوفیہ ۵۳۱ھ ہجری۔ ان سب کے متعلق فرمایا ہے کہ ان سب کا تعلق خانوادہ علم حدیث سے ہے۔(۱)

امۃ القاہر جوہر بنت ابو سعد عبداللہ بن عبدالکریم قشیری متوفیہ ۵۳۰ھ ہجری کے حالات میں فرماتے ہیں کہ وہ ابو القاسم قشیری کی پوتی اور ابو المکارم عبدالرزاق جن سے ہمیں سماع حاصل ہے۔ ان کی بہن اور ہمارے شیخ سعید شجاعی کی والدہ ہیں۔

امۃ اللہ جلیلہ بنت ابو نصر عبدالرحیم بن عبدالکریم قشیری متوفیہ ۵۴۱ھ ہجری کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حرہ اور سارۃ کی بہن ہیں اور ہمارے شیخ عمر صفار کی اہلیہ ہیں(۲)

ام البہا جمعہ بنت ابو الرجاء بشار بن احمد صفار کے تعارف میں فرماتے ہیں، یہ محدثین کی اولاد ہیں بڑی باعث خیر اور بہتر عادت ہوئی ہیں اور رئیس ابو عبداللہ قاسم بن فضل سے سماع کیا جنہوں نے ان کے والد سے سماع کیا تھا اور علم حدیث کے لئے عراق و خراسان کا سفر کیا تھا۔(۴) اور امۃ الرحیم حرۃ بنت ابو سفر عبدالرحیم بن عبدالکریم قشیری متوفیہ ۵۳۴ھ ہجری کے حالات میں فرمایا ہے کہ: انہوں نے اپنی بہن جلیلہ سے قبل عمر بن ابو نصر صفار سے شادی کی تھی اور مجھے ان سے اور ان کی بہن دونوں سے سماع حاصل ہے۔(۵)

ام عبداللہ حورستی بنت ابو الفتح ناصر بن احمد عیاضی سرخسی متوفیہ ۵۴۲ھ ہجری کے بارے میں فرمایا ہے کہ: یہ خانوادہ علم وحدیث سے تعلق رکھتی ہیں۔ مجھے ان کے والد

---

(۱)التحبیر التراجم ۱۱۲۵. ۱۱۳۱. ۱۱۴۳. ۱۱۷۷. ۱۱۸۱.
(۲)التحبیر رقم ۱۱۳۲.
(۳)التحبیر الترجمہ ۱۱۳۳.
(٤)التحبیر ۱۱۳۵.
(٥)التحبیر ۱۱۳٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالفتح عیاضی سے سماع حاصل ہے۔(۱) اور ام شمس نجمہ بنت اسحق ابراہیم بن عبدالوہاب بن محمد بن مندہ بارے میں فرمایا کہ: انہیں علم حدیث میں عالی اور مضبوط مسند حاصل ہے۔(۲)
خدیجہ بنت ابو سعید اسمٰعیل بن عمرو بن محمد بحیری، کے متعلق فرمایا ہے کہ: یہ ایسے گھرانے سے متعلق ہیں جو علم، صلاح و تزکیہ میں معروف ہے۔ مجھے ان کے والد اسمٰعیل سے سماع حاصل ہے۔(۳) ام غافر نیشاپوریہ متوفیہ ۵۳۰ ہجری کے متعلق فرمایا کہ: یہ ابوالحسن عبدالغافر کی ہمشیرہ اور پردہ دار ایک انتہائی صالحہ خاتون ہیں، خانوادہ حدیث سے ان کا تعلق ہے اور ہمارے شیخ ابو حفص عمر بن احمد صفار کی والدہ ہیں۔ مجھے ان کے جد اعلیٰ عبدالکریم بن ہوازن سے سماع حدیث حاصل ہے۔(۴) ام الفتوح رابعہ بنت ابو معمر بن احمد نبانی متوفیہ ۵۳۴ ہجری کے متعلق فرمایا کہ: یہ ہمارے شیخ ابو سعد احمد بن احمد بن حافظ بغدادی کی اہلیہ ہیں۔ صاحب خیر گھرانے سے متعلق ہیں۔(۵) ام ضیاست جلیل بنت ابو محمد بن حسن بن حسین وثالی کے حالات میں لکھا ہے کہ یہ ہمارے شیخ اسمٰعیل بن حافظ محمد کی اہلیہ ہیں۔ انتہائی صالحہ پردہ دار اور اہل علم و خیر گھرانے سے متعلق ہیں۔(۶) اور ام نجم یا بقول بعض، ام الکرست العراق بنت ابو مضر عبدالواحد بن مطہر بزانی کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ: یہ خانوادہ حدیث سے متعلق ہیں، اور بڑے گھرانے سے متعلق ہیں۔ مجھے ان کے والد ابوالفضل مطہر بن عبدالواحد بزانی سے سماع حدیث حاصل ہے۔(۷) ام العزیز شکر بنت ابوالفرج اسفرائینی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: یہ محدثین کی اولاد میں سے ہیں۔(۸) اور ضوء النہار بنت حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ان کے والد ضبط و حفظ، جمع احادیث، سفر اور مشائخ سے ملاقات میں ضرب المثل تھے،

....

(۱) التحبیر ۱۱۳۸.
(۲) التحبیر ۱۱۳۹.
(۳) التحبیر الترجمہ ۱۱۴۲.
(٤) التحبیر الترجمہ ۱۱۴۳.
(۵) التحبیر الترجمہ ۱۱۴٤.
(٦) التحبیر الترجمہ ۱۱۵۳.
(۷) التحبیر الترجمہ ۱۱۵٤.
(۸) التحبیر التراجمہ ۱۱٦۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ ابو الفخر سعد بن محمد بن عبد الواحد عدنی کی اہلیہ ہیں(۱) طاہرہ بنت ابو بکر بن ابو القاسم خشاب کے متعلق فرمایا ہے کہ : یہ انتہائی صالحہ خاتون اور محدثین کی اولاد میں سے ہیں۔(۲) اور عائشہ بنت ابو نصر احمد بن منصور صفار کے حالات میں فرمایا ہے کہ : یہ انتہائی صالح اور پاک دامن خاتون ہیں۔ علمی گھرانے سے متعلق ہیں۔(۳) عفاف بنت احمد متوفیہ ۵۴۴ ہجری کے متعلق فرمایا کہ : یہ ہمارے شیخ احمد بن محمد بن محمد بن اخوۃ کی بیٹی اور ابو الفضل عبد الرحیم و ابو الفتح عبد الرحمٰن کی ہمشیرہ ہیں۔(۴)

ام الفتوح عین الشمس بنت مفضل بن مطہر یزانی کے حالات میں فرماتے ہیں کہ ! یہ خیر میں سبقت کرنے والے اور خانوادہ حدیث سے تعلق رکھتی ہیں۔(۵) اس طرح ام الکرام یا ام الخیر فخر النساء بنت ابو الفضائل کے بارے میں فرمایا۔(۶)

امام ابو سعد سمعانیؒ نے عالم اسلامی کے ان دور دراز اور اس زمانے کی پسماندہ علاقوں میں جا جا کر ان ان خواتین سے علم حدیث حاصل کیا ہے۔ اور ان سے جو احادیث و روایت لی ہیں انہیں بھی بسا اوقات تفصیل سے ذکر کرتے ہیں اور بعض مرتبہ مبہم رکھتے ہیں۔ اور یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ بعض محدثات کے آباء نے ان کے ساتھ اس سلسلے میں اسفار بھی کیے ہیں اور بعض محدثات سے لقاء کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ ان سے صرف اجازۂ علم حدیث لینے کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔ یہ ان کے کلام کا خلاصہ اور نچوڑ ہے جو ہمارے مدعی پر واضح دلیل ہے۔

اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ان میں سے کسی سے اصفہان میں سماع حدیث کیا تو کسی سے ہرات میں، کسی سے نیشاپور میں تو کسی سے سرخس میں، کسی سے ہمدان میں تو کسی سے فوشنج میں، کسی سے میہنہ میں تو کسی سے دمشق میں۔

چنانچہ ام سلم آمنہ بنت ابی طاہر عبد الکریم حسنابازی کے حالات میں ذکر کیا ہے

(۱) التحبیر الترجمہ ۱۱٦٤.
(۲) التحبیر الترجمہ ۱۱٦٥.
(۳) التحبیر الترجمہ ۱۱۷۰.
(٤) التحبیر الترجمہ ۱۱۷۹.
(٥) التحبیر الترجمہ ۱۱۸۰.
(٦) التحبیر الترجمہ ۱۱۹۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ : میں نے ان سے اصفہان میں چند احادیث کا سماع کیا ہے۔(۱) تقیہ بنت القاسم اصفہانیہ متوفیہ ۵۴۱ ہجری کے تذکرے میں فرمایا کہ : میرے خیال میں میں نے ان سے اصفہان میں ایک جزء کا سماع کیا تھا مگر وہ سماع مجھ سے ضائع ہو گیا یا میں لکھ نہ سکا۔ واللہ اعلم(۲) ام نجم فضلویہ اہلیہ ابوبکر محمد بن احمد بن علی خطیب کے تذکرے میں فرمایا کہ : میں نے ان سے ان کے شوہر کے گھر میں اصفہان میں کچھ سماع کیا تھا(۳) اور ام رضاء ضوء بنت ابو شکر اصفہانیہ کی حالات میں فرمایا کہ : میں نے اصفہان میں ان کی احادیث کو قلم بند کیا تھا۔(۴) اور ام البہا فاطمہ بنت ابوالفضل متوفیہ ۵۳۹ ہجری جن کے متعلق فرمایا کہ : یہ کثیر الحدیث اور مسندہ ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ یہ ایک بڑی جماعت سے روایت حدیث کرتی ہیں۔ ان کے حالات میں فرماتے ہیں کہ : میں نے ان سے اصفہان میں احادیث لکھی ہیں۔ ان کے ہم عمروں کے انتقال کے بعد بھی کافی عرصہ زندہ رہیں ان مشائخ سے بعض روایات میں یہ متفرد ہیں۔ ابو ظفر بن محمد علاء کی حدیث جسے یہ اپنی ابوالفضل رازی عن ابی القاسم بن فناکی عنہ والی سند سے روایت کرتی ہیں میں نے اس کے تین اجزاء کا ان سے سماع کیا ہے۔ اور کتاب "فوائد العیار" کے آٹھ اجزاء کا سماع کیا ہے۔ چودھویں جز سے اکیسویں جز تک مسلسل۔ اور "فوائد ابی بکر المقری" کا سترھواں جز جس کی انہوں نے ابن طاہر ثقفی کے سامنے قرات کی تھی۔(۵)

ام عبداللہ حورستی عیاضیہ سے سرخس میں سماع کیا تھا۔ فرمایا کہ : میں نے ان سے سرخس میں احادیث لکھی تھیں۔(۶) اور لمۃ الرحمٰن تمیمیہ سے ہرات میں لکھی تھیں فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی احادیث ہرات میں لکھی تھیں۔(۷) اور نیشاپور میں بھی ایک بڑی جماعت سے احادیث لکھی تھیں۔ جیسے لمۃ القاہر قشیریہ۔ ان کے حالات میں

(۱)التحبیر الترجمہ ۱۱۲۵.
(۲)التحبیر الترجمہ ۱۱۲۹.
(۳)التحبیر الترجمہ ۱۱۴۷.
(٤)التحبیر الترجمہ ۱۱۶۲.
(۵)التحبیر الترجمہ ۱۱۸۹.
(٦)التحبیر الترجمہ ۱۱۴۸.
(۷)التحبیر الترجمہ ۱۱۴۱.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ !میں نے ان سے نیشاپور میں حدیث کے کئی اوراق سنے تھے۔(۱) اور جیسے ام غافر نیشاپوریہ ان کے متعلق فرمایا کہ :۔میں نے نیشاپور میں ان کی احادیث لکھی تھیں۔(۲) اور جیسے عائشہ نیشاپوریہ ان کے متعلق فرمایا کہ :۔میں نے ان کی احادیث ۵۳۹ ہجری میں لکھی تھیں (اس کے بعد) نہ معلوم انہیں کسی جرم میں جلادیا گیا یا قتل کر دیا تھا یا درندوں نے کھالیا، اللہ ان پر رحم فرمائے اور ظلم کرنے والوں سے انتقام لے"(۳) اور جیسے ام خیر نیشاپور کہ ان سے حصول حدیث کے واقع کے قدرے تفصیل سے بیان فرمایا ہے! چنانچہ فرماتے ہیں۔ ان کے والد ایرانی ایک خان کے ساتھ رہتے تھے اور خانی کا تعلق ابو الحسن عبدالغافر بن محمد فارسی کے ساتھ تھا۔ لہذا میں نے ان سے بھی ان کی سنی ہوئی کتب حدیث کا سماع کیا۔ مثلاً صحیح مسلم بن حجاج۔ اور کتاب "غریب الحدیث" جو ابو سلیمان خطابی کی تصنیف ہے، نیشاپور میں میں نے ان کی احادیث کو لکھا ہے۔ اور ام خیر سے حسن بن سفیان کی کتاب "الاربعین" جسے یہ عبدالغافر عن بن حمدان سے روایت کرتی ہیں اور امالی حاکم ابو احمد حافظ کا ایک جز جسے یہ بروایت عبدالغافر روایت کرتی ہیں اور "حدیث عبدان الجوالیقی" کے دو جز یعنی چوتھا اور پانچواں جسے یہ عبدالغافر عن اسماعیل بن عبداللہ بن میکالی روایت کرتی ہیں کا سماع کیا ہے۔(۴)

اور ہمذان میں ضوء النہار مقدسیہ سے سماع حدیث کیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے ہمذان میں کتب حدیث کے کئی اوراق سنے ہیں۔(۵) اور ام العزیز اسفرائنیہ سے دمشق میں سماع کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ :۔ان کی پیدائش "صور" نامی قصبے میں ہوئی جس وقت ان کی عمر دو سال کی تھی تو ان کے والد انہیں دمشق لے گئے پھر وہیں رہیں۔ فرماتے ہیں کہ: میں نے ان سے دمشق میں احادیث لکھی۔(۶) ام رضی راضیہ بنت ابو سعید سے میہنہ میں سماع کیا :۔چنانچہ ان کے حالات میں فرماتی ہیں کہ :۔ان کے

(۱) التحبیر الترجمہ ۱۱۳۲.
(۲) التحبیر الترجمہ ۱۱٤۳.
(۳) التحبیر الترجمہ ۱۱۷۰.
(٤) التحبیر الترجمہ ۱۱۸۷.
(٥) التحبیر الترجمہ ۱۱٦٤.
(٦) التحبیر الترجمہ ۱۱٦۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والد انہیں حدیث سنانے کے لئے عراق لے کر گئے۔" یہ بھی ذکر کیا کہ: انہوں نے اسفرائین میں محمد بن حسین بن طلحہ مہرجانی سے اور ساوت میں ابو عبداللہ محمد بن احمد کافی سے اور دیگر حضرات سے سماع حدیث کیا۔ نیز فرماتے ہیں کہ! میں نے میہنہ میں ان کی احادیث لکھیں۔(۱) ام فضل بلجیہ سے مقام فوشنج میں لکھیں(۲) اور بے شمار روایات اور محدثات نے انہیں اجازت حدیث عطا فرمائی۔ جیسے تقیہ بنت مفضل۔ ان کے حالات میں فرماتے ہیں کہ: مجھے ان سے سننے کا اتفاق تو نہیں ہوا مگر انہوں نے ۵۳۲ھ ہجری میں مجھے اجازت حدیث مرحمت فرمائی تھی، اور جیسے ام الفتح جلیلہ ہجریہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے ۵۳۰ھ ہجری میں مجھے اجازت حدیث مرحمت فرمائی۔(۳) ۵۴۰ھ ہجری تک میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔

اور جیسے خدیجہ بنت ابو سعید نیشاپور کہ انہوں نے مجھے ۵۱۲ھ ہجری میں اجازت حدیث لکھ کر دی،(۴) اور جیسے ام محمد زلیخا اصفہانیہ کے بارے میں فرمایا کہ: مجھے ان سے بھی سماع حدیث کا اتفاق نہیں ہوا مگر انہوں نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔(۶) اور جیسے ام الفتح زینت بنت ابی شجاع شیرویہ بن شہر دام جن کا تعلق ہمذان سے تھا، کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے بھی مجھے اجازت حدیث لکھ کر دی۔(۷) اور جیسے ام احمد طرفة بنت عبداللہ کرجیہ۔ ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ: انہوں نے مجھے ۵۲۹ھ ہجری میں اجازت حدیث دی۔ ۵۴۳ھ ہجری تک میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی،(۸) جیسے ام الفتح ظفر بنت کاتب ابو نصر اصفہانی۔ ان کے حالات میں فرماتے ہیں کہ: انہوں نے مجھے ۵۳۲ھ ہجری میں اجازت حدیث لکھ کر دی۔(۹) اور ام الفتوح ظمیا بنت احمد بن فضل۔ یہ

....

(۱) التحبیر الترجمہ ۱۱٤٥.
(۲) التحبیر الترجمہ ۱۱۷۱.
(۳) التحبیر الترجمہ ۱۱۲۸.
(٤) التحبیر الترجمہ ۱۱۳٤.
(٥) التحبیر الترجمہ ۱۱٤۲.
(٦) التحبیر الترجمہ ۱۱٤٦.
(۷) التحبیر الترجمہ ۱۱٤۸.
(۸) التحبیر الترجمہ ۱۱٦٦.
(۹) التحبیر الترجمہ ۱۱٦۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اصفہانیہ ہیں۔ ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: انہوں نے بھی ۵۳۲ ہجری میں مجھے اجازت حدیث لکھ کر دی(۱) اور جیسے ام العین فاطمہ بنت عبداللہ جوزدانیہ یہ بھی اصفہان سے تعلق رکھتی ہیں ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ: یہ اپنے وقت میں کتاب "المعجم الکبیر" اور "المعجم الصغیر" للطبرانی کو روایت کرنے میں جسے یہ ابن زیذہ والی سند سے روایت کرتی ہیں منفرد اور تنہا تھیں، اس طرح نعیم بن حماد مروزی کی کتاب الفتن جسے یہ اپنی سند عن ابن ریذہ عن الطبرانی عن ابی زید عبدالرحمٰن بن حاتم مرلوی سے روایت کرتی ہیں اس میں بھی یہ منفرد تھیں۔ انہوں نے اپنی تمام مسموعات کی عام اجازت کسی سے لکھوا کر مجھے عطا فرمائی(۲)

علامہ سمعانی نے ان محدثات سے بعض روایات لکھی بھی ہیں یا ان سے روایت کی ہیں۔ چنانچہ ام البہاء اصفہانیہ کے حالات میں فرماتے ہیں کہ: میں نے ان سے تین احادیث لکھی ہیں(۳) اور ام بہاء نجستہ طہرانیہ کے متعلق لکھا ہے کہ: میں نے ان سے ایک حدیث لکھی ہے۔

ام محمد ظریفہ بنت ابوالحسن بن ابوالقاسم طبریہ کے متعلق لکھا ہے کہ: میں نے ان سے بلخ میں ایک حدیث سنی تھی۔(۴) اس طرح دیگر محدثات کے حالات میں بھی لکھا ہے مگر ان میں مسموعات کی تعداد کو مبہم رکھا ہے مثلاً ام محمد آمنہ اصفہانیہ کے حالات میں لکھا ہے کہ: میں نے ان سے چند احادیث سنی ہیں۔(۵) ام بہاء نجستہ اصفہانیہ کے متعلق بھی فرمایا کہ: ان سے بھی چند احادیث لکھی ہیں۔(۶) اور ام رجاء زبیدہ بنت محمد اصفہانیہ کے بارے میں فرمایا کہ: ان سے بھی چند احادیث لکھی ہیں۔(۷) اور ست نازبنت مفضل اصفہانیہ کے حالات میں فرمایا ہے کہ: ان سے بھی کئی احادیث سنی ہیں۔(۸) یونہی

....

(۱) التحبیر الترجمہ ۱۱۶۹.
(۲) التحبیر الترجمہ ۱۱۸۵.
(۳) التحبیر الترجمہ ۱۱۳۵.
(۴) التحبیر الترجمہ ۱۱۴۰.
(۵) التحبیر الترجمہ ۱۱۶۷.
(۶) التحبیر الترجمہ ۱۱۲۴.
(۷) التحبیر الترجمہ ۱۱۴۱.
(۸) التحبیر الترجمہ ۱۱۴۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام العز ستکانت محمد اصفہانیہ کے بارے میں فرمایا ہے صرف لفظ "چند" کا اضافہ ہے۔(۱) اور ان سے قبل ست الناس بنت علی اصفہانیہ کے بارے میں فرمایا کہ: میں نے سن ۵۳۱ھ ہجری میں دو ورق کے بقدر سماع حدیث کیا ہے۔(۲)

اسی طرح بعض محدثات سے بعض معینہ کتب کی روایت کی ہے جیسا کہ پہلے بھی اس کی صراحت ہو چکی۔ چند مثالیں اور پیش خدمت ہیں۔

مثلاً انہوں نے یہ صراحت کی ہے کہ: ام الفتوح رابعہ بنت ابو معمر لبنانیہ (۳) اور ام ضیاء ست الجلیل بنت ابو محمد اصفہانیہ (۴) اور ام الخیر عافیہ بنت حسین بن عبد الملک اصفہانیہ (۵) سے "جزء لوین" کی سماعت کی ہے۔ اور ام احمد فاطمہ بنت حسن بیہقیہ سے "حدیث ابی العباس السراج" کا ایک جزء سنا ہے۔(۶) اور ام النجم ست العراق عنبریہ (۷) سے "حدیث ابی حفص القلاس" کا ایک جزء سنا ہے اور کبھی مبہمات کرتے ہوئے صرف اتنا کہا ہے کہ: میں نے ان سے نیشاپور میں کئی اجزاء کی سماعت کی ہے۔(۸)

○ حافظ ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ ہجری۔

یہ حافظ ابن عساکر اپنے زمانے کے سب راویوں سے زیادہ مضبوط اور سب سے زیادہ روایت کرنے والے ہیں یہاں تک کہ انھیں "حافظ الامت" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے جنہوں نے ۱۲/سو محدثین اور ۸۰/ سے زیادہ محدثات سے احادیث حاصل کیں اور محدثات کی سیرت پر ایک رسالہ بھی تالیف فرمایا۔(۹) کیا لوگوں نے کسی بھی زمانے میں یا کسی بھی طبقے نے یہ بات سنی ہے کہ ایک عالم ۸۰ سے زیادہ خواتین سے ایک ہی علم حاصل کرتا ہے؟ اس کے باوجود کتنی ہی عورتیں ایسی ابھی باقی ہیں جن تک یہ پہنچ نہ سکے اور ان

(۱) التحبير الترجمة ١١٥٥.
(۲) التحبير الترجمة ١١٥٧.
(۳) التحبير الترجمة ١١٥٦.
(۴) التحبير الترجمة ١١٤٤.
(۵) التحبير الترجمة ١١٥٧.
(۶) التحبير الترجمة ١١٧٧.
(۷) التحبير الترجمة ١١٨٢.
(۸) التحبير الترجمة ١١٥٤. ١١٥٠.
(۹) معجم الادباء ٥ / ٤٠. ٤١. تاریخ دمشق کا وہ مطبوعہ حصہ جس میں خواتین کا تذکرہ ہے ملاحظہ فرمایئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے علم نہ حاصل کر سکے۔ حالانکہ ابھی تک یہ شخص خلافت اسلامیہ کے شرقی حصے سے باہر نہ نکلے تھے، نہ یہ مصر گئے اور نہ ہی مغربی ممالک کا سفر کیا اور نہ ہی اندلس کا رخت سفر باندھا۔ حالانکہ یہ علاقے اہل علم و ذی رائے خواتین سے بھرے پڑے تھے۔ (۱)

○ حافظ ابو طاہر سلفی متوفی ۵۷۶ ہجری۔

دسیوں محدثات سے روایت حدیث کرتے ہیں ان کا شمار کثرت سے روایت کرنے والے راویوں میں ہے۔ ان کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ چنانچہ علامہ صفی نے کتاب "الوافی بالوفیات" (۲) میں نقل کیا ہے کہ صرف ایک شہر اصفہان میں ان کے مشائخ کی تعداد ۶۰۰ / سے زائد ہے۔ اور بہت سی خواتین سے بھی ان کی روایت کی صراحت فرمائی ہے مثلاً تقیہ بنت غیث۔ علامہ موصوفؒ فرماتے ہیں کہ : تقیہ بنت غیث بن علی ارمنازی صوری جو "ست النعم" کے نام سے معروف تھی نے مقام ثغر میں مجھے چند اشعار سنائے، میری آنکھوں نے ان سے بڑی شاعرہ نہیں دیکھی۔ (۳) میں کہتا ہوں کہ، یہ تقیہ بنت ابو الفرج غیث بن علی بن عبدالسلام بن محمد بن جعفر سلمی ارمنازی، صوری ہیں۔ ان سے ابو الحسن علی بن مفضل مقدسی وغیرہ حضرات نے سماع کیا ہے، یہ ابو الحسن علی بن فاضل بن حمدون صوری کی والدہ ہیں۔ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ! میں اسکندریہ کے سرحدی علاقے میں حافظ ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کے ساتھ ایک طویل عرصے تک ساتھ رہا ہوں جس کا تذکرہ انہوں نے اپنے بعض حواشی میں کیا ہے اور اس کی بڑی تعریف فرمائی ہے، انہوں نے ہی اپنا ایک واقعہ بھی لکھا ہے کہ۔ ایک مرتبہ اپنی رہائش گاہ پر میرا پاؤں پھسل گیا جس کی وجہ سے پاؤں کا تلوا زخمی ہو گیا تھا، گھر کی ایک بچی نے اپنی اوڑھنی سے ایک پٹی پھاڑ کر اسے باندھ دیا۔ تو اس پر اس تقیہ مذکورہ نے فی البدیہہ اشعار کہے ! وہ کہتی ہیں۔

ترجمہ :۔ (۱) اگر میں کوئی سبیل پالیتی تو اس بچی کی اوڑھنی کے بجائے اپنے رخسار کو اس

....

(۱) عودة الحجاب ۲ / ۲۸۶۔ ۲۸۷ .

(۲) ۷ / ۳۵۱.

(۳) معجم السفر نمبر ۱۰۱ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاؤں کے تلوے پر قربان کر دیتی۔
(۲) کیا میرے لئے ایسی کوئی صورت ممکن ہے کہ میں اس پاؤں کو بوسہ دے لوں جو زندگی بھر بزرگی والے راستوں کو طے کرتا رہا ہے۔

ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ : میں نے حافظ سلفی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا کہ :
یہ تقیہ محرم الحرام ۵۰۵ھ ہجری میں پیدا ہوئیں اور ابتدائے شوال ۵۷۹ھ ہجری میں وفات پائی۔(۱)

عماد اصفہانی نے حافظ سلفی کے حالات میں ان مندرجہ ذیل اشعار کے متعلق ایک قصہ نقل کیا ہے کہ !

تقیہ بنت غیث نے اپنی تعریف کی تو کسی فاضل نے ان کی طرف یہ اشعار لکھے :۔
(۱) انسان خود اپنی ہی تعریف کرے یہ کوئی فضیلت یا شرافت کی بات نہیں، ہاں کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جن کی مدحت و مذمت کی جاتی ہے،
(۲) ہر گھڑی انسان کا دل سچی بات نہیں کہتا، اور نہ ہی ہر صاحب تجارت نفع اٹھاتا ہے۔
(۳) ہر ایک جس پر تو امید لگائے ہوئے ہے وہ تیری عدم موجودگی میں محافظ نہیں نہ ہی ہر شخص میں امانت کا لحاظ رکھنے کی استعداد ہے۔

تو انہوں نے جواب میں یہ اشعار لکھے :۔ ترجمہ۔
(۱) کیا اظہار علم پر تو کسی انسان کو معیوب قرار دیتا ہے؟ یہ بات تو نے سنجیدگی سے کہی ہے یا تو مذاق کر رہا ہے۔
(۲) میری زندگی تجھ پر فدا ہو! ہم سے پہلے بھی لوگ اپنی مدح سرائی کر چکے وہ اپنی مدح میں خوب فصاحت کے ساتھ بولے۔
(۳) متنبی نے بھی اپنی تعریف میں چند سچی باتیں کہی ہیں اور حق بات واضح ہی ہوتی ہے۔
(۴) اس میرے زمانے میں مجھے کوئی ایسی دوشیزہ تو دکھلاؤ جو علم میں مجھ سے فائق ہو اور مجھ پر برتری رکھتی ہو اور جو ہجو یا مدح میں اشعار کہہ سکے۔(۲)

....

(۱) وفيات الأعيان ۱ / ۲۶٦.
(۲) خريدة القصر وجريدة العصر قسم شعراء مصر ۲ / ۲۲۳ وشذرات الذهب ٤ / ۲٦٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بنت علم ترفہ ہیں، انتہائی متدینہ خاتون ہیں، کثرت سے خیر کے کاموں میں حصہ لینے والی ہیں، جن کا نام عائشہ ہے مگر ترفہ کے نام سے معروف ہیں رحمہا اللہ ہم نے ۵۲۴ھ ہجری میں ان کے سامنے پڑھا ہے اس کے بعد جلد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابو موسیٰ خولانیؒ کی اہلیہ تھی جن کے انتقال کے بعد میں نے ان کی بیٹی ست الاہل سے شادی کی، انتہائی صالحہ متدینہ خاتون تھیں اللہ ان پر رحم فرمائے اور ہم پر بھی مرنے کے بعد رحم فرمائے۔(۱)

......اور جیسے "خفرہ بنت مبشر" ان کے کچھ حالات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: یہ خفرہ "جدیدہ" کے نام سے معروف ہیں، مصر کے مشائخ کی ایک بڑی جماعت نے ان کے والد سے استفادہ کیا ہے۔

ہم نے ان کے سامنے بروایت ابو الحسن بن طفال نیشاپوری، اور ابو طاہر بن سعدون موصلی وغیرہ پڑھا ہے، جمادی الاولی ۵۲۸ھ ہجری میں انتقال ہوا۔ جس کی اطلاع مجھے ان کے والد ابو الحسن بن صواف نے مصر سے دی۔(۲)

......اور جیسے خدیجہ بنت احمد ان سے حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس خدیجہ کے والد اور بھائی بھی محدث ہیں اور ان کی بہن بھی ان کی طرح محدثہ ہیں۔ ان کے مشائخ میں سے ابن عبدالولی، ابن الدلیل اور ان کے والد قابل ذکر ہیں۔ انہیں ابو الولید سے بھی اجازت حاصل ہے۔ ہم نے ان سے ان تمام مشائخ کی سند کے ساتھ پڑھا ہے، ہاں ان کی بہن ترفہ کو صرف اپنے والد سے سماع حاصل ہے خدیجہ کا انتقال ربیع الاول ۵۲۶ھ ہجری میں ہوا، پوری زندگی بغیر شادی کے کنواری ہی رہیں۔ اور میرے متعلق نماز جنازہ پڑھانے کی وصیت فرمائی۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور اس سے راضی ہو۔(۳)

......اور جیسے ربیعہ بنت ابو حکیم، ان سے ایک حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: یہ انتہائی صالحہ خاتون ہیں، ان کے والد ابو حکیم خبری علم فرائض و میراث میں انتہائی ماہر و مشہور تھے، اور ان کا بیٹا ابو فضل محمد بن ناصر بن محمد بن علی بڑے علم و ادب

(۱) معجم السفر ۱۰۲ ان کی ایک بہن بھی محدثہ ہیں جن کا تعارف عنقریب حافظ سلفی کرائیں گے۔
(۲) معجم السفر ۱۲۰ . (۳) معجم السفر ۱۲۱ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے تھا، ہمارے ساتھ جانبین کے مشائخ سے بہت سی احادیث کا سماع کیا ہے سماع و قراۃ میں ان کے ساتھی ابو منصور بن جوالیقی ہیں مگر ابو منصور آداب میں ان سے ممتاز تھے، اللہ ان دونوں پر رحم فرمائے۔(۱)

جن خواتین کا تذکرہ ہوا یہ ان میں سے چند ہیں جن سے حافظ سلفی نے روایت حدیث کی ہے، جو حافظ الاسلام کے لقب سے معروف ہیں، اہل علم و دین و ثقہ ہونے کے ساتھ ساتھ حدیث و قرات میں روئے زمین میں عالی السند ہیں۔(۲)

ان کے علاوہ بھی خواتین میں ان کی بہت سی شیوخ ہیں، ابن آبار نے ان کے حالات میں ذکر کیا ہے کہ !ان کے بعض ساتھیوں نے ان خواتین کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے جمع کیے ہیں جن سے انہوں نے حدیث حاصل کی ہے۔(۳)

علامہ ذہبی نے بتایا ہے کہ انہوں نے بغداد میں صرف آٹھ خواتین سے سماع کیا ہے۔(۴)

○ امام ابن جوزیؒ متوفی ۵۹۷ ہجری۔

انہوں نے اپنی آخری شیخہ کے (۵) حالات میں لکھا ہے کہ انہوں نے خواتین سے سماع کیا ہے اور اپنی سند سے ان کی تین احادیث ذکر کی ہیں، ہر ایک خاتون سے ایک حدیث لی ہے۔

پہلی :۔ فاطمہ بنت محمد بن حسین بن فضلویہ رازی بزاز ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا ہے کہ : یہ ہماری شیخ فاطمہ بڑی واعظہ اور عبادت گذار تھیں انکی ایک سرائے تھی جس میں زاہدات خواتین جمع رہتی تھیں، ابو جعفر بن مسلمہ اور ابو بکر خطیب وغیرہ سے سماع کیا ہے، ربیع الاول ۵۲۱ ہجری میں وفات پائی۔(۶)

دوسری :۔ فاطمہ بنت ابو حکیم عبداللہ بن ابراہیم خبری ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا ہے کہ ہماری یہ شیخہ ہمارے شیخ ابو الفضل بن ناصر کے خالہ ہیں بہت صاحب خیر تھیں،

www.KitaboSunnat.com

(۱) معجم السفر نمبر ۱٤٥.
(۲) غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء . ۱/ ۱۰۳.
(۳) المعجم فی اصحاب القاضی امام ابو علی الصدفی ص ۵۰ وفهرس الفهارس والاثبات ۲ / ۹۹۵ .
(٤) سیر اعلام النبلاء ۲۱ / ۱۲ . (۵) ص ۱۹۸.
(٦) مشیخۃ ابن جوزی المنتظم ۱۰ / ۸.۷ میں ہے کہ انہوں نے اپنے شیخ ناصر الدین سے ابراہیم حربی کی کتاب ذم الغیبۃ اور مجالس ابن سمعون جسے یہ ابن نقور کی سند سے روایت کرتی ہیں اور مسند شافعی وغیرہ کا سماع کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجب ۵۳۴ ہجری میں انتقال ہوا۔(۱)

تیسری :- شہدہ بنت احمد بن فرج بن عمر لبری ہیں۔ فرماتے ہیں کہ : میں نے شہدہ سے جعفر بن سراج وطراد وغیرہ کی سند سے سنا ہے، ان کا خط نہایت عمدہ تھا۔ دارالخلافہ کے متصل ان کی رہائش تھی، نہایت نیکوکار اور صاحب خیر تھیں۔

سو سال کے لگ بھگ عمر پائی ہے، محرم ۵۷۴ ہجری میں وفات ہوئی، مقبرہ باب ابرز میں مدفون ہوئیں۔(۲)

میں کہتا ہوں کہ : ان کا لقب فخر النساء تھا، کثرت سے، سماع کیا اور لمبی عمر پائی اپنے زمانے میں سب سے بڑی اور عالی سند والی ہوئیں، بے شمار لوگوں نے ان سے سماع کیا جن میں مشہور ائمہ کرام بھی ہیں مثلاً۔ علامہ سمعانی، ابن عساکر، حافظ عبدالغنی، ابن قدامہ، حافظ عبدالقادر رہاوی اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات ہیں جن کا تذکرہ طول کا باعث ہوگا ان کی بے شمار مرویات ہیں۔(۳)

○ حافظ منذری متوفی ۶۵۶ ہجری۔

حافظ منذریؒ نے مشائخ رجال ہی سے روایت حدیث پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خواتین محدثات سے بھی حدیث روایت کی ہے یہ امر خواتین اسلام کی علمی انہماک اور اس میدان میں ان کی مشارکت پر صریح دال ہے جیسا کہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔

حافظ منذریؒ نے فسطاط مصر اور قاہرہ میں صفار العیش بنت عبداللہ اشرفیہ حمزیہ قصریہ جو شمسہ کے نام سے معروف، اور قاضی اشرف ابوالقاسم حمزہ بن علی بن عثمان مخزومی کی آزاد کردہ تھیں جن کی وفات ۶۲۷ ہجری میں ہوئی(۴)

....

(۱)مشیخة ابن جوزی ۲۰۱ . المنتظم ۱۰ / ۸۸.

(۲)مشیخة ابن جوزی ۲۰۲.

(۳)دیکھئے تعلیق علی تکملہ اکمال الاکمال . ۸۴ . ۸۵.

(٤)التکملہ لوفیات النقلہ الترجمہ ۲۳۲۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شیخہ ام حسن عضیبہ (۱) بنت عثمان بن حمید سعیدیہ متوفیہ ۶۳۵ ہجری (۲) اور شیخہ صالحہ ام فضل کریمہ بنت عبدالحق بن ہبت اللہ بن ظافر بن حمزہ قضاعیہ طلبیہ شافعیہ متوفیہ ۶۴۱ ہجری (۳) سے حدیث کا سماع کیا۔ اور ام الخیر فتوح بنت ابراہیم بن عثمان بن ابو القاسم شامیہ مصریہ متوفیہ ۶۲۵ ہجری (۴) سے بھی احادیث حاصل کیں اور شیخ ام ابو العباس عزیزہ بنت عبدالملک بن محمد بن عبدالرحمٰن قرشیہ، ہاشمیہ، اندلسیہ سے چند فوائد تعلیق فرمائے، جن کی ولادت مقام مرسیہ اور نشو نما قرطبہ میں ہوئی۔

اور ۶۳۴ ہجری مصر میں انتقال ہوا۔ (۵) نیز شیخ صالحہ ام محمد خدیجہ بنت مفضل بن علی بن مفرج سے بھی سماع کیا ہے جو اصلاً مقدسیہ ہیں۔ پیدائش اور نشو نما اسکندریہ میں ہوئی اور وہیں ۶۱۸ ہجری میں وفات ہوئی جو ان کے شیخ ابو الحسن مقدسی متوفی ۶۱۱ ہجری کی بہن ہیں۔

حافظ منذری فرماتے ہیں کہ : انہیں اجازت دینے والے شیوخ کی ایک جماعت کی طرف سے ایک جزء نکلا جو انہوں نے مجھ سے بھی بیان کیا اور میں نے وہ ان سے سنا۔ شاید انہوں نے ان سے اسکندریہ میں سنا ہو۔

اور دمشق میں شیخہ ست الکتبہ نعمت بنت علی بن یحیٰ بن طراح بغدادی مدیر متوفیہ ۶۰۴ ہجری (۶) اور شیخ مسندہ ام فضل کریمہ بنت عبدالوہاب بن علی بن خضر بن عبداللہ بن علی قرشیہ، اسدیہ، زبیریہ دمشقیہ متوفیہ ۶۴۱ ہجری سے سماع کیا۔ فرماتے ہیں کہ ایک طویل عرصے تک حدیث روایت کی ہے، ایک قول کے مطابق ۶۰ سال سے زیادہ عرصہ

---

(۱) عزیہ اور عزیزہ کے نام سے بھی معروف تھیں۔
(۲) التکملہ لوفیات النقلہ ۲۷۷۶.
(۳) التکملہ لوفیات النقلہ ت ۳۱٤۲.
(٤) التکملہ لوفیات النقلہ ت ۲۲۰۲.
(٥) التکملہ لوفیات النقلہ . الترجمہ ۲۷٤۷.
(٦) بحوالہ مذکورہ ترجمہ ۱۸۰۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت حدیث کی ہے، میری ان سے دوسری مرتبہ "تیمت لیا ظاہر دمشق" میں ملاقات ہوئی، اور ان سے سماع کیا، ۵۸۵ ہجری میں مجھے اجازت حدیث عطا فرمائی۔(۱)

اور انہیں قاہرہ میں شیخ ام عبدالکریم فاطمہ بنت شیخ ابوالحسن سعدالخیر بن محمد بن سہل انصاری اندلسی بلنسی متوفیہ ۶۰۰ھ ہجری نے اجازت حدیث دی۔

حافظ منذری فرماتے ہیں کہ: دمشق و قاہرہ میں عرصہ دراز تک احادیث روایت کرتی رہیں ہمارے شیوخ اور رفقاء کی ایک بڑی جماعت نے ان سے سماع کیا اور ہمیں بھی ان سے اجازت ہے۔ حافظ نے بڑے عمدہ الفاظ میں ان کی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ انہوں نے بہت علم پھیلایا ہے۔(۲)

......اسکندریہ سے انہیں شیخہ خدیجہ بنت حافظ ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی نے اجازت حدیث دی ہے جو اصلاً اصفہانیہ ہیں اب اسکندریہ ہیں ان کی وفات ۶۲۳ھ ہجری میں ہوئی۔(۴)

بغداد سے انہیں ام حیات فرحہ بنت قراطاش بن طلطاش ظفری عونی متوفیہ ۵۹۸ھ ہجری نے اجازت حدیث دی۔(۵) اور ام علاء عاتکہ بنت حافظ ابی العلاء حسن بن احمد عطار ھمدانیہ متوفیہ ۶۰۹ھ ہجری(۶) نے بھی اجازت دی جو کثرت سے روایت حدیث کرنے والی ہیں اور بڑی بڑی کتب حدیث کو روایت کیا ہے۔(۷) نیز انہیں ام عبدالرحمٰن سیدہ کتبہ بنت ابو البقاء یحییٰ بن علی بن حسن بغدادی جو اصلاً ہمدانی تھے۔ متوفیہ ۶۱۱ھ ہجری۔(۸) اور ام حیا حفصہ بنت احمد بن محمد بن منصور بن ثابت بن حارث بن ملاعب بغدادیہ لاجیہ متوفیہ ۶۱۲ھ ہجری۔(۹) اور شیخ ضوء الصباح لامعہ(۱۰) بنت شیخ مفید ابوبکر مبارک بن کامل

(۱) بحوالہ مذکورہ ترجمہ ۱۰۰۸۔ نیز دیکھئے ذیل الروضتین۔ ۱۳ اور ص ۹۶ پر عنقریب آئے گا۔
(۲) بحوالہ مذکورہ ترجمہ ۳۱۲۵۔ نیز حاشیہ ص ۸۳ پر بھی آئے گا۔
(۳) التکملہ لوفیات النقلہ۔ الترجمہ ۲۷۷۔
(۴) بحوالہ مذکورہ ترجمہ ۱۳۲۰۔
(۵) بحوالہ مذکورہ ترجمہ۔ ۶۸۴۔
(۶) بحوالہ مذکورہ ترجمہ ۱۲۵۳۔
(۷) دیکھئے صفحہ: ۸۹، ۹۰۔
(۸) بحوالہ مذکورہ ترجمہ ۱۳۰۲۔
(۹) بحوالہ مذکورہ ترجمہ ۱۳۸۲۔
(۱۰) بعض نے لوامعین کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغدادی خفاف متوفیہ ۶۱۳ہجری (۱) اور قرت العین بنت یعقوب بن یوسف بن عمر بن حسین بغدادیہ متوفیہ ۶۲۴ہجری ۔(۲)

اور امۃ الواحد صفیہ بنت عبدالجبار بن ہبۃ اللہ بن قاسم بن منصور بن مندار بغدادیہ متوفیہ ۶۲۴ہجری نے بھی اجازت حدیث عطا فرمائی ہے۔..... شعبان ۶۱۰ہجری میں تو ان میں سے ایک کو کئی مرتبہ اجازت حدیث دی ہے۔(۳) اور ام فضل لبابہ بنت الشیخ ابو العباس احمد بن ابو الفضل بن احمد بن مزروع بغدادی حربی جو "ابن الشلاجی" کے نام سے معروف ہیں۔ متوفیہ ۶۲۵ہجری (۴) اور شرف النساء امۃ اللہ آمنہ بھی کہا گیا ہے بنت امام ابو الحسن احمد بن عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن ابنوسی انصاری شافعی متوفیہ ۶۲۸ہجری نے اجازت دی اور کئی مرتبہ کے علاوہ ایک مرتبہ ذی قعدہ سن ۶۰۸ہجری میں اجازت مرحمت فرمائی، (۵) اور فاطمہ بنت ابو بکر بن مواحب بن عبدالملک جو ابن زنگی بیع کے نام سے معروف تھے متوفیہ ۶۳۷ہجری (۶) اور ام عثمان صفیہ بنت عبدالعزیز بن ہبۃ اللہ جو ابن حدید و قاق کے نام سے معروف ہیں۔ بغدادیہ از جیہ واعظہ۔(۷)

ان تمام خواتین سے انھیں سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ اور انھیں اصفہان سے شیخ سندہ ام ہانی عفیفہ بنت احمد ابن عبداللہ بن محمد اصفہانیہ فارو قیہ متوفیہ ۶۰۶ہجری (۸) یہ ان عالمات فاضلات میں سے ہیں جو سنن و مسانید کی راویہ ہیں۔ علامہ ذہبیؒ نے ان کی بہت خوب تعریف فرمائی ہے۔(۱۱) اصفہان ہی سے شیخہ ام حبیبہ عائشہ بنت حافظ ابو احمد معمر بن عبدالواحد بن رجاء بن فاخر اصفہانیہ متوفیہ ۶۱۷ہجری۔(۱۲) یہ مشہور محدثہ

....

(۱) تکملہ لوفیات النقلہ ترجمہ ۱۵۱۰۔
(۲) حوالہ مذکورہ ترجمہ ۲۱۴۶۔
(۳) حوالہ مذکورہ ترجمہ ۲۱۴۸۔
(۴) حوالہ مذکورہ ترجمہ ۲۲۳۰۔
(۵) حوالہ مذکورہ ترجمہ ۲۳۷۸۔
(۶) حوالہ مذکورہ ترجمہ ۲۸۹۰
(۷) حوالہ مذکورہ ترجمہ ۲۹۴۹۔
(۸) حوالہ مذکورہ ترجمہ ۱۱۳۲۔ صفحہ ۹۶،۹۷ میں بھی ان کے مختصر حالات آئیں گے۔
(۹) حوالہ مذکورہ۔ ابن نقطہ نے التقیید ورق ۱۳۲ میں انہوں نے بھی اس سے سماع کیا ہے۔
(۱۰) دیکھئے صفحہ ۹۶،۹۷۔
(۱۱) تکملہ لوفیات النقلہ ۱۱۴۹۔
(۱۲) دیکھئے صفحہ :۸۹،۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ان کا تعلق اس گھرانے سے ہے جو حدیث اور اس کی روایت میں مشہور ہے۔(۱) اور ام النور عین الشمس بنت احمد بن ابو الفرج ثقفی متوفیہ ۶۱۰ھ ہجری۔(۲) نے اجازت عطا فرمائی اور حافظ نے یوں فرمایا ہے کہ :۔ انہوں نے اصفہان سے اپنی تمام مسموعات و مجازات کی اجازت صفر ۶۰۹ھ ہجری میں عطا فرمائی ہے۔(۳)

اور انہیں نیشاپور سے کئی مرتبہ ام موید زینب(۴) بنت شیخ عبدالرحمن بن حسن بن احمد بن احمد شعری جو جرجانی الاصل اور نیشاپور کے باشندے تھے متوفیہ ۶۱۵ھ ہجری نے اجازت عطا فرمائی۔(۵) بڑی کتب حدیث کی روایت میں سے ایک یہ بھی تھیں۔ ان سے ابن نقطہ نے بھی سماع کیا ہے۔(۶) علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ :ان کی موت پر ایک عالی سند ختم ہو گئی۔(۷) ابن خلکان(۸) اور صفدی نے(۹) بھی ان کی تعریف فرمائی ہے۔

اس طرح ہمدان سے انہیں شیخہ فاطمہ بنت حسن بن احمد ہمدانی متوفیہ ۶۱۷ھ ہجری نے کئی مرتبہ اجازت حدیث مرحمت فرمائی۔(۱۰)

دمشق سے انہیں ۵۹۵ھ ہجری میں شیخ ام الفضل زینب بنت ابراہیم بن محمد بن احمد بن اسمٰعیل قیسی، خطیب عبدالملک بن زید دولعی کی اہلیہ متوفیہ ۶۱۰ھ ہجری نے۔(۱۱) اور شیخہ ام محمد رابعہ بنت احمد بن محمد بن قدامہ مقدسیہ متوفیہ ۶۲۰ھ ہجری نے(۱۲) اور ان کے شیخ کی بیٹی شیخہ زاہدہ امت بنت محمد بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسیہ متوفیہ ۶۳۱ھ ہجری (۱۳) نے اور ام اور الفتیان جمعہ بنت مفرج بن علی دمشقیہ متوفیہ ۶۳۸ھ ہجری (۱۴)

....

(۱) التکملہ لوفیات النقلہ ۱۱٤۹.
(۲) دیکھئے صفحہ: ۸۹، ۹۰.
(۳) بحوالہ مذکورہ ترجمہ ۱۲۸۸. صفحہ ۹ پر بھی آئے گا۔
(٤) انہیں حرہ بھی کہا جاتا ہے۔
(۵) التکملہ لوفیات النقلہ ترجمہ ۱٦٤۸. عنقریب صفحہ ۸٦ پر بھی آئے گا۔
(٦) دیکھئے صفحہ: ۹۰، ۹۱.
(۷) تاریخ اسلام: ورقہ ۲۱۷. باریس ۱۵۸۲.
(۸) وفیات الاعیان ترجمہ ۲۳۷.
(۹) الوافی م ۸. ورقہ ۱۰٦.
(۱۰) التکملہ لوفیات النقلہ ترجمہ ۱۷۷۳.
(۱۱) التکملہ لوفیات النقلہ، ترجمہ ۱۲۸٦.
(۱۲) التکملہ لوفیات النقلہ ترجمہ ۱۹۵۱.
(۱۳) التکملہ لوفیات النقلہ ترجمہ ۲۵٤٤.
(۱٤) التکملہ لوفیات النقلہ ترجمہ ۲۹٦۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اور شیخہ ستہم بنت شیخ مسند ابو طاہر برکات بن ابراہیم خشوعی متوفیہ ۶۴۰ھ ہجری۔(۱) نے اجازت حدیث عطا فرمائی۔

اور حران سے ام الکرم زہراء بنت حافظ ابو محمد عبدالقادر بن عبداللہ رہاوی متوفیہ ۶۳۲ھ ہجری نے انہیں اجازت عطا فرمائی۔(۲)

قابل غور بات یہ ہے کہ حدیث اور روایت حدیث میں خواتین کا انہماک واشتغال خلافت اسلامیہ کے چاروں طرف پھیلا ہوا تھا کسی خاص شہر میں ہی محصور نہیں تھا۔

○ الامام ذہبیؒ متوفی ۷۴۸ھ ہجری۔

علامہ ذہبیؒ نے مشائخ کی ایک بڑی جماعت سے علم حاصل کیا، خصوصاً یہ علم روایت الحدیث کے بڑے ہی مشتاق و حریص تھے، ان کے اساتذہ و مشائخ میں خواتین کی بھی ایک جماعت شامل ہے، جن میں بہت سی خواتین کا تذکرہ انہوں نے اپنی کتاب "معجم الشیوخ" میں بھی کیا ہے۔

ہم صرف ایک ایسی خاتون کا تذکرہ کرتے ہیں جن سے یہ سماع حدیث نہ کر سکے اور ان سے ملاقات نہ ہونے پر انتہائی افسوس کیا کرتے تھے، وہ ام محمد سیدہ بنت موسیٰ بن عثمان مارانیہ مصریہ ہیں جن کی وفات ۶۹۵ھ میں ہوئی۔

فرمایا کرتے تھے کہ: میں نے ان کی خدمت میں شرف باریابی کے لئے سفر کیا تو ابھی میں فلسطین میں پہنچ پایا تھا کہ رجب ۶۹۵ھ ہجری میں مجھے وہیں ان کے انتقال کی اطلاع ملی۔(۳) ایک جگہ یوں فرمایا ہے! کہ میں ان کی ملاقات کا انتہائی مشتاق تھا چنانچہ میرا خیال تھا کہ وہ بقید حیات ہیں۔ مگر جونہی مصر پہنچا تو معلوم ہوا کہ دس روز قبل ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ ۶ رجب بروز جمعہ ۶۹۵ھ ہجری کو ان کا انتقال ہوا اور میں اس روز ولوی "الحمہ" میں تھا۔(۴)

---

(۱) التکملہ لوفیات النقلہ ترجمہ ۳۱۱۲.
(۲) التکملہ لوفیات النقلہ ترجمہ ۲۶۲۲.
(۳) معجم الشیوخ ترجمہ ۳۲۵.
(٤) تاریخ اسلام ق ۲٤٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کے فخر کے لئے یہی بات کافی ہے کہ: علامہ ذہبی ایک خاتون ست الاہل بنت عثمان کی گود میں پلے اور ان کے حلقہ درس میں بیٹھے اور انہوں نے ان کو دودھ کے ساتھ روایت حدیث کی بھی گھٹی دی جنہیں ابن ابوالسیر، جمال الدین بن مالک، زبیر بن عمر زرعی اور دیگر حضرات سے اجازت حاصل تھی، علامہ ذہبی بھی ان سے روایت کرتے ہیں جیساکہ انہوں نے اس کی صراحت کی ہے۔(۱)

جن محدثات سے امام ذہبی نے علم حاصل کیا ہے یا روایت حدیث کی ہے یا جن کا تذکرہ کیا ہے ان کے عجیب وغریب حالات انشاء اللہ ہماری اس کتاب کی فصل ثالث میں آئیں گے۔

○ ابن القیمؒ متوفی ۷۵۱ ہجری۔

ابن رجب(۲) اور داودی(۳) نے ذکر کیا ہے کہ: ابن قیمؒ نے فاطمہ بنت محمد بن شیخ ابراہیم بن محمود جوہر بطائحی سے سماع حدیث کیا ہے اور یہ ایسی محدثہ ہیں جنہوں نے ابن زبیدی سے کئی مرتبہ صحیح بخاری کو روایت کیا ہے اور شیخ الصنفیہ ابن حصیری سے صحیح مسلم کا سماع کیا ہے۔ ابن رواحہ سے بھی انہیں سماع حاصل ہے، انتہائی متدینہ، متعبدہ، صالحہ اور مسندہ تھی، ۸۶/ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ سن وفات صفر ۷۱۱ ہجری ہے۔(۴)

○ امام ابن حجر عسقلانیؒ متوفی ۸۵۲ ہجری۔

علامہ سخاویؒ نے اپنے شیخ آخری امیر المومنین فی الحدیث حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے حالات و تذکرے میں اپنے شیوخ کے نام ذکر کئے ہیں اور انہیں تین قسموں پر مرتب فرمایا ہے۔

پہلے وہ حضرات جن سے سماع حدیث کیا ہے جن میں ۲۰/ خواتین بھی ہیں۔

دوسرے وہ حضرات جن سے انہیں اجازت حدیث حاصل ہے جن میں ۳۳/ خواتین

(۱) معجم الشیوخ ترجمہ ۳۱۱۔ نیز دیکھئے ان کی کتاب تاریخ اسلام: الامام الذہبی ومنہجہ، ص ۷۹۔۸۰۔
(۲) دیکھئے شذرات الذہب ۶/ ۲۸۔
(۳) دیکھئے الجواہر والدرر فی ترجمۃ شیخ الاسلام ابن حجر ۱/ ۱۲۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۹۔
(۴) دیکھئے المعجم المؤسس۔ ۱/ ۳۶۸۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۴۰۴ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تیسرے وہ حضرات جن سے دوران مذاکرہ یابذریعہ مراسلت اجازت حدیث حاصل کی ہے۔ ان میں صرف ایک خاتون ست الرکب بنت علی بن حجر، حافظ ابن حجر کی بہن کا تذکرہ ہے۔ خود حافظ ابن حجرؒ نے اپنی ان مشائخ خواتین کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے انہیں اجازت حدیث دی یا انہوں نے ان سے بعض متقدمین علماء کی مصنفات کو پڑھا۔

اس مقام پر ان کے نام ذکر کرنے کی گنجائش نہیں۔ مگر اس میں اتنا اشارہ ضرور ہے کہ خواتین نویں صدی میں روایت حدیث میں برابر مردوں کی شریک اور شانہ بشانہ رہی ہیں جس کی طرف چند اشارات اس کتاب کی فصل نمبر ۳۔ ۴ میں بھی آئیں گے انشاء اللہ۔

کثرت امثلہ کی وجہ سے ان کا حصر واستقصاء صعب ودشوار ہے۔ مگر تمام مثالیں اس پر دال ہیں کہ مختلف زمانوں میں اور مختلف مقاموں پر بڑے بڑے علماء امت نے علم حدیث میں خواتین سے استفادہ کیا ہے۔ آئندہ مضامین میں اس کی طرف کچھ اشارات اور کچھ تصریحات مذکور ہیں۔

اللہ ہی توفیق عطا فرمانے والے ہیں جس کے سوا کوئی پروردگار نہیں۔

جو چیز روایات خواتین کے لئے باعث فخر ہے مرد راویوں کے لئے نہیں

ہم اس فصل کو ایسی صفت کے تذکرے پر ختم کرتے ہیں جو خواتین کے لئے باعث فخر ہے اور جس میں مردوں کو چھوڑ کر یہ خواتین منفرد ہیں وہ یہ کہ: احادیث رسول اللہ ﷺ کی روایت کے وقت بے شمار رجال حدیث سے کثرت سے کذب کا وقوع ہوا ہے مگر خواتین کی روایت حدیث سے اس قدر کثرت کے باوجود ان میں حدیث رسول ﷺ میں متعمد کذب کا وقوع نہیں ہوا۔ کیونکہ ان کے دل میں ایسے متحرک ومضطرب جذبات ہوتے ہیں جو انہیں حدیث نبوی میں کذب کی جرات سے باز رکھتے ہیں لیجئے یہ اپنے زمانے کے امام الجرح والتعدیل حافظ وناقد مشہور وبڑے امام علامہ شمس الدین ذہبیؒ کی شہادت پڑھئے اپنی کتاب "میزان الاعتدال فی نقد الرجال"(۱) میں پہلی قسم کی خواتین کے

(۱) ۴/ ۶۰۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان میں فرماتے ہیں کہ "میرے علم میں خواتین میں کوئی خاتون متہم بالکذب یا متروک نہیں ہے۔" یہ شہادت تعلیم و تعلیم میں محدثات خواتین کی بڑی عمدہ خوبی اور صفت کو ظاہر کر رہی ہے کہ یہ علم و روایت میں امانت، عدالت، دیانت و صداقت میں ممتاز و منفرد ہیں، یہ شہادت ان کے فخر کے لئے بہت کافی ہے۔

اس قدر طویل بحث و تحقیق کے باوجود خواتین راویات میں ہمیں کوئی ایسی خاتون نہیں ملی جس کی نسبت تدلیس، اختلاط یا تلقین کی طرف کی گئی ہو اور نہ ہی مصنفین نے اس باب میں کسی خاتون کا تذکرہ کیا ہے۔

دوسری فصل

خیر القرون کی راویات، عہد نبوی میں عورت کا مقام، اور زمانہ جاہلی قدیم و جدید میں عورت کی حالت زار کا مختصر تذکرہ۔

کتب تاریخ و تراجم کے مطالعے سے ہمیں یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ خواتین اسلام کا حدیث نبوی ﷺ کے ساتھ فقط حصول و سیکھنے کی حد تک ہی تعلق نہیں تھا، بلکہ وہ اس سے بڑھ کر احادیث کے معانی میں غور خوض اور نشر و اشاعت کو بھی حاوی تھا، اور مرد حضرات کے ساتھ ساتھ اس سلسلے میں ان کی غیر معمولی اور کامیاب کوشش رہی ہے تاریخ علم حدیث میں جستجو سے اول وہلہ میں یہ بات خوب واضح ہو جاتی ہے کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں خواتین ایسی ہیں جنہیں صرف علم حدیث سیکھنے ہی کا شرف حاصل نہیں بلکہ انہیں علم حدیث میں خوب مہارت و صداقت اور اس علم سے سیرابی کی بنا پر علم حدیث کی تدریس میں بھی بڑا تجربہ اور دور دور تک اس علم میں ان کی شہرت تھی، گذشتہ زمانوں میں مسلمان خواتین عزم راسخ، ذہن ثاقب اور بلند ہمتی کے ساتھ طلب علم اور تدریس علم کے لئے محنت و مشقت برداشت کرنے کی عادی تھیں بڑے بڑے علماء وقت کے حلقہائے درس میں حاضر ہوئیں اور ان سے شہادت فضل و ثنا حاصل کرتیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ بعض مشہور محدثین اور امراء المومنین فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث خواتین کے حلقہ درس سے شریک ہوئے اور اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔

یہ ایسی شریف الاصل اور عالی ظرف خواتین ہیں کہ زمانہ ان کے بے مثال عظیم الشان اعمال اور ان کی وسعت علمی کا اعلان کرتا رہے گا، اگرچہ زبان قال خاموش ہے مگر زبان حال تو ہر حال میں ناطق شاہد ہے اور پورا عالم اس پر کان لگائے ہوئے ہے کہ:

تلك آثار ناتدل علينا . فانظر وابعدنا الى الآثار

یہ تھے ہمارے کارنامے جو ہمارا تعارف کروا رہے ہیں۔ دیکھ تو سہی کیا ہمارے بعد بھی ایسے کارنامے نظر آتے ہیں...... حصول حدیث کے لئے کیا جانے والا کونسا سفر ان خواتین کے تذکرے سے خالی ہے؟

یا دنیا کا ایسا کون سا کتب خانہ ہے جہاں ان کی سیرت میں لکھی جانے والی کتابوں سے زیب و زینت نہ ہو؟

شعر:۔ بہت سے زندہ بھی مردہ ہیں جن سے نفع یا ضرر کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی، اور زمین میں مدفون اور اوپر پڑی ہوئی بے شمار ہڈیاں ایسی ہیں کہ جن سے حمد و شکر کے آثار نمایاں ہیں..... بلاشبہ کتب حدیث میں جس قدر سماع و اجازت موجود ہے وہ خواتین کی علم حدیث اور روایت حدیث سے سیر ابی پر شاہد عدل ہے اور میدان تدریس میں ان کی فوقیت و برتری پر واضح دلیل ہے، جس شخص کو صحیحین اور ان کی شروحات کے مطالعہ اور قرات کا تھوڑا سا حصہ بھی نصیب ہے اس پر یہ بات بخوبی واضح ہے کہ ان کی سندوں میں خواتین کا بھی تذکرہ ہے بلکہ بعض خواتین کو تو سند میں وہ مقام حاصل ہے جو ہار کو گلے میں حاصل ہے یا یوں کہئے اس سند میں مقصود اور مدار ہی وہ خاتون ہے۔(۱)

○ خیر القرون کی راویات: ہم نے فصل اول میں بیان کیا ہے کہ علم روایت میں خواتین مردوں کی ہم سر ہیں۔ اور ان کی حدیث نبوی ﷺ کی روایت میں مردوں کی ہمسری اور مشارکت پر چند مثالیں بھی پیش کیں ہیں اور یہ بھی بتلایا ہے کہ مرد حضرات میں اختلاف ہوتا تو وہ ان عالی ظرف و باکمال خواتین کی طرف رجوع فرماتے۔ عموماً کتب تراجم اور،

(۱) محمد زبیر صدیقی کے بعنوان "تیسیر الحثیث فی تدوین الحدیث" لکھے ہوئے مقالہ سے ماخوذ جو کتاب البحاث العلمیہ من المقالات السنہ میں طبع ہوا ص ۲۴۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً" کتب طبقات و صحابہ" خیر القرون کی راویات کے حالات سے بھری ہوئی ہیں دیکھیے عہد نبوت کے اختتام کے بعد یہ تمام امہات المومنین اور ان کے بعد تابعیات کہ روایت حدیث اور اس کی بقاء میں ان کا حصہ اور سعی محتاج بیان نہیں۔

جدید "مولفات" جیسے صحیحین اور "سنن اربعہ" ان کی احادیث کی سندوں میں بھی آپ کو سینکڑوں راویات کے نام ملیں گے جن کا تذکرہ " تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب، التقریب لابن حجر عسقلانی اور الکاشف " للذہبی کے آخر میں ملے گا۔

"سیر اعلام النبلاء" کی جلد اول اور کتب صحابہ" مثلاً "اسد الغابہ" "الاستیعاب" " تجرید اسماء الصحابہ" "الا صابہ " اور کتب طبقات مثلاً " الطبقات الکبریٰ " لابن سعد اور "الطبقات " للامام مسلم" اور " الطبقات " خلیفہ بن خیاط اور کتب تاریخ بلدان مثلاً " تاریخ دمشق " جس کا خواتین کے حالات پر مشتمل حصہ طبع ہو چکا ہے۔"اور تاریخ بغداد "اور ان کے علاوہ دیگر کتب کا مطالعہ کرنے والا دیکھے گا کہ ان میں قرون اولیٰ کی ہزاروں راویات و فاضلات کا تذکرہ موجود ہے۔ اسی طرح تمام انواع کی کتب حدیث مثلاً مسانید، معاجم، سنن، اور اجزائے حدیث وغیرہ تمام کتب میں ان کا تذکرہ موجود ہے۔(۱)

پھر ان تمام کتب میں محدثات خواتین کی ترتیب کا طریقہ اور وہ مادہ جس کے تحت ان تمام کا تذکرہ ہے مختلف انداز سے ذکر کیا گیا ہے۔ کسی نے تو انتہائی تفصیل و تشریح سے کام لیا ہے اور کسی نے اختصار و اجمال سے کام لیا ہے۔

بعض کتب میں فقط صحابیات کا تذکرہ ہے اور ایک طبقہ ہونے کی وجہ سے بعض کو بعض کے ساتھ ذکر کر دیا ہے جیسا کہ خلیفہ" و مسلم" کا طبقات میں یہی انداز ہے کہ انہوں نے غیر صحابیات کو ذکر نہیں کیا۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ خلیفہ نے انہیں کتاب کے آخر میں علیحدہ ذکر کیا ہے اور انہیں انساب کے اعتبار سے مرتب کیا ہے بخلاف امام مسلم کے کہ انہوں نے صحابہ" کے متصل بعد ان کا تذکرہ کیا ہے اور عنوان یوں دیا ہے۔

"مدینہ کی ان خواتین کے نام جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت حدیث کی ہے۔"

(۱) مذکورہ کتب میں سے بعض میں اب خیر القرون کی فاضلات ترجمہ بالاستیعاب نہیں رہا اگرچہ غالب تو ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد فرمایا کہ :ان میں سب سے مقدم رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات تسعہ ہیں جو آپ کے وصال کے بعد زندہ رہیں (۱) اس کے بعد ان کا تذکرہ فرمایا جنہوں نے آپ کی حدیث یاد کی اور آپ سے قبل ہی وہ راہی دار آخرت ہو گئے (۲)

پھر تابعین کا تذکرہ فرمایا ہے اور امام مسلم نے انہیں وطن وعلاقے کے اعتبار سے مرتب فرمایا ہے۔ اس میں ان کی توجہ بہ نسبت محدثین مردوں کے محدثات و روایات کی طرف زیادہ رہی ہے، اسی طرح خلیفہ اور ابن سعد نے بھی کیا ہے، امام مسلمؒ نے اہل مدینہ کی روایات سے ابتدا کی ہے جن میں ۹۸/ روایات کو ذکر کیا ہے، پھر اہل مکہ کی روایات کو لیا ہے اور ۸۰/ روایات کو ذکر کیا ہے، اس کے بعد کوفہ کی ۱۱/ روایات کو بیان کیا ہے، پھر بصرہ کی ۴/ روایات کو اور ان کا تذکرہ اہل شام کی تین خواتین کے ذکر پر ختم کیا ہے۔ اور جب کہ ابن سعد نے اپنے طبقات کی آخری جلد کو خواتین کے تذکرے کے لئے مخصوص کیا ہے اور خلیفہ کی طرح ان کی نسبی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے چنانچہ انہوں نے اہل بیت رسول اللہ ﷺ سے ابتداء کی ہے اور سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ ہے اس کے بعد بنات رسول اللہ ﷺ کو ذکر کیا ہے۔ ان کے بعد آپ ﷺ کی پھوپھیوں کو پھر ان کی بیٹیوں کو، پھر ازواج مطہرات کو۔ ان میں دوبارہ پھر حضرت خدیجہؓ کو سب سے مقدم رکھا ہے، پھر ان کو ذکر کیا ہے جن سے صرف نکاح فرمایا اور قربت نہ ہو سکی یا ان سے مفارقت اختیار کر لی اور طلاق دے دی یا وہ جنہیں خطبہ دیا مگر نکاح کی نوبت نہ آئی۔ اس کے بعد قریش اور ان کے خلفاء اور موالی کی بیعت کرنے والی خواتین، پھر عرب کی ہجرت کرنے والی اور بیعت کرنے والی غیر مشہور خواتین، اس کے بعد انصار کی خواتین جن میں اوس کو خزرج پر مقدم کیا ہے اخیر میں ان خواتین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے آپ ﷺ سے روایت نہیں کی بلکہ اپنے شوہر یا دیگر صحابہ کرام سے روایت کی ہے۔

ما سبق سے معلوم ہوا کہ ابن سعد کے نزدیک تراجم نساء محض روایات کے ساتھ مخصوص نہیں اگرچہ ان میں سے اکثریت سے روایت ثابت ہے اور انہوں نے

(۱) الطبقات ۱ / ۲۱۱ امام مسلم۔
(۲) ۱ / ۲۲۵۔ امام مسلم طبقات۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی قرابت اور روایت کی ترتیب سے ان کے ناموں کو مرتب فرمایا ہے۔ کسی مقام یا خاص شہر کے لحاظ سے ذکر نہیں کیا۔ خلیفہ نے بھی امام مسلم سے ہٹ کر اسی ترتیب کو لیا ہے۔(۱) اللہ ان سب پر رحم فرمائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور علم روایت حدیث میں ان کا مقام

اس مقام پر میں علم روایت میں سب سے زیادہ مشہور اور اس میں سب سے زیادہ بلند مقام کی حامل اور اس علم سے خصوصی لگاؤ رکھنے والی خاتون سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ خصوصیت سے کروں گا، جن کا شمار سید المرسلین ﷺ کی احادیث کو کثرت سے روایت کرنے والوں میں ہے۔ بعض حضرات نے کثرت سے روایت کرنیوالے صرف ۷ افراد بیان کئے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ: سات صحابہ کرام ایسے ہیں جنہوں نے قبیلہ مضر کے سب سے بہتر انسان یعنی حضور ﷺ سے ایک ہزار سے زیادہ احادیث نقل فرمائی ہیں۔ جن میں (۲) ابو ہریرۃؓ، سعدؓ، جابرؓ، انسؓ، صدیقہؓ صدیقؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ ہیں رضی اللہ عنہم۔

اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ علم روایت میں ان کا بہت اونچا مقام ہے۔ کہ یہ رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمر بن خطاب، فاطمۃ الزہراء، سعد بن ابی وقاص حمزہ بن عمرو اسلمی اور جذامہ بنت وہب ان تمام حضرات سے ۲۲۱۰/ احادیث کی راویہ ہیں۔ جن میں سے صحیحین میں ۲۹۷/ مذکور ہیں ان میں ۱۷۴/ متفق علیہ ہیں امام بخاریؒ نے ۵۴/ اور ایک قول کے مطابق ستر ۷۰ احادیث لیں ہیں اور امام مسلم نے ۶۸/ یا ۶۹/ حدیثیں لی ہیں۔

علامہ میانشی اپنی کتاب "مالا یسع المحدث جھلہ"(۳) میں فرماتے ہیں کہ بخاری و مسلم میں احکام سے متعلق ۱۲۰۰/ احادیث ہیں جن میں سے ۲۹۰/ سے زیادہ کی

---

(۱) الطبقات للامام مسلم ۱ / ۴۰، ۴۱ پر میرا مقدمہ ملاحظہ فرمائیے۔
(۲) دیکھئے تلقیح فہوم اهل الاثر ص ۳۶۳ وجوامع السیر ۲۷۵، ۲۷۶۔
(۳) ص ۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت صرف حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کی ہے۔ اور ان میں سے معدودے چند کے علاوہ سب سے احکام کی تخریج ہے۔

حاکم ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ : حضرت عائشہؓ سے چوتھائی شریعت منقول ہے۔(۱) آپ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی بہت بڑی محدثہ اور فصاحت وبلاغت میں یکتا اور ذہانت میں بے مثل تھیں قرآن وسنت کی بہت بڑی عالمہ تھیں، سنت رسول ﷺ کی نشر و اشاعت میں آپ کا بہت بڑا کردار ہے کہ اپنے زمانے میں علم وعرفان کے جھنڈے کی حامل تھیں، اہل علم اور طالبین علم کے لئے شمع مشعل اور روشن چراغ تھیں، مشائخ زمانہ اور کبار صحابہ حاضر خدمت ہو کر دقائق علم اور مشکل وپیچیدہ مسائل کے متعلق سوال کرتے آپ انہیں ایسا تحقیقی اور تسلی بخش جواب مرحمت فرماتیں جو علم کے میدان میں بلند پایہ رکھنے والوں ہی کا طرۂ امتیاز ہے۔

ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعریؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ : ہم لوگوں (اصحاب محمد ﷺ) کو جب کبھی کسی مشکل اور پیچیدہ مسئلے سے سابقہ پڑا تو ہم نے اس مسئلے میں جناب سیدہ عائشہ کی طرف رجوع کیا اور ان کے پاس اس کا شافی جواب پایا۔

حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ : میں نے بڑے بڑے صحابہ کرام کو علم فرائض میں آپ سے مسئلہ معلوم کرتے دیکھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو قرآن حدیث، فقہ، شعر، احادیث عرب، تاریخ عرب اور انساب عرب میں سب سے زیادہ مہارت تھی، ان کے بھانجے عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ : میں نے حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر کسی کو بھی قرآن، اس کے فرائض، حلال وحرام، شعر، حدیث عرب اور نسب کو جاننے والا نہیں پایا۔ نیز فرمایا کہ : میں نے علم فقہ، طب اور شعر میں ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ : سیدہ عائشہؓ تین علوم کے اندر یکتائے زمانہ تھیں۔ علم فقہ، علم طب اور علم شعر۔

زہری فرماتے ہیں کہ : اگر حضرت عائشہؓ کے علم کا جملہ ازواج مطہرات اور دنیا کی تمام عورتوں کے علم کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو سیدہ عائشہؓ کا علم بڑھ جائے گا۔ اور

(۱) دیکھئے الاجابۃ لذرکشی ص ۵۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائق رہے گا۔ یقیناً ایسا ہی ہے کیونکہ انہیں مختلف انواع واقسام کا علم حاصل تھا۔ ان کے بھانجے عروہ کے قول سے اس بات کی مزید تائید ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز ان کی خدمت میں عرض کیا: امی جان! مجھے آپ کی فقاہت سے تعجب نہیں ہوتا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ اور ابوبکر کی بیٹی ہیں۔ (اور فقاہت میں ان سے کون بڑھ سکتا ہے) اور آپ کے علم شعر اور واقعات عرب سے بھی تعجب نہیں ہوتا کیونکہ آپ ابوبکر کی بیٹی ہیں جو ان علوم میں سب سے زیادہ ماہر تھے، مگر آپ کے علم طب سے مجھے تعجب اور حیرت ہوتی ہے کہ آپ کو اس میں اتنی مہارت کس طرح حاصل ہوئی، اور آپ نے یہ کہاں سے حاصل کیا؟ عروہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میری خالہ سیدہ عائشہؓ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ اے ابو عریہ! جب آخر عمر میں رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں ہر طرف سے ماہرین اطباء عرب حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے لئے نسخہ جات تجویز فرماتے تھے۔ پھر اس کے مطابق میں آپ ﷺ کا علاج کرتی تھی: یہاں سے میں نے طب سیکھی ہے!!!

خواتین بھی ان کے ہاں گھر میں حاضر ہو کر علم دین سیکھتی تھیں۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ یہ مخزومی خاتون جس کا ہاتھ کٹا تھا وہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم دین سیکھتی تھی۔

اس جگہ ان کے علمی و فقہی مناقب و فضائل بیان کرنا مقصود نہیں، ان کی طرف تو اشارہ ہی کافی ہے۔ چنانچہ: آپ ان خواتین میں سے ایک ہیں جو ثقہ راویات اور کثرت سے حدیث نقل کرنے والی ہیں۔

علامہ ابن حزمؒ نے آپ کا ذکر اپنے رسالہ "اسماء الصحابة الرواة وما لكل واحد من العدد" میں ان حضرات کے ساتھ کیا ہے جو کم از کم ۲/ ہزار یا اس سے زیادہ حدیث کے راوی ہیں۔ (۱) چنانچہ فرماتے ہیں کہ! ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ۲۲۱۰/ حدیث کی راویہ ہیں۔ نیز انہوں نے اپنے ایک اور رسالے میں " باب في تسمية من روى عنهم من اصحاب رسول الله ﷺ فى كثرت الفتيا فقط" کے

....

(۱) ص ۲۷۶ جوامع السیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عنوان کے تحت سیدہ عائشہؓ کا تذکرہ فرمایا ہے۔

باوجودیکہ یہاں پر ان کی ترتیب میں اساس وبنیاد کثرت فتویٰ ہے، پھر بھی انہوں نے سب سے پہلے سیدہ عائشہؓ ہی کا تذکرہ فرمایا ہے۔(۱) چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ: کثرت سے روایت کرنے والے سات حضرات ہیں۔ جنہیں ہم سابق میں ترتیب سے ذکر کر چکے ہیں۔ اس میں انہوں نے جناب سیدہ عائشہؓ کو تمام صحابہ سے مقدم رکھا ہے، نیز انہوں نے اپنی کتاب "الاحکام" میں صاحب فتویٰ حضرات کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے، (۱) کثرت سے فتویٰ دینے والے، (۲) متوسط (۳) کم فتویٰ دینے والے، اس میں بھی جناب سیدہ عائشہؓ کو قسم اول یعنی کثرت سے فتویٰ دینے والوں میں شمار کیا ہے۔ یہ تمام شاہد آپ کے عالی مرتبہ اور جلالت شان پر واضح دلائل ہیں جس کو دیگر حضرات نہ پا سکے، حتیٰ کہ بہت سے امور دین وعلم میں کبار صحابہ اور اجلاء صحابہ کی استاذ ہیں خلفاء راشدینؓ آپ کے مقام ومرتبے کا بہت خیال رکھتے تھے، آپ سے مشورہ لیتے اور مسائل میں آپ کی طرف رجوع فرماتے اور آپ کی رائے معلوم کرتے، چنانچہ آپؓ مسائل میں بڑے بڑے صحابہ کرام کی نگرانی فرماتیں، کسی حدیث کی روایت یا کسی فیصلے میں ان سے خطا سرزد ہو جاتی تو ان کی تصحیح فرماتیں، علامہ زرکشی نے ایک نہایت معتمد علیہ کتاب تالیف فرمائی ہے جس میں انہوں نے حضرت سیدہ عائشہؓ کی کبار صحابہؓ کے متعلق اصلاحات جمع فرمائی ہیں، بطور مثال کے ایک اصلاح کے تذکرنے میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ جو حضرت عمرو بن عاص سے متعلق ہے۔ اور اس قسم کی بے شمار اصلاحات فرماتی رہتی تھی جو بے شمار نکات پر مشتمل ہوتی تھیں، انہیں ابن عمرو بن عاص کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ: خواتین غسل کرتے وقت اپنے سر کے بالوں کو کھولیں۔ فرمانے لگیں ابن عمرو پر تعجب ہے کہ وہ خواتین کو غسل (جنابت) کے وقت بالوں کو کھولنے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ انہیں بال کٹوانے کا حکم کیوں نہیں دے دیتے؟ میں تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتی تھی اور اپنے گندھے ہوئے بالوں پر تین چلو سے زیادہ پانی نہیں ڈالتی تھی، (۳-۴)

(۱) ص ۳۱۹ جوامع السیر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

O روایت حدیث کرنے والی صحابیات کے اسمائے گرامی اور ان کی مرویات کی تعداد کا بیان۔
صحابیات میں صرف سیدہ عائشہؓ ہی پر روایت حدیث محصور نہیں ہاں ان کا تو اس میدان میں اتنا اونچا اور بلند مقام تھا کہ کوئی اور اسے حاصل نہ کر سکا۔ ان کے علاوہ ابن حزمؒ نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سینکڑوں کے اعتبار سے روایت کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔ اور ان کی مرویات کی تعداد ۳۷۸ بتائی ہے۔ دہائیوں کے لحاظ سے یا اس سے کم و بیش احادیث کی راویات میں مندرجہ ذیل نام گنواتے ہیں۔ اسماء بنت یزید بن سکن کی ۸۱ / مرویات ہیں، ام المومنین میمونہ کی مرویات ۷۶ / ہیں، ام المومنین ام حبیبہ ۶۵ / روایات کی راویہ ہیں ام المومنین حفصہ ۶۰ / احادیث کی راویہ ہیں۔ اسماء بنت عمیس بھی ۶۰ / احادیث کی راویہ ہے اسماء بنت ابی بکر ۵۸ / حدیث کی روایت کرتی ہیں۔ ام ہانی بنت ابی طالب ۴۶ / احادیث کی راویہ ہیں، ام عطیہ کی ۴۰ / مرویات ہیں فاطمہ بنت قیس سے ۳۴ احادیث مروی ہیں۔ ام فضل بنت حارث سے ۳۰ / احادیث مروی ہیں۔ ام قیس بنت محصن سے ۲۴ / روایت منقول ہیں۔

ربیع بنت معوذ سے ۲۱ / احادیث مروی ہیں۔ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے ۱۸ / احادیث مروی ہیں، خولہ بنت حکیم سے ۱۵ / احادیث مروی ہیں۔ ام سلیم بنت ملحانی سے ۱۴ / حدیثیں مروی ہیں۔ شفا بنت عبداللہ عدویہ اور سبیعہ اسلمیہ سے ۱۲ حدیثیں منقول ہیں۔ ام المومنین زینب بن جحش، ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب اور بسرہ بنت صفوان ان سے ۱۱ / احادیث مروی ہیں، ام المومنین صفیہ، ام مبشر، ام کرز اور ام ہشام بنت حارثہ انصاریہ، ام کلثوم اور ام معقل اسدیہ، ان سے ۱۰ / احادیث منقول ہیں۔ ام حصین، خولہ بنت قیس اور ابن مسعود کی اہلیہ زینب خنساء بنت خدام فریعہ بنت مالک اور امیمہ بنت رقیقہ یہ سب کی سب ۸۔ ۸ حدیث روایت کرنے والی ہیں۔ لمہ بنت خالد ام خالد، ام حرام بنت ملحان، ام المومنین جویریہ ام المومنین زینب بنت ام سلمہ اور رسول اللہ ﷺ کی خادمہ سلمٰی یہ تمام ۷۔ ۷ احادیث روایت کرتی ہیں۔ ام جندب جو ام سلیم یا ام سلیمان بن

....

(۱) اجابۃ ص ۱۲۳ للزرکشی
(۲) الاسلام والمراۃ ص ۵۱ سعید افغانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو کی والدہ ہیں اور ام علاء چھ احادیث کی راویہ ہیں، ام حمید، اور ام درداء اور ام المومنین سودہ اور صفیہ بنت شیبہ اور ام ایمن ۵/۵ مرویات کی راویہ ہیں۔ ام ضعبہ بنت لیلیٰ، ام منذر، بنت کردم اور ام حبیبہ بنت سہل ۴/۴ احادیث کی روایہ ہیں۔ ام ایوب، ام جمیل جو ام محمد بن حاطب کے نام سے معروف ہیں اور ام فروہ اور صماء بنت بسر، فاطمہ بنت ابی حبیش، انیسہ، درہ بنت ابو لہب، ام سعد، سلامہ، اور میمونہ بنت سعد ۳۔ ۳ احادیث کی راویہ ہیں، ام طارق خولہ بنت الیاس، سہلہ بنت سہل، ام عمارہ، ام عبداللہ بنت اویس، ام حکیم عائشہ بنت قدامہ، ام ورقہ، سوداء جذامہ بنت وہب، رسول اللہ ﷺ کی خادمہ میمونہ، ام بشیر بنت براء بن معرور، ام زیاد، ام عبدالرحمٰن بن طارق، ام معبد، رسول اللہ ﷺ کی خادمہ ماریہ اور امیمہ دو۔ دو احادیث کی راویہ ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی خادمہ سانیہ، جمیلہ بنت ابی بن سلول، ام المومنین خدیجہؓ، ام شریک، ام مالک بہزیہ، فقاع کی اہلیہ بقیرہ، خولہ بنت صامت، ام نصر، سلامہ بنت معقل ام کبشہ، کبشہ، جمرہ بنت عبداللہ یربوعیہ، ام عثمان بنت سفیان، شموس بنت بن نعمان، سراء بنت نبہان، لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ، ام سنبلہ، ام المومنین سیدہ عائشہؓ کی آزاد کردہ بریرہ، ام جمیلہ، ندبہ، عزہ بنت خابل، ام سلیمان بنت حکیم، قتیلہ، ام انس، ام خالد بنت اسود، ام ہانی انصاریہ، ام حمید، قیلہ، ام فروہ، بروع بنت واشق، سلمیٰ، کعب بن مالک کی اہلیہ خیرہ۔ ام اسحٰق، حبیبہ بنت ابی سبرۃ، ام سعد خالدہ بنت انس، طعمہ، یا طعیمہ بنت جزء یا جر، ام مالک بہزیہ، ام ہلال بنت بلال اسلمیہ، ام حجاج (سریہ اسامہ)، ام رومان، ام صہبا ابی بن کعب کی بیوی ام طفیل، حمنہ بنت جحش، ام عامر، حبیبہ بنت ابی تجراۃ، رقیقہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہن۔ یہ تمام صحابیات ایک حدیث کی راویہ ہیں۔(۱)

یہ تمام صحابیات رضی اللہ عنہن سیدہ عائشہؓ کی مسلمانوں میں علم و دین کی نشر و اشاعت میں معاون تھیں، اس وضاحت سے اس بات کی بھی تائید ہوتی ہے کہ ان کی بہت سی احادیث آپ ﷺ تک مرفوع ہیں۔ اور ان کے بے شمار اقوال تفسیر، فقہ اور حدیث میں بطور استدلال پیش کئے جاتے ہیں، اس سے یہ بھی خوبی واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

---

(۱) رسالہ ابن حزم "اسماء الصحابہ الرواۃ وما لکل واحد من العدد" و جوامع السیر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سے مسلم خاتون کو اسلام کی دولت سے مالا مال کیا ہے یہ اسی وقت سے علم کی طرف متوجہ ہے اور بسااوقات تو فرض عین سے بڑھ کر فرض کفایہ کو بھی حاصل کیا ہے۔

عہد رسالت میں خاتون کا مقام، اور زمانہ جاہلی قدیم وجدید کے ساتھ اس کا تقابل

زمانہ خیر القرون سے قبل عورت کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی، اس زمانے میں آکر اسے ایک مقام اور مرتبہ ملا۔ اور گمراہی کے بعد ہدایت کی طرف لوٹی، ذلت کی بعد اسے عزت نصیب ہوئی، جہالت کے بعد علم کی دولت سے مالا مال ہوئی، اسے اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا اور اسے اپنے حقوق سے واقفیت ہوئی، قرآن عظیم اور احادیث نبوی ﷺ کی معلمہ بنی، جس نے بھی ان خیر کے دو سر چشموں سے سیرابی حاصل کی وہ کبھی گمراہ نہ ہوا، یہ تاریکی کو کافور اور عقل ودماغ کو نورانی بناتے ہیں، نافرمانی اور گناہ کے میل کچیل کو ختم کر دیتے ہیں۔ جب مسلم خواتین نے ان سے سیرابی حاصل کی تو ان کی عقلیں روشن ہو گئیں۔ قلوب نکھر گئے، ایسا کیوں نہ ہو تا جب کہ اللہ کے فرمان "اور عورتوں کے بھی حقوق ہیں جو کہ مثل ان ہی حقوق کے ہیں جو ان عورتوں پر ہیں۔ قاعدے کے موافق "ان کے سامنے ہے اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ : عورتیں مردوں کی ہمسر ہیں" (۱) ان کی نظروں میں ہے۔ تو یہ بات قابل تعجب نہیں کہ وہ کتاب وسنت کی تعلیم و تعلم، افہام و تفہیم اور حفظ میں مردوں سے مزاحمت کر کے اس طرح ان سے آگے بڑھ جائیں گے کہ جس سے لوگ ورطہ حیرت و تعجب میں پڑ جائیں۔ اور مورخین وسوانح نگار خاتون کی تعریف و توصیف میں اس طرح رطب اللسان ہوں جو کبھی انہیں خواب میں بھی نہ دیکھی ہو۔ ایسا کیوں نہ ہو تا جب کہ اللہ عزوجل نے انہیں بعض مرتبہ ایسے مقام پر رکھا ہے جو انہیں ان صدیقین سے جا ملاتا ہے جو دنیا بھر کے سردار اور پورے عالم کے ہادی ور ہنما تھے! ملائکہ ان سے ہم کلام ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے انہیں بشارت سنائی جارہی ہے، آسمان سے وحی نازل ہو کر ان کی دعا رس

---

(۱) حوالہ ص ۱ اپر گذر چکا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندھاتی ہے اور ان کی دلبستگی کا سامان فراہم کرتی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری عزاسمہ ہے۔ ترجمہ۔ اور جب کہ فرشتوں نے کہا کہ اے مریم بلاشک اللہ تعالیٰ نے تم کو منتخب فرمایا ہے اور پاک بنایا ہے اور تمام جہاں بھر کی بیویوں کے مقابلے میں منتخب فرمایا ہے۔ (آل عمران)

جب کہ فرشتوں نے کہاکہ اے مریم بے شک اللہ تعالیٰ تم کو بشارت دیتے ہیں ایک کلمے کی جو من جانب اللہ ہوگا اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ (آل عمران)

فرشتے نے کہا میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ (مریم)

اور ان کو ایک فرزند کی بشارت دی جو بڑا عالم ہوگا اتنے میں ان کی بیوی بولتی پکارتی آئیں پھر ماتھے پر مارا اور کہنے لگیں کہ بڑھیا بانجھ فرشتے کہنے لگے کہ تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا حکمت والا جاننے والا ہے۔ (الذاریات)

اور ابراہیم کی بیوی کھڑی تھیں پس ہنسیں سو ہم نے ان کو بشارت دی اسحٰق کی، اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی، کہنے لگیں کہ ہائے خاک پڑے۔ اب میں بچہ جنوں گی بوڑھیا ہو کر اور یہ میرے میاں ہیں بالکل بوڑھے واقعی یہ بھی عجیب بات ہے فرشتوں نے کہا کیا تم خدا کے کاموں میں تعجب کرتی ہو اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کو الہام کیا کہ تم ان کو دودھ پلاؤ، پھر جب تم کو ان کی نسبت (ہود) اندیشہ ہو تو ان کو دریا میں ڈال دینا، اور تو نہ اندیشہ کرنا اور نہ غم کرنا ہم ضرور ان کو پھر تمہارے ہی پاس واپس پہنچا دیں گے، اور ان کو پیغمبر بنا دیں گے، (قصص)

جب ہم نے تمہاری ماں کو وہ بات الہام سے بتلائی جو الہام سے بتلانے کی تھی، یہ کہ موسیٰ کو ایک صندوق میں رکھو پھر ان کو دریا میں ڈال دو۔ (طٰہٰ)

عہد نبوت اور اس کے بعد والے زمانے میں عورت ان آیات کریمہ کے سننے سنانے کی خوگر ہو چکی تھی اور ان کے معانی و مفاہیم میں غور کرنے اور اس مقام و مرتبے کو سوچنے لگی تھی جو مریم ام عیسیٰ، زوجہ ابراہیم اور ام موسیٰ کو مرحمت ہوا جس کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اسلام میں عورت کا درجہ اور مقام معلوم ہوا اور عہد نبوت سے پہلی حالت زار کا بھی اندازہ ہوا۔ اسلام کے اسے اعزاز و مرتبہ دینے کی وجہ سے اسلام کی تعریف کرنے لگی اور اسلام کے داعی اول کی شکر گذار بنی کہ اس کی وجہ سے اسے ہدایت ملی اور ایک مقام ملا۔ لہذا اس نے کسی چیز میں بھی مرد کی انفرادیت کو نہیں چھوڑا۔ جس طرح کہ دین جدید کے جملہ مراحل میں مکمل پیروی اختیار کی مثلاً ایمان لانے، اللہ کی راہ میں مشقتیں جھیلنے، ہجرت کرنے اور اپنے کنبے قبیلے، شوہر اور بچوں کے ساتھ، رلت و دن سفر و حضر اقامت و ہجران ہر حال میں بڑی بہادری اور جرات مندی کے ساتھ، کنواری ہو تب بھی شادی شدہ ہو تب بھی، ماں ہو تب بھی ہر حال میں مردوں کے شانہ بشانہ اور ان جملہ امور میں شریک کار ہیں بلکہ بسا اوقات تو مردوں سے سبقت لے گئیں۔

جیسا کہ ایمان لانے میں کہ سب سے پہلے ایمان لانے والی ایک خاتون ہے اسی طرح سب سے پہلے شہید ہونے والی بھی ایک خاتون ہے۔ یونہی دین کی حفاظت، اس کی نشر و اشاعت اور تبلیغ میں بھی مردوں کے ہمسر، شانہ بشانہ اور شریک کار رہیں۔

چنانچہ مردوں میں جس طرح دسیوں، سینکڑوں اور ہزاروں احادیث رسول کے راوی ہیں۔ اسی طرح عورتوں میں بھی ہیں بلکہ عورتوں میں تو مردوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔ ایک مسلم خاتون خود اعتمادی، بلندی مرتبہ اور دینی رجحان میں مرد سے بڑھ کر ہے چنانچہ ان میں سے ہر زمانے اور ہر مقام اور خطے میں واعظات، عالمات، فقیہات اور محدثات پائی جاتی ہیں، بھٹکنے اور ضائع ہونے کے بعد عورت نے یہ مقام حاصل کیا ہے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتی ہے، کہ پہلے معاشرے اور خاندان میں انتہائی ذلت اور مشقت میں تھی خواہ بچی ہو یا دوشیزہ نہ اسے کسی قسم کا کوئی حق حاصل تھا نہ اعزاز و تکریم۔ نہ اس کی رائے کا اعتبار تھا نہ اسکے وجود کا۔ انتہائی ذلت و خواری کے عالم میں تھی اس کی حیثیت محض ایک لونڈی اور خادمہ کی سی تھی، سوال کرے تو جواب نہ ملے، اس کی ضرورت ہے تو صرف آب پاشی، لکڑیاں چننے، لونٹوں کے لئے کھجور کی گھٹلیاں جمع کرنے اور کتوں کی پرورش کے لئے، اگر اس کی کچھ طلب ہے تو فقط بے رخی اور نامناسب طریقوں سے شہوت کی آگ کو بجھانے کے لئے، اس کی پیدائش کے روز ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہروں پر پژمردگی اور سیاہی چھا جاتی، اور حیرت واضطراب کے عالم میں غضبناک ہو جاتے، "آیا اسے ذلت کے ساتھ لئے رہے یا مٹی میں گاڑ دے" اس کی پیدائش کی خبر سنانے والے کی خبر ہی غیظ و غضب کا باعث بنتی، جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا کہ اسے زندہ ہی دفن کر دیا جاتا، عرصے سے آسمانی نور اور انبیاء علیہم السلام کی رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے عقلوں نے خیر شر کی تمیز چھوڑ دی جن کی پرورش ہی لات پرستی کے ماحول میں ہوتی، کہانت جن کی گھٹی میں پڑی ہوتی ہے چنانچہ ان کے صفات حمیدہ اور خلاق حسنہ مستور ہو کر رہ گئے، ان کی زبانوں کی فصاحت، ہاتھوں کی سخاوت اور جسموں کی شجاعت ایسی کوندنے والی بجلی بن کر رہ گئی جو چمکتی تو ہے مگر روشنی نہیں کرتی، اور گرجتی تو ہے مگر بارش سے محروم ہے۔

"اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاوے تو سارے دن اس کا چہرہ بے رونق رہے اور دل ہی دل میں گھٹتا رہے جس چیز کی اس کو خبر دی گئی ہے اس کی عار سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرے آیا اس کو ذلت پر لئے رہے یا اس کو مٹی میں گاڑ دے۔ (نحل)

اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جاوے گا، کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی (تکویر) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ جب عورت حاملہ ہو جاتی تو زمانہ ولادت کے قریب اس کے لئے ایک گڑھا کھود دیا جاتا تھا وہ اس گڑھے کے کنارے بیٹھ کر بچہ جنتی تھی اگر لڑکی جنتی تو اسے گڑھے میں ڈال دیا جاتا تھا اور اگر لڑکا جنتی تو اسے رکھ لیا جاتا تھا۔(۱)

مفسرین سابقہ دو آیات کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ مشرکین عرب کی عادت تھی کہ ان میں سے کسی کی عورت کے وضع حمل کا زمانہ قریب آتا تو وہ چھپ جاتا تھا، جب اسے یہ معلوم ہوتا کہ لڑکا جنا ہے تو خوشی کا اظہار کرتا۔ اور اگر اسے یہ علم ہوتا کہ لڑکی جنی ہے تو کئی روز تک چھپا رہتا اور اس کے متعلق طرح طرح کی تدبیریں سوچتا کہ آیا اس کو ذلت پر لئے رہے یا اس کو مٹی میں گاڑ دے۔(۲)

(۱) زاد المسیر ۹ / ۴۰.
(۲) زاد المسیر ۴ / ۴۵۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں کتے کی پرورش کی جاتی تھی اور لڑکی کو زندہ در گور کیا جاتا تھا۔(۱)

سدی فرماتے ہیں کہ عربوں کے ہاں بچی پیدا ہوتی تو اسے قتل کر ڈالتے اس طرح کہ اسے زندہ ہی در گور کر دیتے، حضرت عمرؓ بہت حزن و ملال کے ساتھ اپنی قوم کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ : ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کسی شمار میں ہی نہ لاتے تھے اور نہ ہی اسے اپنے کسی معاملے میں دخل اندازی کرنے دیتے تھے، ہم لوگ مکہ میں اس طرح رہتے تھے کہ کوئی اپنی بیوی سے بات چیت نہ کرتا تھا، شہوت کا غلبہ ہوتا تو اس کی ٹانگ پکڑی اور اپنی حاجت پوری کر لی جب اللہ نے دین اسلام مبعوث فرمایا تو اللہ نے انہیں عزت بھی دی اور حقوق بھی دیئے۔(۲)

عورتیں اس حالت سے دوسری حالت کی طرف آئیں۔ اب یہ ہدایت کے مینار اور رشد و ہدایت کے مراکز تھیں، معلمات تھیں مربیات تھیں، صالحات بلکہ مصلحات اور ایسی داعیات دین متین تھیں کہ مشکل اور پیچیدہ مسائل میں ان کی طرف رجوع کیا جانے لگا۔ اور ان کی نگرانی میں بے مثال بہادر، علماء اور حکماء تیار ہونے لگے۔(۳)

اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

امام طبرانی نے سند حسن کے ساتھ (۴) بیان فرمایا ہے کہ : سعدی (زوجہ طلحہ بن عبید اللہ) فرماتی ہیں کہ : ایک روز میں طلحہ کے پاس آئی تو دیکھا کہ کچھ مغموم ہیں۔ میں نے عرض کیا کیا بات ہے ؟ شاید ہماری طرف سے کوئی ناگوار بات پیش آگئی ہے تو اس کا

---

(۱) آج مغاربہ بھی سب کچھ کر رہے ہیں جب انسان اللہ کی دین سے دوری اختیار کرتا ہے اور نبی سے رشتہ توڑ دیتا ہے تو اس کا تعلق حیوانات سے جڑ جاتا ہے وہ حیوان اس کے مکان میں رہتا ہے جسے بہترین طعام و شراب پیش کی جاتی ہے۔ ایسے وقت میں وہ اپنی لڑکی کو بھی زندہ در گور کر دیتا ہے۔ یہ تو زمانہ جاہلیت میں تھا آج جدید جاہلیت میں اپنے والدین سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ افسوس صد افسوس باپ سے بیگانگی اور کتے سے آشنائی جانوروں سے محبت اور انسانوں سے نفرت، آج امریکا اور جنوبی افریقہ میں کالوں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جارہا ہے جب انسان خدا سے دور ہوتا ہے تو اس کے کاموں میں بہت زیادہ تضاد ہوتا ہے۔

(۲) در منثور و کنز العمال ٤/ ١٢١. ٤٦٧٤.

(۳) یہ تمام مثالیں مندرجہ ذیل کتب تراجم سے لی گئیں ہیں۔ الاصابہ، اسد الغابہ، الاستیعاب اور التہذیب،

(۴) صحیح ترغیب و الترھیب نمبر ص ۹۱۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدارک و تلافی کریں۔ وہ بولے : نہیں۔ تم تو ایک مسلمان خاوند کی بہترین بیوی ہو! فکر کی بات یہ ہے مال کافی جمع ہو گیا ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آتا کہ اسے کس طرح تقسیم کیا جائے؟ وہ بولے : یہ بھی کوئی پریشانی کی بات ہے اپنی قوم کے لوگوں کو بلا کر ان میں تقسیم کر دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے غلام کو آواز دے کر کہا کہ : اے غلام! میری قوم کو تو میرے پاس بلا دیجئے۔ قوم کے لوگ آ گئے تو تقسیم کرنے کو کہا۔ ان کی اہلیہ نے خاوند سے پوچھا کہ کتنا تقسیم کر چکے؟ اس نے کہا! چار لاکھ درہم۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی والدہ اسماء بنت ابی بکر سے حجاج اور ان کے امیر عبدالملک سے جنگ کے بارے میں مشورہ کیا۔ چونکہ انہوں نے یہ پیغام بھیجا تھا کہ تم ہماری اطاعت قبول کر لو تو تمہیں ہماری طرف سے امان ہے! ان کی والدہ نے کہا :۔ اگر تم نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے زندہ کرنے کا ارادہ کیا ہے (تو تمہیں پھانسی یا قتل سے نہیں ڈرنا چاہئے) بلکہ حق کے لئے جان دے دینی چاہئے کہ بکری کو اس کی کھال اتارنا تکلیف نہیں دیتا۔ اور اگر تیرا مقصود دنیا طلبی ہے تو تیری موت اور زندگی دونوں میں کوئی خیر نہیں! بیٹے! اشرفاء کی موت مر جا! اطاعت قبول نہ کرنا۔(۱)

خنساء بنت عمرو سلمیہ مشہور مسلمان شاعرہ ہیں، انہوں نے اپنے چار بہادر بیٹوں کے ساتھ قادسیہ کی لڑائی میں شرکت کی۔ اور بیٹوں کو خوب قتال پر آمادہ کیا اور ترغیب دی۔ اور اسلام کی بھرپور مدد کے لئے ابھارا۔ حتیٰ کہ لڑائی میں وہ سب کے سب شہید ہو گئے۔ جب اسے ان کی شہادت کی اطلاع ملی تو فرمانے لگے : تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے بیٹوں کی شہادت عطا فرما کر مجھے شرف بخشا اور عزت دی، مجھے اپنے رب سے امید ہے کہ وہ مجھے ان کے ساتھ اپنی جنت میں جمع فرما دے گا۔

عفراء بنت عبید نجاریہ ان کے سات بہادر بیٹے تھے سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر میں شریک تھے۔ حواء بنت یزید انصاریہ ان کے شوہر قیس بن حطیم شاعر تھے انہیں اسلام سے روکتے تھے انہیں ستاتے اور ان کا مذاق اڑاتے، انہیں نماز پڑھتے ہوئے رکوع میں پاتے تو ان کا کرتہ سمیٹ کر سر پر رکھ دیتے، سجدہ کرتیں تو تب

(۱) المستدرک ۴/ ۵۲۵۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی یہی حرکت کرتے اور کہتے: نہ معلوم تیرا دین بھی کیسا ہے؟

ام شریک قرشیہ مسلمان ہوئیں تو خفیۃً قریش کی عورتوں کے پاس جاتیں اور انہیں اسلام کی دعوت دیتیں اور اس طرف راغب کرتیں، حتی کہ اہل مکہ پر ان کا حال ظاہر ہو گیا تو انہوں نے کئی روز تک انہیں بھوکا پیاسا رکھا اور سخت گرمی کے وقت دھوپ میں ڈال دیتے، اور کہتے کہ: اگر تیری قوم نہ ہوتی تو تجھے عبرت ناک سزا دیتے۔

یہ ایک مسلم خاتون کے خیر القرون میں دینی غیرت، صبر و تحمل اور اپنے بچوں کی بہترین تربیت کے چند نمونے ہیں۔ ان تمام چیزوں کا سبب صرف اور صرف جہالت سے بیگانگی اور علم صحیح سے آشنائی ہے۔

○ عبرت ہی عبرت

۱۵۶۷ء میں اسکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ نے یہ قرارداد پاس کی کہ عورت کو کسی چیز پر کسی بھی قسم کی خود مختاری دینا انتہائی نامناسب ہے، اور اس سے بھی زیادہ قابل تعجب یہ بات ہے کہ انگلینڈ کے وزیر اعظم ہنری کے وقت میں انگریزی پارلیمنٹ نے یہ قرارداد منظور کی کہ: عورت کے لئے جدید زمانے کی کتاب پڑھنا ممنوع ہے یعنی ہر قسم کی انجیل اور مسیح کے تمام رسائل کا مطالعہ اس کے لئے حرام ہے!!!

کہاں یہ بات اور کہاں عہد ابو بکرؓ میں صحابہ کرام کا سب سے پہلا قرآنی نسخہ ام المومنین حضرت حفصہ کو کتابت کے لئے دینا۔(۱)

کہاں یہ اور کہاں رسول اللہ ﷺ کا شفاعت عبداللہ کو حضرت حفصہؓ کے متعلق لکھائی سکھانے کا حکم دینا۔(۲)

کہاں یہ اور کہاں حضرت عائشہؓ کی زیر نگرانی عائشہ بنت طلحہ کا لوگوں کو لکھنا سکھانا۔ امام بخاریؒ نے "الادب المفرد" میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ وہ موسیٰ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے عائشہ بنت طلحہ نے بیان کیا ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی تربیت میں تھی۔ ہر علاقے اور شہر سے لوگ ان کی خدمت

(۱) دیکھئے المصاحف لابن ابی داؤد۔
(۲) حاکم مستدرک ۴/۵۶۔۵۷۔ تحفۃ الاشراف ۱۱/۳۳۶۔ ابو داؤد نمبر ۳۸۸۷۔ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہوتے تھے، میں چونکہ ان کے بہت قریب تھی اس لئے بڑے بوڑھے اور جوان سب میرے پاس آتے مجھ سے رابطہ کرتے مجھے ہدیہ دیتے اور دور دراز علاقوں سے مجھے خط لکھتے تو میں سیدہ عائشہؓ کی خدمت میں عرض کرتی کہ خالہ جان! یہ فلاں کا خط ہے اور اس کی طرف سے ہدیہ بھی آیا ہے تو حضرت عائشہؓ مجھے فرماتیں بیٹی! انہیں خط کا جواب دو اور اس ہدیے کا بدلہ بھی دو! اگر تمہارے پاس بدلے کے لئے کوئی چیز نہیں تو میں تمہیں دے دوں گی چنانچہ آپؓ مجھے کچھ نہ کچھ دے دیتیں۔

جب کہ عورت مغربی ممالک میں انتہائی ذلت، پستی اور غلامی کی زندگی گذار رہی ہے جس نصرانیت کے پیروکار اہل مغرب ہیں اس دین میں عورت ایک فسق و فجور اور معاصی کا منبع اور سر چشمہ ہے۔ اور عورت مرد کے لئے ایک جہنم کا دروازہ ہے کہ وہی مرد کو معاصی و گناہ پر آمادہ کرتی ہے، تمام انسانی مصائب اور مشکلات کے چشمے اسی عورت سے پھوٹتے ہیں۔ نصرانیت میں عورت سے تعلق رکھنا انتہائی گھناؤنا جرم ہے اور شادی سے ہٹ کر ہی انسان ترقی کر سکتا ہے۔

ایسی تنگ نظری کا حامل معاشرہ کبھی عورت کو انصاف فراہم نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے اس کے مناسب مقام اور مرتبہ دے سکتا ہے اور نہ اس کی طرف احترام و اعزاز کی نظر سے دیکھ سکتا ہے۔(۱) یہ تو مغربی خاتون کی حالت زار اور بے بسی تھی اور اسلام اور مسلمانوں میں عورت پر اللہ رب العلمین اور اسوۃ سید المرسلین کی خصوصی عنایت ہے کہ اس کی عزت و آبرو محفوظ ہے اور وہ قابل احترام ہے۔ دین حق کی اتباع اور پیروی میں تمام مردوں سے فائق و سابق ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ خدیجہؓ بنت خویلد پہلی ایمان لانے والی اور داعی کی پکار پر لبیک کہنے والی اور حوصلہ دلانے والی خاتون ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ وحی کے تحمل کے لئے آپ کی دل بستگی کرتی اور حوصلہ افزائی فرما کر آپ ﷺ پر لوگوں کے معاملے کو آسان فرماتیں۔ اس کے بعد پھر عورتیں پے در پے اسلام قبول کرنے لگیں، : اسماء بنت ابی بکر، فاطمہ بنت خطاب، عیاش بن ابو ربیعہ کی اہلیہ اسماء بنت مخربہ تمیمیہ، حاطب بن حارث کی بیوی فاطمہ بنت مجلل،

(۱) المرأہ بین دعاۃ الاسلام وادعیاء التقدم ص ۳۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب بن حارث کی بیوی فکیہہ بنت یسار، مطلب بن ازہر کی بیوی رملہ بنت ابو عوف، خالد بن سعید کی بیوی امینہ بنت حلف، یہ تمام خواتین حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے قبل مسلمان ہوئیں، حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کی تعداد ۴۰ ہو گئی۔(۱)

اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اسلام نے عورت کو ابتداء امر ہی سے ایک ایسا مقام اور مرتبہ عطا فرمایا ہے جس میں یہ بہت سے مردوں پر بھی سابق اور فائق ہے اور اسلام میں اس کا وہ رتبہ اور فوقیت ہے جو تحریر میں نہیں لائی جاسکتی۔ ہمارے لئے تو اسلام میں عورت کا مقام اور بلندی معلوم کرنے کے لئے اس بات کا جان لینا ہی کافی ہو گا کہ یہ اسلام کے ایک عظیم شعیرہ امامت صلوٰۃ میں آپ ﷺ کی حیات میں آپ ﷺ کے جانتے ہوئے مردوں کے برابر شریک رہی ہے اور اس میں امہات المومنین پیش پیش ہیں،

......ریطہ حنفیہ فرماتی ہیں کہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرض نمازیں ان کی امامت فرمائی۔

......تمیمہ بنت سلمہ فرماتی ہیں کہ: حضرت عائشہؓ نے مغرب کی فرض نماز میں عورتوں کی امامت فرمائی، آپؓ عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہوئیں اور قرأت جہراً فرمائی۔

......یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نوافل میں عورتوں کی امامت فرماتی تھیں اور صف میں عورتوں کے درمیان کھڑی ہوئیں۔

......حجیرہ بنت حصین فرماتی ہیں کہ: ام المومنین ام سلمہؓ نے نماز عصر میں ہماری امامت فرمائی اور آپ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

......خیرہ بنت ابو الحسن فرماتی ہیں کہ: ام سلمہؓ رمضان المبارک میں نماز تراویح میں ہماری امامت فرماتی تھیں اور ہمارے ساتھ صف کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔

......ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ: نوافل میں عورت عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے اور درمیان میں کھڑی ہو (۲) ان آثار اور ان جیسے دیگر آثار جن سے نسوانی امامت کی

....

(۱) سیرۃ ابن ہشام۔
(۲) یہ تمام آثار اور ان کے علاوہ دیگر آثار المحلی ۳ / ۱۲۶۔۱۲۸ اور سنن دار قطنی ۱ / ۴۰۳۔۴۰۵ پر دیکھئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشروعیت ثابت ہوتی ہے جس کی عملی صورت امہات المومنین کی امامت سے معلوم ہوئی اور عہد نبوت کے دو کبار صحابہ نے جس کا حکم دیا ان سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورت تعلیم و تربیت میں مرد کے برابر شریک ہے، مذہب اسلام کے نسوانی حقوق کو۔ دیگر مذاہب و معاشرے کے حقوق پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اسلام نے تو عورت کو نفع پہنچایا ہے اور اسے بلندی عطا کی ہے۔ اور دیگر تہذیب و معاشروں نے اسے برباد و ذلیل کیا ہے۔ اور اس سے لطف اندوزی اور مختلف طریقوں سے اس کے ذریعے معمولی نفع کے حصول کے لئے نت نئے طریقے اختیار کئے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھئے لوگ آج سے دو ۲ سو سال قبل سن ۱۸۰۰ء میں برطانیہ میں اپنی بیویوں کو بیچتے تھے، یہاں تک کہ ۱۹۳۰ء میں ایک قانون جاری ہوا کہ آئندہ عورت کی خرید و فروخت حرام اور ممنوع ہے۔ انگریز ممالک میں بھی لوگ انتہائی سستے داموں اپنی بیویوں کی خرید و فروخت کرتے تھے، جس کی شہادت مشہور فلسفی ہربرٹ سپنسر انگریز نے اپنی کتاب "علم وصف الاجتماع" میں دی ہے۔(۱)

اور ایک انتہائی عجیب خبر جسے رسالہ "حضارۃ الاسلام" (۲) نے ایطالیہ کے ایک باوثوق اخباری نمائندے سے لے کر شائع کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔ ایک شخص نے دوسرے پر قاتلانہ حملہ کیا جب اس سے اس جرم کے اقدام کی وجہ معلوم کی گئی تو اس نے بتایا کہ میں نے اپنی بیوی اس کے ہاتھ ۵۷۰/ آسٹریلیاتی جنیہ میں فروخت کی تھی جس میں سے ۴۰۰/ سو جنیہ اس نے ادا کر دیئے تھے اور عرصہ دراز گذر گیا مگر اس نے ابھی باقی حساب صاف نہیں کیا۔ جب بھی اس سے مطالبہ کیا جاتا تو یہ ٹال مٹول کرتا تھا اس لئے اسے قتل کر رہا تھا۔ اب کچھ عرصے سے فرنگی کافر نے "آزادی نسواں" کے عنوان سے عورت کو زر اندوزی اور لطف اندوزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ کفری معاشرے میں یہ بیچاری مسکینہ غلامی در غلامی اور ظلم در ظلم کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں پھنستی جا رہی ہے۔ کل اس کی معمولی داموں خرید و فروخت ہوتی تھی آج اسے مختلف اشیاء کی فراہمی کا ذریعہ بنایا ہوا ہے

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے نداء للجنس اللطیف لمحمد رشید رضا۔ ۲۶۔ اور المرأۃ بین الفقہ والقانون ۲۱۱۔

(۲) المجلد الثانی ص ۸/ ۷۸، ۱۹۶۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب بعض کو اس بات کا کچھ شعور اور احساس ہونے لگا ہے کہ وہ مردوں کے قدموں تلے اور اس کے لالچی نفس کے پھندے میں پھنس کر بری طرح پامال ہو رہی ہے۔ گذشتہ سال دنیا بھر کے اخبارات نے یہ بات شائع کی کہ ایک فرانسیسی اداکارہ کامیرا کے سامنے ایک عریاں پروگرام پیش کر رہی تھی اچانک ایک دم شدت کے غصے سے بھڑک اٹھی اور آرٹسٹ کے سامنے چیخ کر بولی! "کتو! تم مرد لوگ ہم عورتوں سے صرف لطف اندوزی چاہتے ہو تاکہ ہماری نمائش کروا کے کروڑ پتی بن جاؤ" یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، اس خاتون کی نجی زندگی کیسی بھی ہو مگر اس کی فطرت آن واحد میں جاگ اٹھی کیونکہ اس گھناؤنی تاریکی و ظلم پر واضح دلیل اس کے سامنے آچکی تھی جس میں یہ پھنسی ہوئی ہے جسے یہ لوگ تہذیب و تمدن اور ترقی کا نام دیتے ہیں۔(۱)

تیسری فصل مشہور محدثات اور راویات کے بیان میں

سابق میں خیر القرون کی صحابیات اور راویات کو ہم نے تفصیل سے بیان کیا۔ انشاء اللہ اس فصل میں بعد کے زمانوں کی مشہور محدثات اور راویات کو ترتیب وار اس طرح ذکر کریں گے کہ ان کی وہ صفات و خصوصیات بھی واضح ہو جائیں جن کی وجہ سے وہ ہر زمانے میں ممتاز رہی ہیں۔ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

تابعیات میں سے محدثات و راویات کا ذکر

امہات المومنین اور ان کے علاوہ دیگر صحابیات رضوان اللہ علیہن کے مدرسہ سے طالبات علم حدیث نبوی کی ایک غیر معمولی جماعت علم حاصل کر نکلی جو بعد میں روایت حدیث میں شریک رہیں اور بڑے بڑے محدثین نے ان سے علم حاصل کیا، ان میں سب سے زیادہ مشہور۔

○ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ بن عدس انصاریہ نجاریہ مدنیہ فقیہہ جو سیدہ عائشہ کی پروردہ اور ان سے تعلیم یافتہ ہیں بڑی عالمہ، فقیہہ، حجۃ اور بہت زیادہ علم کی حامل تھیں، سیدہ عائشہ، ام سلمہ، رافع بن خدیج، ان کی بہن ام ہشام بنت حارثہ سے روایت حدیث

(۱) المراۃ بین دعاۃ الاسلام وادعیاء التقدم ۔ ۲۲، ۳۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے ابو الرجال محمد بن عبدالرحمن اور ان کے دونوں بیٹے حارثہ ومالک اور ان کے بھانجے قاضی ابو بکر بن حزم اور ان کے دو بیٹے عبداللہ اور محمد، اور زہری و دیگر حضرات حدیث روایت کرتے ہیں۔

قاسم بن محمد نے ابن شہاب سے کہا: اے لڑکے میں تمہیں علم کا حریص دیکھ رہا ہوں کیا تمہیں علم کا خزانہ بتاؤں؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ضرور بتائیے۔ فرمانے لگے عمرہ کی صحبت اختیار کرو! کیونکہ وہ سیدہ عائشہؓ کی تربیت میں رہی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس حاضر ہوا تو اسے علم کا بحر بے کنار پایا۔

علماء کی ایک بڑی جماعت نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔ چنانچہ ابن معین ان کے بارے میں فرماتے ہیں! "ثقہ اور حجۃ ہیں" امام عجلی فرماتے ہیں! مدنیہ تابعیہ اور ثقہ ہیں۔ ابن المدینی نے تو ان کی بڑے پرزور الفاظ میں تائید فرمائی ہے فرماتے ہیں کہ عمرہ با اعتماد علماء میں سے ایک ہیں جن کی تربیت سیدہ عائشہؓ نے فرمائی، اور ان کی معتمد علیہ ہوئیں۔ ابن حبان نے بھی انہیں ثقات میں ذکر فرمایا ہے فرماتے ہیں کہ مرویات عائشہؓ کی سب سے بڑی عالم تھیں۔ ابن سعد نے بھی انہیں عالم کا لقب دیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ کو عمرہ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ صحاح ستہ میں بھی کثرت سے ان کی احادیث آتی ہیں سنہ وفات میں اختلاف ہے ایک قول کے مطابق ۹۸ھ ہجری اور ایک قول کے مطابق ۱۰۶ھ ہجری ہے۔(۱)

○ ام ہذیل حفصہ بنت سیرین فقیہہ انصاریہ، تابعیات کی بہت بڑی سردار ہیں عبادت، فقہ، حدیث اور قراۃ قرآن میں مشہور تھیں۔

ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ: میں ان پر کسی اور کو فوقیت نہیں دے سکتا، ان سے کہا گیا کہ حسن بصری اور ابن سیرین کے متعلق کیا فرماتے ہو؟ فرمایا: میں ان سے کسی اور کو نہیں بڑھا سکتا، ابو داؤد کے قول کے مطابق تابعیات کی سردار تین خواتین ہیں۔ حفصہ بنت سیرین، عمرہ بنت عبدالرحمن اور ان کے بعد ام الدرداء صغریٰ۔

حفصہ، ام عطیہ، ام الرائح اور ان کے مولیٰ انس بن مالک اور ابو العالیہ سے روایت

(۱) ان کے مزید حالات طبقات ابن سعد ۸ / ۸۰ ۴ اور تہذیب الکمال ق ۷ ۶۹ ۱ وغیرہ میں دیکھئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں ان سے ان کے بھائی محمد، قتادہ، ایوب، خالد حذاء، ابن عون اور ہشام بن حسان روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۲/ برس کی عمر میں قرآن پاک یاد کر لیا تھا، ستر سال عمر پائی، نوجوانوں کو خیر کی وصیت فرمایا کرتی تھیں، ان کا ایک قول یہ ہے! نوجوانو! جوانی میں ہی اپنے لئے کچھ کر لو۔ میں نے بھی جوانی میں اعمال کئے ہیں۔ انہوں نے جوانی میں جو عمل کیا وہ یہ تھا کہ ۳۰ / سال تک سونے اور قضائے حاجت کے علاوہ اپنے مصلی سے نہیں ہٹیں تھیں سنہ ۱۰۰ ہجری کے بعد انتقال ہوا۔(۱)

○ ام صہبا معاذہ بنت عبداللہ عدویہ بصریہ، مشہور عابدہ اور سید قدوہ صلہ بن اشیم کی اہلیہ ہیں۔ صاحب فصاحت وبلاغت، حامل تفقہ فی الدین اور راویہ روایت سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ اجمعین ہیں، صاحب تقوی، عابدہ اور زاہدہ تھیں۔ علاوہ ذہبی نے انہیں "السیدہ العالمۃ" کے لفظ سے ذکر کیا ہے۔ حضرت علی "عائشہ اور ہشام بن عامر سے روایت کرتی ہیں۔ اور ان سے ابو قلابہ، یزید رشک، عاصم احول، ایوب سختیانی اور دیگر حضرات روایت کرتے ہیں۔

ابن معین نے ان کی توثیق کرتے ہوئے فرمایا! ثقہ اور حجۃ ہیں، ان کی احادیث صحاح میں قابل استدلال ہیں یہ ساری رات عبادت میں گذارتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں !اس سونے والی آنکھ پر تعجب ہے جسے قبر کی تاریکیوں میں عرصہ دراز تک بیدار رہنے کا یقین ہے۔ اور اپنی رضاعی بیٹی کو بڑے ہونے کے بعد فرمایا۔

بیٹی! اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے وقت خوف وامید پر قائم رہنا۔ کیونکہ میں امیدوار کو اللہ کی ملاقات کے وقت نیک نامی اور مرتبے میں گھرا ہوا دیکھتی ہوں اور ڈرنے والے کو جس دن لوگ رب العالمین کے روبرو کھڑے ہوں گے اپنی امید کے موافق پاتی ہوں۔ یہ فرما کر رونے لگی۔

فرمایا کرتی تھیں میں ستر سال دنیا میں رہی ہوں میں نے کبھی اسی میں چین نہیں دیکھا سنہ ۸۳ ہجری میں انتقال ہوا۔ بعض نے سن وفات اور بھی بتایا ہے۔(۲)

(۱) مزید حالات کے لئے "طبقات ابن سعد ۸ / ۸۴، تہذیب الکمال ق ۱۶۷۹ وغیرہ دیکھئے۔
(۲) مزید حالات کے لئے طبقات ابن سعد ۸ / ۸۳ و تہذیب و شذرات وغیرہ دیکھئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ام درداء صغریٰ ہجیمہ یا جہیمہ۔ اور صابیہ، ہمیریہ، دمشقیہ، بہت بڑی فقیہہ اور باعمل عالمہ تھیں، کثرت روایت اور وسعت علم سے مالا مال تھیں، انتہائی ذہین وفطین، حسن وجمال و ملاحت کا پیکر تھیں۔ علامہ ذہبی نے " السیدہ العالمہ الفقیھہ" کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ سارا علم اپنے شوہر ابو الدرداء سلمان فارسی، کعب بن عاصم اشعری، عائشہ اور ابو ہریرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے۔

بچپن ہی میں حضرت ابو الدرداء کو قرآن پاک سنالیا تھا، بڑی لمبی عمر پائی، علم، عمل اور زہد میں شہرت حاصل کی، مشہور رواۃ کی ایک جماعت ان سے روایت حدیث کرتی ہے جیسے جبیر بن نفیر، ابو قلابہ جرمی سلام بن ابو جعد، مکحول اور زید بن اسلم مکحول فرماتے ہیں کہ ام درداء فقیہہ تھیں۔ ابو احمد عسال فرماتے ہیں کہ: ان سے کثرت سے روایت حدیث کی جاتی ہے۔ ان سے ان کا ایک قول بھی منقول ہے کہ: "بہترین علم معرفت ہے" یہ بھی منقول ہے کہ: بچپن میں علم و حکمت سیکھو اور بڑے ہو کر اس پر عمل کرو۔ کہ ہر بونے والا اپنے بویا ہی کاٹتا ہے۔ اچھا ہو یا برا۔ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میرے قلب میں ایسی بیماری ہے جس کی دوا نہیں ملتی۔ کہ میرے دل میں بہت سختی ہے۔ اور لمبی لمبی امیدیں رکھتا ہوں فرمانے لگیں۔ قبرستان جایا کرو اور جنازوں میں شرکت کیا کرو۔ ۸۱ھ ہجری کے بعد انتقال ہوا۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔(۱) ان کے علاوہ اور بہت سی خواتین ہیں جن کا بالاستیعاب تذکرہ اور ان کے شیوخ ورواۃ کا تذکرہ ابن حبان نے اپنی " الثقات" نامی کتاب میں کیا ہے۔ اسے ملاحظہ فرمائیے۔(۲) دوسری و تیسری صدی کی محدثات اور راویات ۲ھ، ۳ھ میں بھی بے شمار خواتین روایت حدیث میں مشہور ہوئیں، خطیب بغدادی نے اپنی تالیف تاریخ بغداد میں بعض کا اور ابن حبان نے "الثقات" نامی کتاب میں تفصیل سے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں سے چند مشہور محدثات یہ ہیں۔

○عابدہ مدنیہ۔ کثرت سے روایت حدیث کرنے والی ہیں۔ مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ ہجری اور دیگر علماء مدینہ سے روایت کرتی ہیں۔ بعض حفاظ حدیث نے کہا ہے کہ: یہ دس ہزار حدیث کی راویہ ہیں۔ ابن آبار فرماتے ہیں کہ: یہ کثرت سے حدیث روایت

(۱) مزید حالات کے لئے دیکھئے السیر وبیاں التاریخ ۲/ ۳۲۷۔ ثقات ابن حبان ۵/ ۵۱۷ وغیرہ۔
(۲) مندرجہ ذیل صفحات دیکھئے ۴/ ۶۳۔ ۶۴۔ ۸۳۔ ۸۸۔ ۱۲۱۔ ۱۹۴۔ ۱۹۹۔ ۲۱۵۔ ۲۱۹ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی ہیں۔ ان میں سے ایک علیہ بنت حسان ہیں۔(۱) انتہائی دانشمند و ذکیہ ہیں۔ مقام عوقہ میں ان کا ایک مکان تھا جس کی نسبت یہ مشہور ہیں۔ صالح مری دیگر روساء اہل بصرہ اور فقہاء ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تو یہ باہر (با پردہ) تشریف لا کر ان سے گفتگو اور مذاکرہ فرماتیں۔(۲)

اس طرح سیدہ، مکرمہ، صالحہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن سبط النبی حسن بن علیؓ متوفیہ ۲۰۸ ہجری قرآن کریم کی حافظہ اور تفسیر و حدیث کی عالمہ تھیں۔ ابن خلکان نے فرمایا ہے کہ جب امام شافعیؒ کا وصال ہوا تو ان کا جنازہ اندر گھر میں لے جایا گیا جس پر ان نفیسہ بنت حسن نے نماز جنازہ پڑھی۔

امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ان کے بارے میں ہمیں کوئی اہم خبر معلوم نہ ہو سکی

(۱) مشہور محدث اسمٰعیل بن علیہ انہیں کی طرف منسوب ہیں۔ خواتین کے لئے باعث فخر و فضیلت یہ بات بھی ہے کہ بہت مشہور محدثین اور شعراء کی نسبت انہیں کی طرف ہے۔ علامہ فیروز آبادی نے اپنی کتاب "تحفة الابیة فیمن نسب الی غیر ابیه" میں اور محمد بن حبیب نے اپنی کتاب "من نسب الی امه من الشعراء" میں ایسے لوگوں کے نام جمع کئے ہیں جن کی نسبت والدہ کی طرف کی گئی ہے۔ دونوں "نوادر المخطوطات" نامی کتاب کے جدول میں طبع ہوتی ہیں۔ پہلے میں بہت سے نام رہ گئے ہیں تا ان کی شہرت پر نہ ہونے کی وجہ سے، مثلاً حسن بن دینار، زیاد بن سمیہ، سعید بن مرجانہ، سلیمان بن قتہ، عبدالملک بن عمیر، یزید بن ضبہ، یوحنا بن علیا" اس محقق پر استاد عبدالسلام ہارون نے تعجب بھی نہیں فرمایا۔ اس مقام پر ایک مفید تنبیہ مناسب معلوم ہوتی ہے کہ عوام میں یہ غلط بات مشہور ہے کہ قیامت میں لوگوں کو ان کی والدہ کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔ بعض "یوم ندعوا کل اناس بامامھم" سے استدلال کرتے ہیں علامہ زمخشری فرماتے ہیں کہ جو یہ کہتا ہے کہ اس آیت میں امام ام کی جمع ہے اور لوگ قیامت کے روز اپنی ماں کے نام سے بلائے جائیں گے یہ انتہائی غلط تفسیر ہے علم صرف سے جاہل لوگوں کی گھڑی ہوئی ہے اس لئے کہ ام کی جمع امام نہیں آتی۔ کشاف ۲/۳۶۹۔ اتحاف ۲/۱۸۱۔ اور بعض موضوع حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ قیامت کے روز اپنی ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے۔ اور بعض ابوامامہ کی طبرانی کی روایت کردہ ایک حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں یہ ہے پھر ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے اے فلاں بن فلانہ۔ یہ بھی انتہائی ضعیف ہے جیسا کہ میں نے تذکرہ القرطبی میں بیان کیا ہے۔ اور بعض یہ حکم اس سے لگاتے ہیں کہ عیسیٰؑ کے والد نہیں اور بعض حسنین کی فضیلت کی خاطر اور بعض اس لئے کہ تاکہ اولاد زنا رسوا نہ ہوں۔ مگر یہ سب کے سب صحیحین کی حدیث ابن عمر سے مردود ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ غادر کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا۔ یہ فلاں بن فلاں کا غدر ہے۔ ابن بطال نے فرمایا کہ یہ حدیث ان کے لئے صریح رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ لوگ قیامت کے روز اپنی ماں کے نام سے پکارے جائیں گے اور باپ کی پردہ پوشی کی جائے گی۔

(۲) تہذیب الکمال۔ ۳/ ۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں جاہل مصریین کا ان کے متعلق جو اعتقاد ہے وہ بیان نہ کرنا ہی مناسب ہے۔ کیونکہ شرکیہ باتوں کا بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے کہ جاہل لوگ انہیں سجدہ کرتے ہیں اور ان سے مغفرت چاہتے ہیں اور یہ غلامی کے دعویداروں کی کمینگی ہے۔(۱) ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ: عام لوگوں کا ان کے اور چند دیگر حضرات کے بارے میں بہت زیادہ غلط اور فاسد اعتقاد ہے خصوصاً مصری عوام کا۔ کہ وہ تو ان کے متعلق ایسے نامناسب اور غلط کلمات استعمال کرتے ہیں جو کفر و شرک تک لے جانے والے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی دیگر بے شمار ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہ کہنی چاہئیں۔ انکا معلوم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ بعض نے ان کی نسبت حضرت زین العابدینؒ کی طرف کی ہے حالانکہ یہ ان کی نسل سے نہیں ہیں ان کے اور ان جیسی دیگر خواتین صالحات کے متعلق جو اعتقادات فاسد گھڑے ہوتے ہیں ان کی اور بت پرستی کی بنیاد قبور اور اصحاب قبور کے سلسلے میں نہایت غلو سے کام لینا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو قبور کو مٹانے اور زمین کے برابر کرنے کا حکم دیا ہے، اور کسی انسان کے بارے میں غلو کرنا تو حرام ہے۔ جس کا یہ اعتقاد ہو کہ یہ سولی سے جان بچا دیتی ہے یا اللہ کی مشیت کے بغیر نفع نقصان کی مالک ہے وہ تو قطعی مشرک ہے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور انہیں عزت بخشے۔(۲)

○ چوتھی صدی کی محدثات وراویات

اس دوران چونکہ احادیث کی بہت سی اہم کتابیں مؤلف ہو کر معرض وجود میں آچکی تھیں اس لئے بے شمار محدثات نے ان کتابوں سے سیرابی حاصل کی اور ان میں مہارت پیدا کی۔ اور ان کی تدریس میں بھی انہیں بڑا ملکہ حاصل ہوا۔ اس سلسلے میں جو ممتاز تھیں ان میں سے سب سے زیادہ مشہور چند خواتین تھیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

فاطمہ بنت عبدالرحمٰن متوفیہ ۳۱۲ ہجری، فاطمہ بنت ابو داؤد، لمۃ الواحد بنت المحاملی۔ حسین بن اسمٰعیل متوفیہ ۳۷۷ ہجری یہ قاضی محمد بن احمد بن قاسم محاملی کی والدہ ہیں۔ اور جمع بنت احمد اور لمۃ السلام بنت قاضی ابوبکر، انہوں نے درس حدیث کو اپنایا اور اسی میں شہرت پائی۔

....

(۱) سیر اعلام النبلاء . ۱۰ / ۱۰۶.
(۲) البدایہ والنہایہ ۱۰ / ۲۷۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

......لمۃ الواحد کا نام روایت حدیث میں ملتا ہے، عالمہ فقیہہ اور متقیہ تھیں خطیب نے ان الفاظ میں ان کی تعریف کی ہے:۔ اپنی ذات کے اعتبار سے بڑی فاضلہ تھیں کثرت سے صدقہ کرتی تھیں۔ خیر کے کاموں سے سبقت کرنے والی تھیں، ان سے حدیث روایت بھی کی جاتی ہے اور لکھی بھی گئی ہے۔ اپنے والد سے فقہ حاصل کی، اپنے والد اور اسمٰعیل وراق، عبدالغافر حمصی سے روایت کرتی ہیں۔ قرآن کریم اور فقہ شافعی یاد کی۔ فرائض اور عربیت کے مسائل خوب ازبر تھے، دیگر علوم میں بھی مہارت تھی۔ امام برقانی فرماتے ہیں کہ: ابو علی بن ابو ہریرہ کے ساتھ فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ بعض نے فرمایا کہ انہیں سب سے زیادہ فقہ یاد تھی، حسن بن محمد خلال ان سے روایت حدیث کرتے ہیں (۱)

......جمعہ بنت احمد بن محمد بن عبید اللہ المحمیہ۔ اصلاً یہ نیشاپور سے ہے۔ پھر بغداد چلی آئیں یہاں ابو عمرو بن حمدان۔ ابو احمد حافظ، ابو بکر طرازی، عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رازی اور بشر بن محمد بن یاسین سے روایت حدیث کی۔ خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ مجھے ان ابو محمد خلال، عبدالعزیز بن علی ازجی، ابوالحسن محمد بن محمد شروطی نے حدیث روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ۔ شروطی نے مجھے بتایا کہ: انہوں نے ان سے بغداد میں ۳۹۶ ہجری میں سماع کیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ خلال نے مجھے بتایا کہ: ابو حامد اسفرائینی ان کی بہت تعظیم و تکریم فرماتے تھے، (۲) اور لمۃ السلام بنت قاضی ابو بکر احمد بن کامل بن خلف بن شجرہ نے محمد بن اسمٰعیل بصلائی اور محمد بن حسین بن حمید بن ربیع سے سماع کیا ہے۔

خطیب فرماتے ہیں کہ۔ ہمیں ان سے ازہری، تنوخی، حسین بن جعفر سلماسی، محمد بن احمد بن محمد بن حسنون نرسی اور ابو حازم و ابو یعلی محمد حسین بن محمد بن فراء کے بیٹے نے روایت حدیث کی ہے ۳۰۹ ہجری میں بغداد میں حدیث پڑھاتی تھیں۔

خطیب فرماتے ہیں کہ: میں نے ازہری اور تنوخی سے لمۃ السلام بنت احمد بن کامل کا تذکرہ سنا۔ وہ ان کی بہت تعریف فرماتے تھے۔ ان کی دیانت، ذہانت اور فضیلت کے معترف تھے ۳۰۹ ہجری میں وصال ہوا۔(۳) بعض محدثات اپنی مجلس درس حدیث میں زبانی احادیث کا املاء کرواتی تھیں جیسا کہ فاطمہ بنت ابو بکر بن داؤد سجستانی کرتی تھیں۔(۴)

---

(۱) مزید حالات کے لئے دیکھئے تاریخ بغداد ۱۴/ ۴۴۲۔ المنتظم ۷/ ۱۳۸ وغیرہ۔
(۲) تاریخ بغداد ۱۴/ ۴۴۳۔ (۳) تاریخ بغداد ۱۴/ ۴۴۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں صدی کی محدثات و راویات

پانچویں صدی میں بھی ایسی محدثات وفاضلات کثرت سے ملتی ہیں کہ بڑے بڑے حذاق محدثین نے جن کی فضیلت کا اعتراف کیا ہے اور اہل علم نے ان کے تراجم و حالات لکھے ہیں۔ ان میں سے چند کا ذکر درج ذیل ہے۔

○ فاطمہ بنت استاذ زاہدہ ابو علی حسن بن علی دقاق، مشہور رسالے کے مصنف ابو القاسم قشیری کی ہم درس تھیں۔(۱) پانچویں صدی کی مشہور محدثین و محدثات میں سب سے زیادہ مشہور و معروف تھیں، ابو نعیم اسفرائینی، ابو الحسن علوی، عبداللہ بن یوسف، ابو عبداللہ حاکم، سلمی اور دیگر حضرات سے سماع حدیث کیا ہے۔

علوم اسلامیہ میں سے حظ وافر حاصل تھا، بڑے بڑے محدثین سے تعلق تھا۔ علم حدیث میں اپنی مثال آپ تھی "مشہور محدثات میں شمار ہوتی تھی" علو اسناد میں اپنے ہم عصروں پر فائق تھیں علامہ ذہبی نے ان کے متعلق یوں فرمایا ہے کہ: شیخہ عابدہ اور عالمہ تھیں۔ نیز فرمایا کہ۔ عابدہ شریعت کی پابند، تہجد گذار اور عظمت شان کی مالک تھیں، ان سے عبداللہ فراوی، زاہر شحامی، ابو الاسعد ہبۃ الرحمٰن بن عبد الواحد جو ان کے پوتے تھے اور دیگر حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ ۹۰ سال کی عمر میں ذیقعدہ ۴۸۰ھ ہجری میں وصال ہوا۔(۲) اللہ ان پر رحم فرمائے۔

○ ام الفتح عائشہ بنت حسن بن ابراہیم اصفہانیہ ورکانیہ۔

انہوں نے ابو عبداللہ بن مندہ سے اپنے خط میں املاء کیا محمد بن جشنس ہرلوی عن بن صاعد اور عبد الرحمٰن بن شاہ و دیگر جماعت سے سماع کیا۔ سوانح نگاروں نے ان کی بڑی تعریف کی ہے۔ امام ذہبی فرماتے ہیں کہ: علامہ مسندہ تھیں۔ حافظ اسمٰعیل بن محمدؒ کی پہلی شیخہ تھیں۔ علامہ سمعانی فرماتے ہیں کہ میں نے حافظ اسمٰعیل سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ انتہائی صالحہ، عالم خاتون ہیں۔ عورتوں میں وعظ فرمایا کرتی تھیں۔ لکن

(۱) اس رسالے میں عمدہ کلام بھی ہے مگر فاسد اعتقاد زیادہ ہیں استاذ زہیر شاویش فرماتے ہیں کہ: ہمارے فاضل علماء فرمایا کرتے تھے: یہ شر کی انتہاء اور خیر کی ابتداء ہے۔ ان کی غلط باتوں سے اجتناب ضروری ہے۔ دوسروں کو یہ نصیحت کریں ان کی خیر خواہی ہے یا کسی صحیح العقیدہ مسلمان عالم سے اعتقاد درست کر لے۔ دیکھئے الحمیہ ص ۵۴۔
(۲) مزید حالات کے لئے دیکھئے التقیید ۲/ ۳۲۱۔ العبر ۳/ ۲۹۶۔ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندہ کی امالی لکھی ہیں۔ اور میں نے سب سے پہلے ان ہی سے حدیث سنی ہے میرے والد نے مجھے ان کے پاس بھیجا تھا۔ وہ زاہدہ خاتون تھیں۔

ان سے حسین بن عبد الملک خلال، سعید بن ابی رجاء، محمد بن محمد کبریتی اور اسمٰعیل حامی المعمر روایت حدیث کرتے ہیں۔ اپنے دور کی آخری محدثہ تھیں ۱۹۵ھ ہجری تک حیات رہیں۔(۱)

○ عائشہ بنت محمد بن حسین بسطامی

یہ ابو الحسن خفاف وغیرہ سے روایت حدیث کرتی ہیں اور ان سے اسمٰعیل بن موذن، زاہر شحامی، ان کا بھائی وجیہ اور محمد بن حمویہ جوینی زاہد روایت کرتے ہیں مذکورہ دونوں خواتین کا تعلق خانوادہ علم و فضل سے تھا۔ ان کے والد بڑے علماء میں سے تھے، ان کے بھائی ابو المعالی عمر اور موفق ہبۃ اللہ بھی بڑے علماء میں سے تھے ان کے بھتیجے ابو سہل محمد بن موفق بڑی شان والے تھے۔ ۴۶۵ ہجری کے قریب انتقال ہوا۔(۲)

اس صدی کی محدثات میں سے ایک ام فضل بی بی بنت عبد الصمد بن علی ہرثمیہ بھی ہیں ان کی وفات ۴۷۷ ہجری میں ہوئی۔ شیخ وقت، طویل العمر، فاضلہ، مسندہ اور محدثہ تھیں۔(۳) حدیث کے ایک جز کی روایت میں مشہور تھیں جسے یہ بروایت عبد الرحمن بن ابو شریح اور ان کے مشائخ کی روایت سے نقل کرتی تھیں۔(۴) اور اس کی روایت میں یہ تنہا تھی۔ بہت علماء نے ان سے سماع کیا ہے۔ علامہ ذہبی نے کتاب "اعلام حملۃ الآثار النبویہ الذین سیر ذکرھم فی الاقطار والامصار" کے ضمن میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔(۵) ہمارے لئے کسی طرح مناسب نہیں کہ ہم اس صدی کی محدثات کا تذکرہ کرتے ہوئے

○ کریمہ بنت احمد بن محمد بن حاتم مروزیہ کو نظر انداز کر دیں۔ علم حدیث کا ایک بہت بڑا

---

(۱) مزید حالات کے لئے دیکھئے الانساب ق ۵۸۱۔ معجم البلدان ۵/۲۲۳ وغیرہ۔
(۲) مزید حالات کے لئے دیکھئے اکمال الاکمال لابن نقطہ اور السیر ۱۸/۲۲۵ اور اعلام النساء ۱۸/۲۲۵۔
(۳) السیر ۱۸/۴۰۳، العبر ۳/۲۸۷، شذرات الذہب ۳/۳۵۳
(۴) اب یہ طبع ہو چکا ہے۔
(۵) المعین فی طبقات المحدثین۔ ص ۱۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کریمہ بڑی رکین تھیں بڑے بڑے علماء ان کے درس میں شرکت کرتے تھے جیسے محدث فقیہ جو خطیب بغدادی کے نام سے معروف ہیں۔ اور مشہور محدث ابو عبداللہ محمد بن نصر اندی جو حمیدی کے نام سے معروف ہیں اور مشہور مورخ ابو المحاسن مصری، اور مشہور محدث اور تراجم نگار علامہ سمعانی، یہ تمام کے تمام انہیں کے علمی ثمرات چننے والے تھے، علماء وقت جامع صحیح بخاری کی تدریس میں ان کی فوقیت و فضیلت کے معترف تھے، یہاں تک کہ ہرات کے مشہور محدث ابو ذرؒ تو طلبہ کو یہ وصیت فرماتے تھے کہ صحیح بخاری انہیں سے پڑھیں۔ ابن نقطہ ان کے حالات میں لکھتے ہیں کہ۔

انہوں نے مکہ مکرمہ میں صحیح بخاری ابو الہیثم محمد بن مکی کشمیہنی کی روایت سے میاں کی۔ اور زاہر بن احمد سرخسی سے سماع کیا۔ جید عالمہ تھیں، ان کی کتابیں محفوظ کی جاتی تھیں۔ حافظ ابو بکر خطیب اور ابو طالب حسین بن محمد زینبی نے (۱) ان سے صحیح بخاری کا سماع کیا ہے۔

ابن جوزیؒ ۴۶۳ ہجری کے واقعات میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مکہ میں اسی سال کریمہ بنت احمد بن محمد بن ابو حاتم مروزیہ کا انتقال ہوا جن کا تعلق اہل کشمیہن سے تھا جو "مرو" کے قریب ایک بستی تھی بڑی عالم اور نیک سیرت تھیں۔ ابو الہیثم کشمیہنی و دیگر حضرات سے سماع کیا ہے بڑے بڑے ائمہ نے ان سے پڑھا ہے جیسے خطیب بغدادی ابن المطلب، سمعانی اور ابو طالب زینبی۔ (۲)

۴۶۳ ہجری کے واقعات میں امام ذہبی نے بھی العبر میں فرمایا ہے کہ اسی سال کریمہ بنت احمد بن محمد بن حاتم ام الکرام مروزیہ جو مکہ کے قریب رہتی تھیں انتقال ہوا۔ (۳) کشمیہنی سے صحیح بخاری کی روایت کرتی ہیں۔ زاہر سرخسی سے بھی روایت کرتی ہیں۔ ان کی کتابیں محفوظ کی جاتیں اور ان کے نسخوں سے ان کا موازنہ کیا جاتا۔ انتہائی

(۱) التقیید بمعرفۃ الرواۃ والسنن والمسانید۔
(۲) المنتظم ۸/۲۷۰
(۳) اس نام کی ایک اور خاتون ہے۔ جن کا انتقال ۶۴۱ ہجری میں ہوا۔ یہ اور ہیں طبقات سبکی کے محقق سے غلطی ہو گئی۔ ملخصاً

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانش مند اور شریف تھیں۔ پوری زندگی شادی نہ کی۔ ۱۰۰/ سال کے قریب عمر پائی۔ بے شمار مخلوق نے ان سے سماع کیا۔(۱)

السیر میں ان کے متعلق یوں فرمایا ہے :۔ کہ شیخہ وقت، عالمہ، فاضلہ اور مسندہ ہیں نیز فرمایا کہ : ابو الہیثم کشمیہنی سے صحیح بخاری کا سماع کیا ہے ان کے علاوہ زاہر بن احمد سرخسی اور عبداللہ بن یوسف بن باموبہ اصفہانی سے سماع کیا ہے۔ نیز فرمایا کہ : حدیث روایت کرتے وقت اپنی اصل کے ساتھ موازنہ کرتی تھیں۔ عبادت و خیر کے کاموں کے ساتھ فہم و معرفت کا بھی وافر حصہ ملا تھا۔ صحیح بخاری کئی مرتبہ روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک مرتبہ ایام حج میں ابو بکر خطیب کے سامنے بھی پڑھی ہے۔ کنواری رہیں عمر بھر شادی نہ کی۔ ان سے خطیب ابو الغنائم نرسی ابو طالبہ حسین بن محمد زینبی، محمد بن برکات سعیدی، علی بن حسین فراء عبداللہ بن محمد بن صدقہ بن غزال، ابو القاسم علی بن ابراہیم نسیب اور ابو المظفر منصور بن سمعانی و دیگر حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔

ابو الغنائم نرسی فرماتے ہیں کہ کریمہ موصوفہ نے صحیح بخاری کا نسخہ میرے سامنے نکالا میں نے ان کے سامنے بیٹھ کر سات ورق لکھے اور انہیں پڑھا۔ میں اکیلا ہی انکا موازنہ کرنا چاہتا تھا مگر وہ بولیں کہ میرے ساتھ مل کر موازنہ کرو۔ چنانچہ میں نے ان کے ساتھ مل کر موازنہ کیا۔ اور ان سے حدیث زاہر بھی پڑھیں۔

ابو بکر بن منصور سمعانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا وہ فرمایا کرتے تھے کہ کیا کسی انسان نے کریمہ جیسی خاتون بھی دیکھی ہے۔(۲)

اس صدی اور آئندہ صدیوں میں خواتین کا صحیح بخاری کی تدریس میں انہماک

حق بات یہ ہے کہ خواتین کا صحیح بخاری کی تدریس کے متعلق تاریخ میں ایک روشن باب ہے۔ تدریس بخاری میں کریمہ کے علاوہ دیگر خواتین جو اس سلسلے میں شہرت

(۱) العبر ۳/ ۲۵۴.
(۲) السیر ۱۸/ ۲۳۳. ۲۳۴۔ نیز الکامل۔ البدایہ والنہایہ دیکھئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یافتہ تھیں ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ فاطمہ بنت محمد متوفیہ ۵۳۹ ہجری، شہدہ بنت احمد متوفیہ ۵۷۴ ہجری اور زینب بنت عبد الرحمٰن متوفیہ ۶۱۵ ہجری، شریفہ بنت احمد نسوی، ست الوزراء بنت عمر متوفیہ ۷۱۶ ہجری اس سلسلے میں یہ خواتین قابل ذکر تھیں۔

فاطمہ نے مشہور محدث سعید بن ابی سعید عیار سے علم حدیث حاصل کیا تھا، محدثین انہیں "مسندہ اصفہان" کے نام سے یاد کرتے تھے، اور ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ یہ طویل العمر تھیں چند چیزوں میں یکتائے زمانہ تھیں۔

ابن نقطہ نے ان کی سوانح میں تحریر کیا ہے کہ: انہوں نے صحیح بخاری کا سماع سعید بن ابی سعید عیار سے کیا اور ان کے بارے میں ابو غانم مہذب بن حسین کا قول نقل کیا کہ: یہ سعید عیار سے بخاری روایت کرتی ہیں۔(۱)

باقی شہدہ۔ انہیں تو کتابت میں بھی بڑی مہارت حاصل تھی، اور حدیث میں تو سند تھیں، سوانح نگار انہیں خطاطہ، سند الحدیث، فخر النساء اور مسندہ العراق کے القابات سے یاد کرتے تھے، ان کے والد اسلائی کا کام کرتے تھے۔ اسی وجہ سے "ابری" کے لقب سے مشہور تھے، ان کے والد کا خاص شغف علم حدیث تھا، اپنے زمانے کے مشہور محدثین سے حاصل کیا تھا۔ انہوں نے اپنی تعلیم میں اساس و غزارت کی پختگی کو ملحوظ رکھا۔ ان کا شوہر علی بن محمد انتہائی فیاض و علم دوست انسان تھا۔ امام مقتفی لامر اللہ کی خاص معتمد تھے۔ انہوں نے ان کی رعایت رکھتے ہوئے دریائے دجلہ کے کنارے اصحاب شافعی کے لئے ایک مدرسہ بھی بنوایا اور دوسرے کنارے زہاد کے لئے ایک سرائے بنوائی جس پر بہت بڑی رقم خرچ کی۔

شیخ موفق جوان سے روایت حدیث کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ: بغداد میں ان پر سند کی انتہاء تھی، اتنی طویل عمر پائی کہ ان کے زمانے کے بچے بڑھاپے کو پہنچ گئے، خط نہایت عمدہ تھا مگر بڑھاپے کی وجہ سے کچھ متغیر ہو گیا تھا۔(۲)

(۱) مزید حالات تقیید ۲/ ۳۲۲۔ ۳۲۳/ اور التحبیر میں دیکھئے۔
(۲) السیر ۲۰/ ۵۴۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انہیں علم حدیث میں خوب شہرت حاصل تھی۔ خاص طور پر علو سند میں تو ممتاز تھیں۔(۱) طلبہ کی ایک بڑی جماعت ان کے حلقہ درس میں شریک ہوتی تھی۔ ان کی شہرت اور عام مقبولیت کی وجہ سے بعض نے تو خواہ مخواہ بغیر پڑھے ان سے اپنا رشتہ تلمذ کا دعویٰ کر دیا۔(۲)

زینب بنت عبدالرحمٰن کی موت سے ایک عالی سند ختم ہو گئی۔ جیسا کہ ابن العماد نے فرمایا ہے۔(۳) صحیح بخاری کا سماع وجیہ بن طاہر شحامی اور ابو الفتوح بن شاہ شاذیاخی سے کیا۔ انہیں نیشاپور کے مشائخ و دیگر حضرات سے اجازت حدیث حاصل ہے۔ اور ان کا سماع صحیح ہے۔(۴) شریفہ بنت احمد انہوں نے صحیح بخاری کشمیہنی سے سنی ہے۔ ابن نقطہ نے فرمایا کہ ان کا سماع صحیح ہے۔(۵)

"ست الوزراء" بھی مسندہ کے لقب سے معروف تھیں۔ صحیح بخاری مصر اور دمشق میں کئی مرتبہ پڑھائی۔ ابن عماد نے "مسندۃ الوقت" کا لقب دیا ہے۔(۶) ان کے سامنے علامہ ذہبی نے بھی زانوئے تلمذ طے کیا ہے اور ان کے متعلق فرمایا ہے کہ انتہائی خدیجہ شخصیت زاہدہ مکارم اخلاق کی حامل ہیں۔ کثرت سے روایت کرتی ہیں اور طویل عمر پائی ہے۔ اپنے والد اور ابن زبیدی سے سماع حدیث کیا ہے۔ سب سے آخر میں مسند شافعی انہیں سے پڑھی ہے۔ میں نے ان سے صحیح بخاری اور مسند شافعی پڑھی ہے۔ ابن خباز نے ان سے اپنے شیوخ کے سلسلے کی احادیث میں روایت کی ہے۔ انتقال کے روز بھی درس حدیث دیا۔ اچانک موت نے آن لیا۔(۷)

ان کے بعد خواتین کی ایک اور جماعت تدریس بخاری کی طرف متوجہ ہوئی مثلاً زینب بنت مظفر متوفیہ ۷۰۹ ہجری انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ مل کر

(۱) وفیات الأعیان الترجمۃ ۲۹۵.
(۲) نفح الطیب ۲/ ۹۶.
(۳) شذرات الذہب ۵ / ۶۳.
(٤) التقیید ۲ / ۳۲۶.
(٥) التقیید ۲/۳۲۵.
(٦) شذرات الذہب ٦/ ٤٠.
(۷) معجم الشیوخ ترجمہ ۳۲۳. طبقات حنابلہ ۲-٤۲۹. الوافی بالوفیات ۱۵/ ۲۱۲ وغیرہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری کا موازنہ اور مقابلہ کیا۔(۱) ام الخیر امۃ الخالق شخہ معمرۃ اصلیۃ متوفیہ ۹۰۲ ہجری اہل حجاز میں صحیح بخاری کو روایت کرنے والی سب سے آخری خاتون تھیں۔ ان کی موت سے صحیح بخاری کی روایت کا اہل ارض حجاز سے ایک سلسلہ منقطع ہو گیا،

اسی وجہ سے یہ "خاتمۃ محدثات الحجاز" کے لقب سے معروف تھیں۔(۲)

خواتین کا بخاری کے علاوہ دیگر کتب حدیث کے ساتھ اشتغال

کتب رجال کے مطالعے اور مخطوطات کے حواشی اور اسانید حدیث کو دیکھنے سے یہ بات سامنے آئی کہ خواتین نے صرف صحیح بخاری ہی کو اس انداز سے نہیں پڑھا کہ ان کی تعریف کی جائے اور وہ اس کی وجہ سے قابل قدر ہوں بلکہ اس کے علاوہ دیگر کتب حدیث مثلاً صحاح، سنن، مسانید، معاجم اور اجزائے حدیث کو بھی اسی انداز سے پڑھا ہے اور ان میں بھی ایک مقام حاصل کیا ہے۔ دیکھئے ام الخیر فاطمہ بنت علی(۳) متوفیہ ۵۳۲ ہجری اور فاطمہ شہزوریہ نے صحیح مسلم درسا پڑھی ہے۔ اور صفیہ بنت احمد متوفیہ ۷۴۱ ہجری نے اپنے حقیقی بھائی شمس عبید اللہ کے ابن عبد الدائم کے سامنے پڑھتے ہوئے اس کی سماعت کی ہے۔(۴)

اور فاطمہ جوزدانیہ(۵) متوفیہ ۵۲۴ ہجری تو دنیا میں وہ آخری خاتون ہیں جنہوں نے ابن زیدہ سے روایت حدیث کی ہے۔ یہ ان سے کثرت سے روایت حدیث کرتی ہیں۔ یہ اپنے دور میں کتاب "المعجم الکبیر" اور "المعجم الصغیر للطبرانی" ان سے روایت کرنے میں تنہا تھیں۔

الواوی آشی نے شیخ زین الدین ابو بکر بن یوسف مزی سے "المعجم الصغیر" کی سماعت حافظ ذہبی کی ان کے سامنے پڑھتے ہوئے کی ہے جنہیں وہ دو شیوخ محمد بن اسمٰعیل بن احمد مقدسی اور ابو اسحٰق ابراہیم بن خلیل الآدمی سے روایت کرتے ہیں اور ان دونوں حضرات نے اس کا سماع ابو الفرج یحییٰ بن محمود بن ثقفی سے کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں

(۱) معجم الشیوخ للذھبی ترجمہ ص ۲۸۱۔
(۲) شذرات الذھب . ۸ / ۱٤.
(۳) السیر ۱۹ ...... ٦۲٥ وغیرہ.
(٤) معجم الشیوخ ترجمہ ۳۳۷. وغیرہ.
(٥) السیر ۱۹ ...... ٥۰٤. وغیرہ.

15847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہمیں ابو عدنان محمد بن احمد بن مطہر اور ام ابراہیم فاطمہ بنت عبداللہ جوزدانیہ نے خبر دی، یہ دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عبداللہ بن زیدہ ضبی نے مولف کتاب امام طبرانی سے روایت کر کے خبر دی۔(۱) انہوں نے ابن ریذہ سے نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کا بھی سماع کیا ہے۔(۲)

عفیفہ بنت احمد فاء فانی متوفیہ ۶۰۶ ہجری نے بھی فاطمہ جوزدانیہ سے المعجم الکبیر، المعجم الصغیر للطبرانی۔ اور نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کا سماع کیا ہے اور عفیفہ سے ابن نقطہ نے ان کی بعض مرویات کا سماع کیا ہے۔ ان کی اجازت ذکر کرنے کے بعد کہ انہیں ابو علی مراد اور ابو طالب بن یوسف اور اصفہان و بغداد کی ایک سے اجازت حاصل ہے، یہ بات صراحۃً ذکر کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ربیع الآخر یا جمادی الاولیٰ ۶۰۶ ہجری میں ہمارے یہاں سے جانے کے کچھ عرصہ بعد ہی یہیں اصفہان میں انتقال ہوا۔ ہم نے ان سے المعجم الکبیر اور نعیم کی کتاب الفتن وغیرہ کا سماع کیا تھا۔(۳)

اور فاطمہ بنت استاذ ابو علی دقاق متوفیہ ۵۲۴ ہجری ان سے ابو البرکات عبداللہ فراوی نے مسند ابی عوانہ کا کچھ حصہ (ابتدائے فضائل قرآن سے آخر کتاب تک)(۴) سماع کیا۔ اور عائشہ بنت معمر متوفیہ ۶۰۷ ہجری نے سعید بن ابو رجاء صیرفی سے "مسند ابو یعلی موصلی" کی سماعت کی اور پھر اسے پڑھایا۔

....

(۱) دیکھئے برنامج الوادی آشی۔ ۲۰۸۔ و شذرات ۴/ ۶۹۔ وغیرہ۔

(۲) ان کی سوانح دیکھئے

(۳) التقیید ۲/ ۳۲۶۔ شذرات الذہب ۵/ ۱۹۔

(۴) التقیید ۲/ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن نقطہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان سے اصفہان میں مسند ابی یعلیٰ اور الفوائد کے چند اجزاء کی ساعت کی ہے ان کا سماع بالکل صحیح تھا جو ان کے والد کی طرف سے تھا۔(۱) اور عاتکہ بنت حافظ ابو العلا حسن بن احمد عطار ہمدانی متوفیہ ۶۰۹ ہجری نے ابو بکر ہبۃ اللہ بن الفرج بن اخت الطویل سے ابو داؤد سجستانی کی کتاب "السنن اور ابو بکر بن لال کی کتاب "مکارم الاخلاق" کا سماع کیا۔

......ابن نقطہ ان کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں کہ :ابو بکر بن لال کی کتاب "مکارم الاخلاق" مجھے اسحاق بن محمد موید ہمدانی نے بیان کی اور پوری کتاب کا سماع کیا۔ اور فرمایا کہ عاتکہ نے کتاب "السنن" پوری کی پوری ابخدلو میں بیان فرمائی۔ زینب بنت مکی حرانیہ متوفیہ ۶۸۸ ہجری کے حلقہ درس میں طلبہ کی ایک بڑی جماعت حاضر ہوتی تھی، انہوں نے امام احمد بن حنبلؒ کی مسند احمد پر ایک طویل تقریر فرمائی۔(۲) جویریہ بنت عمرو متوفیہ ۷۸۲ ہجری اور زینب بنت احمد بن عمر متوفیہ ۷۲۲ ہجری نے علم حدیث کی طلب میں بڑے طویل سفر کی مشقت برداشت کیں، اور مدینہ منورہ و مصر میں املاء حدیث کی مجالس قائم فرمائی، اور سنن دارمی و مسند عبد بن حمید کا درس دیا، طلبہ اپنی پیاس بجھانے کے لئے دور دراز سے سفر کی تکالیف برداشت کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے (۳)

اور زینب بنت احمد کمال متوفیہ ۷۴۰ ہجری، انھیں ابخدلو وغیرہ کے بہت سے حضرات سے اجازت حدیث حاصل ہے، یکتائے زمانہ تھیں، عمر بہت دراز تھی، بہت شہرت پائی، امام ذہبی نے ان کا یوں تذکرہ کیا ہے کہ : شگفتہ، پارسا، انتہائی متواضع،

....

(۱) التقیید ۲ / ۳۲۵.

(۲) معجم الشیوخ مترجم ۱۹۸ .

(۳) الامم لا یقاظ الهمم ۲۸. ۲۹ و معجم الشیوخ ۲۶۸. وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعث خیر، بہت محبت کرنے والی، انتہائی بامروت تھیں، شادی نہیں کی۔ ۹۴ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ ان کے وصال سے سند حدیث کا ایک درجہ اور کم ہو گیا۔(۱) انہوں نے "مسند ابی حنیفہ" اور شمائل ترمذی اور شرح معانی الآثار للطحاوی کا بھی درس دیا۔ انہوں نے معانی الآثار و لیث محدث سے پڑھی تھی جو "عجیبہ بنت ابی بکر" کے نام سے معروف تھیں۔

اور ان شیخہ عجیبہ نے جو معمر اور مسندہ وقت تھیں ایک بڑی جماعت سے حدیث حاصل کی تھیں علماء نے ان کے مشائخ کا تذکرہ دس اجزاء میں کیا ہے۔ یہ دنیا میں ممتاز ہیں ہیں، ان کے مسموعات میں: "الثانی من حدیث ابی احمد حسنیک من یحی بن ثابت بقال" اور "مختلف الحدیث للشافعی عن عبدالحق یوسفی" اور تاریخ البخاری الکبیر من عبدالحق شامل ہیں۔(۲)

مشہور مسلمان سیاح "ابن بطوطہ" سیاحت کے دوران جب دمشق پہنچے تو انہوں نے بھی ان سے و دیگر محدثات سے چند کتب حدیث پڑھیں۔(۳)

محدث دمشق اور فن سیرت کے یکتائے روزگار "ابن عساکر" جو ۱۲ سو محدثین اور ۸۰ محدثات سے روایت حدیث کرتے ہیں، انہوں نے بھی محدثہ زینب بنت عبدالرحمٰن سے "موطا امام مالک" پڑھی۔(۴) علامہ سیوطیؒ نے امام شافعیؒ کی کتاب "الرسالہ" محدثہ ہاجرہ بنت محمدؒ سے پڑھی۔(۵)

وہ کتب حدیث یا اجزاء حدیث جنہیں خواتین روایت کرتی ہیں یا انہوں نے حاصل کی ہیں ان کا استقصاء تو دشوار ہے، کیونکہ معجم الشیوخ میں ہے کہ صرف وہ کتابیں جو اکیلے امام ذہبی نے خواتین سے پڑھی اور انھیں ان کی طرف سے اجازت ملی ان کی تعداد سیکڑوں نہیں تو دسیوں ضرور ہے۔

(۱)معجم الشیوخ ترجمہ ۲۶۷. وشذرات الذھب ۶ / ۱۲۶.

(۲)السیر ۲۳/ ۲۳۲. ۲۳۳. وغیرہ.

(۳)سفر نامہ ابن بطوطہ ۱ / ۲۵۳.

(٤)معجم الادباء ٥ / ٤٠. ٤١.

(٥)الامم لایقاظ الھمم ۱۷. ۱۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ چھٹی صدی ۶۰۰ ہجری کی محدثات وراویات

پہلی فصل کے اندر علامہ سمعانی، ابن جوزی اور حافظ سلفی کے مشائخ کے تذکرے میں اور اس طرح مندرجہ بالا سطور میں خواتین کی کتب حدیث کی طرف توجہ اور انہماک کا نمونہ گذر چکا۔ اب چھٹی صدی کی محدثات وراویات کا تذکرہ اجمالاً بیان کرتے ہیں

اس دور کی سب سے زیادہ معروف و مشہور محدثات فاطمہ بنت عبداللہ بن احمد جوزدانیہ (۱) متوفیہ ۵۲۴ ہجری، فاطمہ بنت محمد بن ابو سعید (۲) متوفیہ ۵۳۹ ہجری، فاطمہ بنت ابوالحسن علی بن مظفر بن زعبل (۳) متوفیہ ۵۳۳ ہجری، فاطمہ بنت سعد الخیر (۴) متوفیہ ۶۰۰ ہجری، شہدہ بنت احمد (۵) متوفیہ ۵۷۴ ہجری تجنی بنت عبداللہ وہبانیہ (۶) متوفیہ ۵۶۵ ہجری، خدیجہ بنت احمد نہروانیہ (۷) متوفیہ ۵۷۰ ہجری اور لقبہ جن کا نام فاطمہ بھی ہے بنت محمد بن علی بزازہ (۸) متوفیہ ۵۶۳ ہجری ودیگر خواتین ہیں۔ ان میں سے بعض کے حالات، اور ان کا روایت و حدیث کے ساتھ لگاؤ، اور ائمہ کی کتب حدیث کے ساتھ اشتغال کا ذکر ہو چکا ہے جس کے اعادے کی ضرورت نہیں۔

○ ساتویں صدی کی محدثات وراویات کا تذکرہ

چھٹی صدی ہجری کے بعد تو ایک امنڈتا ہوا سیلاب موجزن تھا، ایک طرف تو صلیبی جنگیں ممالک اسلامیہ کو نیست ونابود کرنے اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے تھیں دوسری طرف تاتاریوں نے تباہی و بربادی پھیلا رکھی تھی، اور پر سکون علاقے کے امن و سکون کو تہہ وبالا کر رکھا تھا۔ مغرب میں تو نصاریٰ کے پیاسے لشکر خون مسلم سے سیراب ہو رہے تھے اور ان کی شرافت و سیادت کی بنیادوں کا قلع قمع کر رہے تھے

(۱) دیکھئے ص ۳۲۔
(۲) ص ۸۵۔
(۳) ص ۸۸۔
(۴) التقیید ۲/۳۴۴ھ
(۵) دیکھئے ص ۳۴۔۸۵۔۸۹۔
(۶) دیکھئے السیر ۲۰/۵۵۰۔
(۷) السیر ۲۰/۵۵۱۔
(۸) السیر ۱/۸۹ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ادھر مشرق میں ہلاکو خان نے انتہائی سنگین ظلم کے پہاڑ توڑ رکھے تھے۔ وہ مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہا رہا تھا ان کے علاقوں اور شہروں کو تاخت و تاراج کر رہا تھا، اور انسانی دنیا میں جور و ظلم کی کھلبلی مچا رکھی تھی ساتویں صدی کے بعد تو یہ جور و ظلم اپنے عروج پر جا پہنچا ظلم و سرکشی کا یہ موجیں مارتا ہوا سیلاب اور اس کی وحشتناک مہیب لہروں نے تمام بلاد اسلامیہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور جگہ جگہ تباہی مچا ڈالی، تمام بلاد اسلامیہ اس میں گھرے ہوئے تھے، اور مسلمانوں کے خون سے رنگین تھے، اسلامی تہذیب و تمدن کا بلند و بالا محل زمین بوس ہو چکا تھا۔ نہ اس پر کوئی رحم کھانے والا ہے نہ رونے والا۔ انہیں حالات میں جب کہ غارتگری عام تھی اور حرمتیں پامال ہو رہی تھیں اس قتل و قتال کے ہجوم اور ماحول میں بھی یہ خواتین مجاہدات علوم اپنے بے پناہ شجاعت بھرے عزائم و جذبات کے ساتھ علوم اسلامیہ کی بقاء کے لئے مردان بہادر کی طرح مصروف جدو جہد تھیں، نہ جنگوں نے ان کے جذبات و عزائم کو ٹھنڈا کیا، نہ ہی حوادث و مصائب نے ان کو مرعوب کیا، ان کی جدو جہد اور مجاہدے کی وجہ سے علوم کے صاف شفاف چشمے اپنی شیریں و آئینے کی طرح نتھری ہوئی سوت کے ساتھ رواں دواں تھے۔ مرد حضرات کہاں چلے گئے ؟ ایسے گھٹا ٹوپ فتنوں اور شقاوت و پستی کے زمانے ہیں ان پردہ نشین، کنگن و پازیب پہننے والی خواتین کی سعی بلیغ اور مسلسل جدو جہد کامل شجاعت و جرات عزائم و جذبات سے سرشار تازہ دم تھی۔ ان فتنوں کے ایام میں کتنی خواتین مہینوں سفر پر رہیں، ایک عرصے تک ان کی نیک نامی گم نامی میں رہی۔ کیا کوئی مرد نر ہے ؟ خواہ وہ کتنا ہی بڑا علامہ ہو، جو ان خواتین کے فضائل و مآثر کو تو در کنار صرف ان کے نام ہی بتا سکے ؟ ہرگز نہیں "اللہ کے حضور ہی فریاد ہے کہ اللہ کی علاوہ نہ کوئی قوت ہے نہ طاقت، ہاں اس ہلاکت کے باوجود چند چیدہ چیدہ اسفار نے انہیں محفوظ کر لیا ہے ہمارے لئے کس قدر عار اور شرم کا مقام ہے۔

چنانچہ اس صدی کی قابل ذکر محدثات: شیخہ جلیلہ، مسندہ خراسان زینب بنت شعری(۱) متوفیہ ۶۱۵ ہجری انتہائی صالح، طویل العمر، کثرت سے حدیث کی روایت کرنے والی تھیں۔

(۱) السیر ۲۲ / ۸۵۔ وفیات الاعیان ۲ / ۳۴۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے صحیح بخاری کا سماع فارسی ابو جیہ بن طاہر اور مسندہ شام شیخ صالح معمرہ کریمہ (۱) سے کیا، علامہ ذہبی ان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: انتہائی صالح، جلیل القدر، طلبہ حدیث پر انتہائی شفیق تھیں، روایت حدیث سے اکتاتی نہ تھیں، اور انہوں نے کئی مرتبہ بخاری شریف کا درس دیا ہے۔ زکی الدین برزالی نے آٹھ اجزاء میں ان کے مشائخ کے حالات مرتب فرمائے ہیں جسے ہم نے سنا ہے۔ (۲) اور وصفیہ (۳) متوفیہ ۶۴۶ ہجری بنت عبدالوہاب، اور زینب بنت مکی متوفیہ ۶۸۸ ہجری۔ زینب بن شعری کی فضیلت کے لئے تو اتنی سی بات کافی ہے کہ مشہور فاضل ابن خلکان کو ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ اور کریمہ تو مسندۃ الشام نام سے معروف تھیں، اور زینب مکی کے حلقہ درس میں طلبہ فوج در فوج شریک ہوتے تھے، (۴)

اس صدی کی ایک مشہور محدثہ ام عبدالکریم فاطمہ بنت محدث تاجر ابو الحسن سعد الخیر بن محمد بن سہل انصاری بلغسی متوفیہ ۶۰۰ ہجری۔

امام ذہبی نے ان کے متعلق یوں فرمایا ہے، شیخہ، جلیلہ اور مسندہ ہیں۔ (۵) اور فرمایا کہ: فاطمہ جوزدانیہ کی خدمت میں تیسری مرتبہ حاضر ہو کر مکمل "المعجم الکبیر" کا سماع کیا اور ۶۲۵ ہجری میں ابو الوجد اللہ بن حصین، زاہر بن طاہر اور ابو غالب بن بناء کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اس کے بعد اپنے والد، ہبۃ اللہ بن طبر، قاضی ابو بکر، یحییٰ بن حبیش فارقی، یحییٰ بن بناء، ابو منصور قزاز اور عدہ سے سماع کیا اور بہت سے مشائخ نے انہیں اجازت دی، دمشق اور مصر میں مجلس درس حدیث قائم فرمائی، انیس زین الدین بن نجیہ مشہور واعظ نے ان سے نکاح فرمایا، کچھ عرصہ دمشق رہنے کے بعد مصر چلے گئے، وہاں بہت اعزاز و اکرام حاصل ہوا۔ (۶) بہت سے لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے جن میں: حافظ ضیاء، خطیب مرداء، محمد بن محمد بن ہوزان حنفی اور محمد بن شیخ شاطبی بھی ہیں۔

---

(۱) السیر ۲۳/ ۹۲. وشذرات الذهب ۵ / ۲۱۲.
(۲) السیر ۲۳ / ۹۳.
(۳) السیر ۲۳/ ۲۷۰. وغیرہ.
(۴) المباحث العلمیہ من المقالات السنیہ.
(۵) السیر ۲۱ / ۴۱۲.
(۶) اس وقت ان کی عمر ۳۰ سال تھی۔ کیونکہ ان کی پیدائش ۵۲۲ ہجری میں اصفہان میں ہوئی۔
(۷) السیر ۲۱/ ۴۱۲. ۴۱۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ منذری کو ان سے اجازت حاصل ہے اور دوسرے شیخ احمد بن ابو الخیر سلامہ ذہبی ہیں جنہیں ان کی طرف سے اجازت حاصل ہے۔(۱)

ساتویں صدی کی محدثات میں سے ایک ست الکتبہ نعمت بنت علی بن یحییٰ بن علی بن طراح متوفیہ ۶۰۴ھ ہجری ان کے دلوانے ان پر بہت زیادہ توجہ فرمائی۔ بے شمار لوگوں نے ان سے خطیب بغدادی کی کتابیں جیسے الکفایہ، البخلاء، الجامع، السابق واللاحق، اور القنوت و دیگر کتب کا سماع فرمایا۔

انہوں نے ابو شجاع بسطامی سے سماع کیا اور محمد بن علی بن ابو ذر صالحانی فراوی نے ان کو اجازت حدیث عطا فرمائی، بے شمار محدثین نے ان سے روایت حدیث کی۔ مثلاً: حافظ ضیاء، ابن خلیل، والیلدانی، منذری، ابن ابی عمر اور فخر الدین ابن بخاری، ابن ظاہری حنفی کی تخریج کردہ ان کے مشائخ کی سوانح میں ان سے ۶۰۱ھ ہجری میں دمشق میں روایت کی گئی ہے۔ امام ذہبی نے انہیں "مجیزہ مسندہ" کا لقب دیا ہے۔(۲)

جن خواتین کو علم و روایت سے لگاؤ اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے شغف ہے ان میں سے ام ہانی عفیفہ بنت ابو بکر بن عبد اللہ فارقانیہ بھی ہیں۔(۳) ان کی وفات ۶۰۶ھ ہجری میں ہوئی، معجم کبیر "معجم صغیر للطبرانی اور نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کا سماع کیا ہے مشائخ بغداد کی ایک بڑی جماعت سے انہیں اجازت حاصل ہے، ابن نقطہ نے بھی ان سے (۴) المعجم الکبیر و الفتن" کا سماع کیا ہے، امام ذہبی نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ شیخہ جلیلہ، طویل العمر اور مسندۂ اصفہان ہیں۔(۵)

انہیں خواتین میں سے ایک عین الشمس بنت احمد بن ابو الفرج ام النور ثقفیہ اصفہانیہ، اپنے دور کی مسندہ تھیں ۶۱۰ھ ہجری میں وفات ہوئی، اسمٰعیل بن اخشیز اور محمد بن علی بن ابو ذر صالحانی سے روایت کرنے میں دنیا میں منفرد ہیں۔ ان سے "جزو ابی الشیخ" کی بھی روایت کی گئی ہے۔ ان کی بے شمار مرویات ہیں۔

....

(۱) العبر ٤ / ٣١٤. وغیرہ.
(۲) دیکھئے مشیخه الفخر بن البخاری ١٢٤٥ .
(۳) اعلام النساء ٣ / ٢٩٩.
(٤) التقیید ١ / ٣٢٦.
(٥) السیر ٢١ / ٤٨٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً ابن ابی عاصم کی کتاب " الدیات " اور التوبہ " " عوالی القیاب " " احادیث بکر بن بکار " اور جزء ابی الزبیر عن غیر جابر ۔ اور اس کے علاوہ چند اور کتب حدیث ہیں ۔(۱)

انہیں خواتین میں سے ایک ام عبداللہ یاسمین بنت سالم بن علی بن سلامہ بن بیطار حریمیہ متوفیہ ۶۳۴ ہجری ان کے سوانح نگاروں نے ان کے لئے " شیخہ معمرہ مبارکہ " جیسے القاب استعمال کئے ہیں ۔ ابو المظفر ہبۃ اللہ بن شبلی نے ایک جزء روایت کرنے میں متفرد ہیں ۔(۲)

اس صدی میں علم حدیث کے ساتھ ساتھ دیگر علوم وفنون کی ماہر خواتین بھی ملتی ہیں ۔ مثلاً ام عزبنت محمد بن علی بن ابو غالب عبدری دانی متوفیہ ۶۱۰ ہجری علم حدیث میں پختگی کے ساتھ ساتھ علم قرات اور ان کی تدریس میں بھی ملکہ رکھتی تھیں، قرات سبع کی خوب ماہر تھیں، اپنے والد سے دو مرتبہ صحیح بخاری پڑھی ۔(۳) اس طرح لمۃ اللطیف بنت عبدالرحمٰن متوفیہ ۶۴۳ ہجری تقریباً بہت ماہر مصنفہ تھیں، عبدالقادر بدران کو ان کے تفصیلی حالات معلوم نہ ہوسکے جس پر انہیں افسوس تھا، تاہم انہیں "عالمہ فاضلہ صاحب تصانیف" جیسے القاب دیئے ہیں ۔ ان کی تصانیف میں " التسدید فی شہادۃ التوحید " اور " بر الوالدین " قابل ذکر ہیں ۔ انہوں نے ایک دار الحدیث بنوایا تھا جس میں پڑھاتی تھیں ۔(۴)

..... آٹھویں ونویں صدی میں تو محدثات کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی کتاب " الدرر الکامنہ فی احوال رجال المئۃ الثامنہ " اس بات پر شاہد عدل ہے کہ انہوں نے اس میں ۱۷۰/ محدثات کا تذکرہ کیا ہے ۔ ان کے علاوہ اور بھی فاضلات ہیں جن کا تذکرہ حافظ ہی نے اپنی کتاب " انباء الغمر " میں کیا ہے جن سے بے شمار خواتین نے اور محدثین حضرات نے استفادہ کیا جن میں حافظ بھی ہیں ۔ چنانچہ ان کی سینکڑوں کتب، اجزاء مسانید اور صحاح ایسی ہیں کہ جن کی سند میں خواتین کا

(۱) العبر ۵ / ۳۶، السیر ۲۲ / ۲۳ .
(۲) العبر ۵ / ۱۴۱ ، السیر ۲۳ / ۱۳ .
(۳) اعلام النساء ۳ / ۲۶۹ .
(٤) منادمۃ الا طلال ۲۳۸ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان کی کتاب " المجمع المؤسس للمعجم المفهرس " کے مطالعے سے بالکل واضح ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کا تو یہ حال ہے کہ انہوں نے جن خواتین سے علم حاصل کیا ہے ان میں سے بعض کے مشائخ کا انفرادا ذکر کیا ہے اس لئے کہ ان کے مشائخ اور ان کی مرویات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس پر حافظ نے دو کتابیں لکھی ہیں، ایک " المعجم للحرۃ مریم " یا " معجم الشیخہ مریم "۔ جس میں انہوں نے محدثہ مشہور مریم بنت اذرعی متوفیہ ۸۰۵ ہجری کے شیوخ کا تذکرہ کیا ہے۔ سند متصل کے ساتھ حدیث سلفی کی روایت کرنے میں یہ شیخہ منفرد رہی ہیں، اور یہ امام دبوسی سے متصل سند کے ساتھ روایت کرنے والی آخری محدثہ ہیں۔ دوسری: " المشیخۃ الباسمۃ للقبابی وفاطمہ " اس میں حافظ ابن حجرؒ نے، مسند وقت شیخ نجم الدین عبدالرحمٰن بن عمر القبابی مقدسی متوفی ۸۳۸ ہجری کے شیوخ کی فہرست تیار کی ہے اور ان کی ساتھ مسندہ وقت معمرہ فاطمہ بنت خلیل بن احمد مقدسی کنانی متوفیہ ۸۳۸ ہجری کے ان شیوخ کو بھی ذکر کیا ہے جنھوں نے ان کو اپنی تمام مرویات کی اجازت مرحمت فرمائی۔(۱)

نویں صدی کی محدثات کا تذکرہ حافظ ابن حجرؒ کے تلمیذ امام سخاویؒ نے اپنی تالیف "الضوء اللامع" کے بارھویں جزء میں کیا ہے، اسی مبارک زمانے میں علامہ ابن فہد نے ۱۳۰/ محدثات سے علم حدیث حاصل کیا جن کا تذکرہ انہوں نے اپنی تالیف " معجم الشیوخ " میں کیا ہے۔(۲)

آٹھویں اور نوی صدی کی اکثر محدثات کا شمار کبار محدثین میں ہوتا ہے۔ مثلاً شیخہ صالحہ مسندہ وقت، کثیر الروایت ست العرب بنت محمد ابن الشیخ فخر الدین ابو الحسن علی بن احمد بن عبدالواحد (جن کے دادا ابن البخاری کے نام سے معروف تھے) مقدسیہ صالحیہ متوفیہ ۷۶۷ ہجری انہوں نے اپنے دادا کی خدمت میں حاضر ہو کر کثرت سے روایت لیں اور پھر انھیں آگے روایت کیا اور بڑے وسیع پیمانے پر یہ کام ہوا جس کی وجہ سے ان سے حدیث کی بہت زیادہ نشر و اشاعت ہوئی۔ جن سے ائمہ کبار اور سیاحوں نے بھی

(۱) ابن حجر و دراستہ مصنفاتہ ۱/ ۲۹۴۔
(۲) دار الیمامہ سے طبع ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفادہ کیا، انہوں نے بڑی لمبی عمر پائی، اور لوگوں نے خوب نفع اٹھایا۔(۱) ابو زرعہ ولی الدین عراقی فرماتے ہیں کہ: میں ان کی بہت سی مرویات میں شریک رہا، میرے والد اور ہیثمی نے ہم سے کئی مرتبہ ان کی سند سے حدیث بیان کی۔(۲) اور جیسے شیخہ صالحہ، مسندہ وقت جویریہ بنت شیخ امام محدث شہاب الدین احمد بن احمد بن حسین ہکاری متوفیہ ۸۳ے ہجری ان کی کنیت ان کی والدہ نے "ام ابیہا" رکھی تھی اور بعض نے کنیت ام البر بیان کی ہے۔ انہوں نے اپنے والد کے تلمیذ ابو الحسن علی بن نصر اللہ بن صواف سے سماع کیا انہوں نے ان کے والد سے سنن نسائی کا اکثر حصہ اور مسند حمیدی کا سماع کیا تھا اور ابو الحسن علی بن عیسی ابن القیمؒ سے صحیح اسماعیلی کا کچھ حصہ اور سفیان بن عیینہ کی حدیث اول کا سماع کیا۔ اور وزیرہ بنت عمر تنوخیہ۔ اور ابو العباس حجار سے صحیح بخاری اور ابو الحسن علی بن ہارون ثعلبی سے ایک ہی مجلس میں نصر مقدسی کی امالی وغیرہ سنی، تیسری مرتبہ شریف عزالدین موسیٰ بن علی بن ابی طالب کی خدمت میں حاضر ہو کر "مشیخہ الاربلی" کا سماع کیا۔

اور محمد بن محمد بن عیسیٰ طباخ سے ابن ابی الدنیا کی کتاب "الفرج بعد الشدۃ" کا سماع کیا اور زینب بنت شکر سے "حدیث بن سماک" ثانی کا سماع کیا اور مثقال اشرفی سے "جزء فیہ مجلسا البحیری والعافی" اور حسن بن عمر کردی سے "مسند دارمی و مسند عبد بن حمید" اور امام کمال الدین احمد بن محمد بن محمد شریشی سے "جزء حسن بن عرفہ" کا سماع کیا۔

ابو زرعہ ولی الدین عراقی فرماتے ہیں کہ: مذکورہ تمام کتب کا سماع مجھے ان سے حاصل ہے۔ اور انہیں مذکورہ کتب کے علاوہ دیگر کتب کا سماع بھی دیگر مشائخ سے حاصل ہے، ان سے بہت سے محدثین نے سماع کیا ہے انہوں نے طویل عمر پائی جس سے بہت نفع ہوا، انتہائی پارسا فاضلہ تھیں رحمہا اللہ۔(۳)

اس صدی کی محدثات میں سے: مشیخہ مسندہ ام الحسن فاطمہ بنت امام شہاب الدین احمد بن قاسم بن عبد الرحمن بن ابو بکر عمری حرازی ام نجم الدین مکیہ بھی ہیں۔(۴) جن کی وفات ۸۳ے ہجری میں ہوئی۔ زیارت کے لئے مدینہ منورہ حاضر ہوئیں تو وہیں انتقال

(۱) ان کے حالات کے لئے دیکھئے شذرات الذہب ۷ / ۲۰۸۔ وغیرہ۔
(۲) الذیل علی العبر ۱ / ۱۹۹۔
(۳) الذیل علی العبر ۲ / ۵۱۴۔ النجوم الزاہرہ ۱۱ / ۲۲۱۔
(۴) انباء الغمر ۲ / ۷۷۔ الدرر الکامنۃ ۳ / ۳۰۲۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا اگلے روز بقیع میں دفن ہوئیں، دو بھائیوں: صفی احمد اور رضی ابراہیم طبری وغیرہ سے بہت کثرت سے سماع کیا تھا۔ پھر روایت حدیث کی ابو زرعہ عراقی سے ان سے سماع کیا بڑی طویل عمر پائی، مسندہ مکہ مشہور ہوئیں۔ انتہائی، متدینہ، خیر وصلاح والی خاتون تھیں ان میں سے ایک شیخہ مسندہ ام الحسن فاطمہ بنت امام شہاب الدین احمد بن امام رضی الدین ابراہیم بن محمد بن ابو بکر طبری مکیہ(۱) متوفیہ ۸۳ے ہجری۔ بھی ہیں۔ ان کے والد، دادا اور دو بھائی وقت کے امام تھے، اپنے دادا سے کئی اجزاء کی سماعت کی مثلاً "الاربعون المختار" لابن مسدی اور "التساعیات" جس کی تخریج رضی طبری نے اپنے لئے کی تھی۔ درس حدیث بھی دیا، ابو زرعہ عراقی نے ان سے سماع کیا۔

......اس صدی کی محدثات میں سے ایک سلمیٰ بنت محمد بن جزری مشہور قاری کی بیٹی بھی ہیں، ان کے والد نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ ! یہ میری بیٹی ہیں، اللہ ان کے ذریعے نفع پہنچائے اور اسے ان کاموں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اس کے دین و دنیا کی بھلائی ہو، اسکے بعد ان کی طلب علمی اور علم میں مہارت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ۸۱۳ھ ہجری میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا، مقدمۃ التجوید اور اس کی تفصیلات یاد کیں اور مقدمہ کو یاد کیا۔ اس کے بعد طیبۃ النشر، الفیہ اور قرات عشر یاد کرنا شروع کیں اور ۱۲ ربیع الاول ۸۳۲ھ ہجری تک یہ تمام چیزیں مکمل کر لیں، انہیں جملہ وجوہ قرات صحیح قرات اور تجوید کے ساتھ اس طرح مستحضر تھیں کہ اس زمانے میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا، علم عروض اور عربی ادب بھی پڑھا۔ خط نہایت عمدہ تھا۔ عربی، فارسی میں خوب اشعار کہتی تھیں، اسی پر اکتفا و بس نہیں بلکہ علم حدیث میں بھی خوب مہارت حاصل کی فرمایا: علم حدیث خود ہی پڑھا۔ مجھ سے سنا بھی اور میرے سامنے بھی پڑھا۔ اس میں انہیں خوب عروج نصیب ہوا، اللہ ان کی مساعدت فرمائے اور دنیا و آخرت کی بھلائی کی توفیق مرحمت فرمائے۔(۱)

ان میں سے ایک ! ام ہانی مریم بنت فخر الدین محمد الہورینیہ متوفیہ ۸۷۱ھ ہجری ہیں۔ بچپن ہی میں قرآن کریم یاد کر لیا تھا، علوم متداولہ میں پختگی پیدا کرنے کے بعد مصر و

(۱) غایۃ النہایہ ۱/۳۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ مکرمہ کا سفر کیا، وہاں حذاق محدثین سے علم حدیث حاصل کیا، عراقی، ہیثمی اور ابن الملقن نے انہیں اجازت حدیث مرحمت فرمائی، تکمیل علوم کے بعد حدیث پڑھانا شروع کی اور بے شمار محدثین نے ان سے سند حدیث حاصل کی، خط میں انتہائی مہارت رکھتی تھیں، نظم ونثر میں بڑا ملکہ تھا، محدثین نے ان کی مہارت فی الحدیث کی تصدیق کی جس کی تائید کے لئے یہی بات کافی ہے کہ علامہ ابن فہد جیسا شخص ان کا شاگرد تھا، بڑے تقوے والی، کثرت سے روزہ رکھنے والی انتہائی صالح تھیں، تیرہ حج کئے(۱)

......اس طرح حجابی خاتون بنت ابو الحسن متوفیہ ۸۶۴ ہجری نے ابو بکر مزی اصغر واکبر سے علم حدیث حاصل کیا بہت سے محدثین و محدثات سے سند حدیث حاصل کی، مصر وشام میں درس حدیث دیا۔(۲)

ان کے علاوہ اور بے شمار خواتین ہیں جنہیں ابن فہد نے معجم الشیوخ میں اور ابو زرعہ عراقی نے "الذیل علی العبر" میں بیان کیا ہے۔(۳)

ان دو صدیوں میں بے شمار خواتین تھیں جنہیں جملہ علوم و فنون میں نبوغ و مہارت حاصل تھی، پھر ان میں سے بعض کو تو جملہ علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل تھی مثلاً عائشہ بنت علی بن ابو الفتح جنہیں ست العیش کے لقب سے پکارا جاتا تھا، ۸۴۰ ہجری میں وفات پائی، بڑی عالمہ فاضلہ تھیں، تمام علوم متداولہ میں دسترس حاصل تھی، مگر حدیث و روایت سے خصوصی شغف تھا، اپنے نانا سے پانچ مجلسوں میں الفوائد الغیلانیات پڑھی، دیگر حضرات سے "فوائد ابن بشران" پڑھی، اس کے ساتھ ساتھ ادب عربی کے ساتھ خصوصی لگاؤ تھا کتب ادب، لغت وشعر میں انتہائی فائق تھیں، ان کی مرویات میں سے ایک "فضل الخیل" للدمیاطی بھی ہے اشعار کثرت سے یاد تھے خصوصاً "دیوان بہاء زہیر" تو ازبر تھا، سیرۃ نبویہ بھی مستحضر تھی، پورا پورا واقعہ حفظ بیان کرتی تھیں، انتہائی سریع الحفظ تھیں، جو عبارت یا قصیدہ ان کے سامنے ایک مرتبہ پڑھا جاتا تو یاد ہو جاتا تھا، اس کی ساتھ ساتھ فقہ میں بھی اچھی فہم و تفہیم تھی۔

....

(۱) الضوء اللامع ۱۲/۱۵۶۔

(۲) السابق نفسہ ص ۲۳۱۔

(۳) مثال کے طور پر دیکھئے ۱/۶۶۔ ۹۳۔ ۹۴ حوالہ مذکورہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بقاعی فرماتے ہیں کہ !خط نہایت عمدہ لکھتی تھیں، انتہائی ذکی تھیں مطالعہ سرعت سے کرتیں اور سمجھ لیتیں۔ اشعار کثرت سے یاد تھے۔ دیوان بہاء زہیر، مصارع العشاق، سیرۃ نبویہ لابن فرات، سلوان المطاع لابن ظفر کا سرسری مطالعہ کیا تو ان کا اکثر حصہ یاد ہو گیا، اور اس کا مذاکرہ کر لیا، بچپن سے لے کر وفات تک ایک ہی نہج پر صوم و صلوٰۃ، اذکار و عبادت کی پابند اور انتہائی مخیر و متدینہ تھیں، (۱) میری معلومات کے مطابق نویں صدی کے بعد خواتین کا شغف فی علم الحدیث آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا، کیونکہ عید روسی نے "النور السافر" میں اور محبی نے "خلاصۃ الاثر" میں، محمد بن عبداللہ نجدی نے "السحب الوابلہ" میں دسویں صدی سے تیرھویں صدی تک چند خواتین کا تذکرہ کیا ہے جو علم حدیث میں نمایاں مقام رکھتی تھیں، محدثین کبار کے زمرے میں تین سے زیادہ نہیں آتیں ہماری مندرجہ بالا بات کا یہ مطلب نہیں کہ اس زمانے میں خواتین کا حدیث نبوی سے بالکلیہ تعلق ختم ہو چکا تھا۔ بلکہ بعض چیدہ چیدہ خواتین ابھی ایسی موجود تھیں جنہیں علم حدیث کے ساتھ خصوصی شغف تھا۔ مثلاً اسماء بنت کمال الدین موسیٰ الحجاجی زبیدیہ یمنیہ متوفیہ ۹۰۴ھ ہجری عموماً علوم اسلام اور خصوصاً علم حدیث پڑھاتی تھیں، یمن کے وزراء اور گورنروں پر ان کا پورا حکم چلتا تھا اور ان کی نظروں میں ان کا بہت بلند مقام تھا، حتی کہ اگر کسی کی سفارش کرتیں تو ان کی تعظیم و حرمت کے پیش نظر اسے قبول کر لیا جاتا تھا، العید روسی فرماتے ہیں کہ عابدہ، صالحہ و قاریہ قرآن تھیں، تفسیر کتب حدیث خواتین کو پڑھائی اور انہیں وعظ و نصیحت کرتی تھیں، ان کی بات قلوب پر اثر انداز تھیں، جب بھی کسی امیر، قاضی یا بادشاہ کے نام کسی کی سفارش کرتیں تو قبول ہوتی تھی، کوئی بھی رد نہ کرتا تھا۔ ان کے بعد خواتین میں ان جیسی صلاح و تقوے والی خاتون دیکھنے میں نہ آئی۔ (۲)

اس طرح ستہ الخالق معمرۃ، شیخ، مسندہ، سیاحہ ام الخیر دمشقیہ صالحیہ متوفیہ ۹۰۲ھ ہجری میں یہ اہل حجاز سے صحیح بخاری کی روایت کرنے والی آخری خاتون ہیں۔ ان کے انتقال سے روایت بخاری میں اہل حجاز کا ایک درجہ کم ہو گیا۔ (۳)

---

(۱) اعلام النساء ۳ / ۱۸۱۔ ۱۸۲۔
(۲) النور السافر ص ۳۹۔
(۳) النعت الاکمل لاصحاب الامام احمد بن حنبل ص ۵۷۔ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح عائشہ بنت محمد بن احمد مصلح الدین کی ہم سبق متوفیہ ۹۰۶ ہجری میں، انہوں نے بھی بے شمار طلبہ حدیث کو پڑھایا ان میں امیر مصر لن طولون بھی ہیں، اس کے بعد مدرسہ صالحیہ دمشق کی تدریس ان کے حوالے کر دی گئی۔

اس طرح اپنے دور کی فاضل خواتین اور بھی ہیں جنہیں علم حدیث کی روایت بھی حاصل تھی، مثلاً ام النہا بنت محمد البدرانی مصریہ (۱) متوفیہ ۹۱۱ھ ہجری، خدیجہ بنت محمد بن ابراہیم مقری العامریہ (۲) متوفیہ ۹۳۵ ہجری بڑی فقیہہ فاضلہ تھیں، دیندار اور باصلاح تھیں۔ بہت سے مشائخ سے حدیث حاصل کی، صحیح بخاری کی بھی راویہ تھیں، اور بای خاتون بنت ابراہیم بن احمد حلبیہ شافعیہ (۳) متوفیہ ۹۴۲ ہجری۔ اور بوران بنت محمد قاضی لن الشحنہ (۴) متوفیہ ۹۳۸ ہجری۔ فاطمہ بنت یوسف قاضی جمال الدین تادفی حنبلی حنفی۔ (۵) متوفیہ ۹۲۵ ہجری انہیں شیخ محدث برہان الدین حلبی سے سماع حاصل تھا۔ اور فاطمہ بنت عبدالقادر بن محمد بن عثمان جو بنت قریمزان کے نام سے معروف تھیں (۶) متوفیہ ۹۶۶ ہجری اپنے زمانے کے تمام فضلا میں سب سے افضل شمار کی جاتی تھیں، ریاست عادلیہ اور دجاجیہ دونوں کی حکمران تھیں (۷) خط نہایت عمدہ تھا، بہت سی کتابیں اپنے ہاتھ سے لکھیں، ان کی عبارت انتہائی فصیح ہوتی تھی، انتہائی پاک دامن اور سادہ طبیعت تھیں بیماری میں بھی کبھی نماز نہ چھوڑتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ: میں نے اپنے شوہر کمال الدین محمد بن میر جمال الدین اردبیلی شافعی سے علم حاصل کیا ہے۔

......دسویں صدی کی مشہور محدثات: زینب بنت محمد بن محمد بن احمد غزی شافعیہ متوفیہ ۹۸۰ ہجری، ان کے بھتیجے نجم الدین غزلی نے ان کے حالات بیان کئے ہیں اور ان کے عمدہ اشعار نقل کئے ہیں اور ان کے متعلق فرمایا ہے کہ: اہل علم اور صلاح و تقوے

(۱) اعلام النساء ۵ / ۲۱۵.
(۲) اعلام النساء ۱ / ۳۴۱.
(۳) الکواکب السائرہ ۲ / ۱۲۸.
(٤) الکواکب السائرہ ۲ / ۱۲۹.
(۵) النعت الاکمل ۹۸ . الکواکب السائرہ . ۱ / ۲۹۳.
(٦) الکواکب السائرہ ۲ / ۲۳۸.
(۷) الکواکب السائرہ میں اس طرح ہے مگر اعلام النساء میں انر جاجیہ ہے یہی درست ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی خواتین میں سب سے زیادہ علم، صلاح و تقوے والی تھیں، میں نے ان کے حقیقی بھائی اور اپنے والد سے بہت علم حاصل کیا ہے، انہیں سے کتاب "تنقیح اللباب" اور "المنہج" کا ایک حصہ پڑھا۔ انہوں نے اپنے خط میں ان کے لئے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ ان کے نصیحت بھرے اشعار انتہائی سنجیدہ اور رقت آمیز ہیں زمانے کا ایک عجوبہ اور دریکتا تھیں۔(۱)

گیارہویں صدی میں خواتین کا اشتغال بالحدیث کم ہوتا گیا۔ بہت کم ایسی خواتین ہیں ہمیں جن کے متعلق حدیث نبوی کا اشتغال معلوم ہوا ہے۔ مثلاً امنت علی التار عاملی متوفیہ ۱۰۳۱ھ ہجری، عالمہ فقیہہ اور محدثہ تھیں، حدیث و فقہ کا درس دیتی تھیں، خواتین ان سے پڑھتی تھیں، کتابوں سے خاص شغف تھا انہیں اپنے والد سے وراثت میں چار ہزار انتہائی نادر و نایاب کتابیں ہاتھ لگیں تھیں۔(۲)

بارہویں صدی کی صرف ایک خاتون قریش بنت عبدالقادر طبریہ مکیہ متوفیہ ۱۱۰۷ھ ہجری معلوم ہو سکیں اہل مکہ کی فقیہہ اور عالمہ بالحدیث تھیں، اپنے گھر میں ہی درس حدیث دیتی تھیں، انہوں نے اپنے والد وغیرہ سے علم حاصل کیا تھا۔(۳)

تیرہویں صدی میں بھی بہت سی ایسی فاضلات کا علم ہوا ہے جنہیں علم حدیث کے ساتھ طلباً، قراءۃ، اجازتاً یا تدریساً کسی نہ کسی درجے میں تعلق اور لگاؤ رہا ہے۔ جیسے وہ خاتون جسے اس فضل سے وافر حصہ ملا ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا، اس نے علوم اسلامیہ سے خوب سیر ابی حاصل کی اور بہت سے قلمی نسخے اپنے ہاتھ سے لکھے، اور ایک بڑا کتب خانہ بنایا، حدیث میں اسے بڑی مہارت، گہری نظر اور بڑی بلند تحقیق حاصل تھی، اس زمانے کے مشہور محدثین سے سند حدیث حاصل کی، اور محدثہ ہونے کی وجہ سے انہیں بڑی شہرت ملی، آخری عمر میں مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی طرف ہجرت کر کے وہیں رہائش اور سکونت اختیار کی، وہاں بھی ایک عام کتب خانہ قائم فرمایا جہاں ان کے پاس بڑے بڑے محدثین حاضر خدمت ہوئے اور ان سے سند حدیث حاصل کی، جن میں قابل ذکر: شیخ عمر حنفی اور شیخ محمد صالح ہیں، کچھ عرصے بعد یہ کتب خانہ اللہ کے لئے

....

(۱) الکواکب السائرہ ۳ / ۱۵۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف کر دیا، اور مدینۃ الرسول ﷺ کی طرف ہجرت کی، ١٢٤٦ ہجری کے بعد انتقال ہوا، اللہ ان پر نیک بندوں کی طرح رحمت نازل فرمائے، اور ایسے باغات میں بسائے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں (١) یہ تھے مختصر حالات فاطمہ بنت محمد فضیلی حنبلی زبیریہ کے جو شیخہ فضیلیہ کے نام سے معروف تھیں، انتہائی پارسا، شیخہ، عالمہ، عابدہ اور زاہدہ تھیں ١٢٠٠ھ ہجری سے قبل سیدنا زبیرؓ کے شہر اور علاقے میں پیدا ہوئی تھیں، وہیں نشوونما ہوئی، وہاں کے مشائخ سے علم حاصل کیا، زیادہ تر علم شیخ ابراہیم بن جدید سے حاصل کیا، ان ہی سے تفسیر و حدیث کے علاوہ فقہ اور تصوف بھی حاصل کیا، ان کے علاوہ بھی بہت سے مشائخ سے علم حاصل کیا، انتہائی یکسوئی کے ساتھ علم کے حصول پر توجہ دی۔ بچپن ہی سے خط بھی سیکھ لیا تھا اور اس میں بھی خوب مہارت پیدا کی، مختلف علوم و فنون میں کئی کتابیں تالیف کیں، نہایت عمدہ خط تھا، بڑے حوصلے کے ساتھ کتابیں جمع فرمائیں، تمام علوم کی معتبر اور بڑی کتابیں جمع کی تھیں، حدیث اور اہل علم سے بہت محبت تھی، بے شمار مسلسلات کا سماع کیا، اور بے انتہاء کتب حدیث پڑھیں، علماء و مشائخ کی ایک بڑی جماعت نے انہیں اجازت حدیث عطا فرمائی، اپنے شہر کے علاوہ اپنے دور میں بہت شہرت حاصل کی، پوری دنیا سے فضلاء مراسلت کرتے تھے، ان سے نہایت بلیغ اور عمدہ تعریف میں خط و کتابت فرماتی تھیں، اس کے بعد حج کیا اور زیارت رسول فرمائی، اور واپس مکہ مکرمہ آکر اقامت اختیار فرمائی، مسجد حرام کے قریب ہی باب زیارت میں اقامت پذیر ہوئی کہ وہاں سے بیت اللہ صاف نظر آتا تھا، اور موت تک وہیں اقامت کا عزم رکھا، علماء مکہ کی کثرت سے آمدورفت ہوتی تھی۔ ایک دوسرے سماع اور اجازت حدیث کا تبادلہ فرمایا۔ چنانچہ ان کی خوب نیک نامی اور بڑی شہرت ہوئی۔ بے شمار مسلسلات کی اجازت دی، اور خلق کثیر کی رہنمائی فرمائی، بالخصوص خواتین کی، کہ وہ تو ہر وقت حاضر باش رہتیں اور خوب مستفیض ہوتیں، جن میں سے بہت سی خواتین کے حالات سدھر گئے، جن خواتین کی ان کے پاس آمدورفت تھی وہ دینداری تقویٰ، پرہیزگاری، فرائض اسلامیہ کی مواظبت، قناعت، صبر اور حسن سلوک میں مشہور و ممتاز تھیں، بڑی اچھی شہرت پائی کہ اس زمانے میں ایسی

(١) مقالة السير الحثيث ص ٢٥٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتون نہ دیکھی نہ سنی گئی، عمل وصلاح، زہد وورع اور دیگر فضائل میں کوئی خاتون ان کے قریب قریب بھی نہ تھی، تمام کتابیں فقہ حنبلی پڑھنے والے طلبہ پر وقف کر دیں۔ بہت کم اپنے پاس رکھیں، ۱۲۴۲ھ ہجری میں وصال ہوا معلات شعبہ نور میں دفن ہوئیں، رحمہا اللہ تعالیٰ۔(۱)

......اور جیسے فاضلہ فاطمہ شمس جہاں جرکسیہ مدنیہ، بڑی عالمہ تھیں، مدینہ میں قیام رہا، عبدالحی کتانی کو اپنے شوہر شیخ الاسلام عارف حکمت کی سند سے اجازت مرحمت فرمائی، جن کی وفات ۱۲۷۵ھ ہجری میں ہوئی۔(۲)

......اور ایک خاتون: خاتمۃ المحدثات جس کی اطلاع مجھے "اعلام النبلاء، بتاریخ حلب الشہبا" (۳) کے ذریعے ہوئی جو شیخ محمد راغب طباخ کی تالیف ہے۔ وہ شیخ مریم بنت محمد بن طہ العقاد، حلبیہ شافعیہ ام عمران مقریئہ، مسندہ وقت، کاملہ، عالمہ اور عاملہ تھیں جن کی وفات ۱۲۲۰ھ ہجری کے قریب قریب ہوئی ان کی پیدائش ۱۱۵۶ھ ہجری حلب میں ہوئی، قرآن کریم اور چند ابتدائی کتابیں اپنے والد سے پڑھیں، اور انہیں کی تربیت میں رہیں، محدثین کرام کی ایک بڑی جماعت نے انہیں اجازت حدیث عطا فرمائی۔ جن میں ان کے والد، مسند کبیر، علامہ زمان بڑے عالم شیخ ابو سلیمان صالح بن ابراہیم جینینی بھی ہیں جن کی طرف سے انہیں عام اجازت تھی، ۱۲۰۵ھ ہجری میں جب علامہ خلیل مرادی حلب تشریف لے گئے تو وہاں ان کی ان سے ملاقات ہوئی، انہوں نے ان کے علم و فضل کی شہادت دی۔ ان کے علاوہ اور بہت سی مثالیں خواتین کے ان آخری صدیوں میں علوم اسلامیہ کے ساتھ اشتغال و انہماک پر شاہد عدل ہیں۔ جیسا کہ صاحب "التراتیب والادارۃ" نے ذکر کیا ہے کہ شیخ مشہور مختار کنتی نے "مختصر خلیل" پڑھائی اور ان کی اہلیہ نے خواتین کو پڑھائی، وفایہ نامی ایک اور عالمہ فاضلہ ہیں، جو لیبیا کے کسی شہر میں رہتی تھیں بڑے بڑے علماء ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ آؤ!

(۱) المختصر من کتاب نشر النور والزهر، ۲/ ۳۳۸، ۳۴۰. النعت الاکمل ۳۵۵، ۳۵۶.
(۲) فهرس الفهارس والاثبات ۱/ ۷۲۴ اعلام النساء ۴/ ۶۸.
(۳) ۷/ ۱۶۶، ۱۶۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقایہ سے مشورہ کریں، ان کی رائے لیں کیونکہ ان کی جماعت ہمارے علماء سے کہیں بہتر ہے۔(۱) شیخ عطیہ محمد سلام رحمہ اللہ (موصوف تالیف کتاب کے وقت حیات تھے اب وفات پا چکے ہیں) از مترجم۔ فرماتے ہیں کہ جب میں "احساء" میں مدرس تھا میں نے آل مبارک کے ہاں سنن ابی داؤد کا ایک نسخہ دیکھا جس پر صلاح الدین ایوبی کی ہمشیرہ کا حاشیہ تحریر تھا، صاحب "التراتیب والادارۃ" نے ذکر کیا ہے کہ: صحرائے افریقہ کی بہت سی خواتین بالخصوص مقام "شنقیط" (سنجلا) کی رہنے والی جو آج کل موریتانیہ کے نام سے معروف ہے اور تیلیتو، اور قبیلہ مجسمت" کی خواتین کا علوم اسلامیہ کے ساتھ اشتغال رہا ہے عجیب بات تو یہ ہے کہ شیخ مختار جو کنتی کے نام سے معروف ہیں انہوں نے " مختصر خلیل "مردوں کو پڑھائی اور ان کی اہلیہ نے خواتین کو۔(۲)

ہماری بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ جب ہم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے بلاد افریقہ میں مبعوث تھے، تو ہم ایک شہر "اطار" جو موریتانیہ سے قریب ہے میں رہائش پذیر تھے، ہم نے وہاں کے بڑے بوڑھوں سے سنا کہ کچھ عرصہ قبل یہاں ۲۰۰ خواتین مکمل "المدونۃ الکبریٰ" کی حافظہ تھیں، آخر میں یہ بات بھی سننے میں آئی کہ اب بھی ایک موریتانی خاتون مسجد نبوی ﷺ میں حدیث، سیرت اور لغۃ عربیہ کا درس دیتی ہے۔(۳)

استاذ عبداللہ عفیفی فرماتے ہیں کہ: مغرب اقصیٰ کی خواتین عموماً حفظ قرآن کریم مع قرأت عشر، روایت حدیث درس فقہ اور اصول و دیگر علوم دینیہ میں ممتاز و معروف ہیں، اس علاقے کے لوگ بتاتے ہیں کہ یہاں ۸۰/ خاتون ایسی تھیں جو ان تمام علوم میں جامعیت کے ساتھ ساتھ مدونۃ الامام مالکؒ جو حدیث وفقہ پر مشتمل سب سے بڑی کتاب ہے کی حافظہ تھیں۔(۴)

علوم دینیہ کی فاضلات میں! سیدہ شریفہ فاطمہ الزہراء بنت سید محمد بن احمد

---

(۱) المرأۃ العربیہ ۳ / ۱۵۵.
(۲) تتمۃ اضواء البیان ۹ / ۳۶۰ . ۳۶۱.
(۳) بحوالہ مذکورہ.
(٤) المرأۃ العربیہ ۳ / ۱۵۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادریسی کا بھی شمار ہے قرآن کریم مع قرأت عشر کی حافظہ تھیں، حدیث و فقہ کی اکثر کتابیں یاد تھیں، جدید علوم میں بھی بڑی مہارت تھی، کبھی اپنے والد کے گھر سے باہر نہیں نکلیں، اپنے والد اور دادا سے علوم حاصل کیے۔(۱)

یہ ۱۳۰۰ ہجری تک کی ان خواتین کا مختصر تذکرہ تھا جنہیں علم حدیث نبوی سے کسی درجے شغف تھا۔ میرے لئے بڑی خوش نصیبی کی بات ہوگی اگر مزید دو صدیوں کی ان خواتین کو شمار کر سکا جن کو اس علم کے ساتھ تعلق ہے۔ اگر انہیں بھی فاضلات، عالمات اور مصلحات کے اس قافلے میں درج کر سکا تو زہے نصیب۔

آخر میں مجھے اس پر روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں کہ کامل و کثیر کو چھوڑ کر ناقص و قلیل کو ذکر کیا ہے، جو رہ گیا ہے وہ بھی مذکور سے کم نہیں۔ کیونکہ کتب حدیث کے مخطوطات، حواشی، کتب اسانید حدیث، کتب برامج و اثبات، مشیخات و تراجم خواہ ان کی ترتیب زمانی ہو یا علاقائی، ان خواتین کے ناموں سے بھری ہوئی ہیں جن کا مشغلہ تعلیم و تعلم حدیث رہا ہے، مذکورہ کتب کا مطالعہ کرنے والا اسانید و حواشی میں ان خواتین کے سینکڑوں نام دیکھے گا جو روایات حدیث ہے اور درس و تدریس کتب حدیث میں مردوں کی ہمسر ہیں، بعض تو ان کی تدریس میں مرد حضرات پر بھی فائق ہیں۔(۲)

چوتھی فصل

اسلاف کے تعلیم نسواں کی طرف توجہ کے چند نمونے، خواتین کے علمی شغف کے چند واقعات اور ان کی علمی قابلیت صحیح حدیث، "حدیث شفاء بنت عبداللہ" میں رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو کتابت سکھانے کے متعلق واضح ارشاد فرمایا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ: میں حضرت حفصہؓ کی خدمت میں حاضر تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور مجھے فرمانے لگے: جس طرح تم نے انہیں لکھنا سکھایا ہے اسی طرح چونٹی

(۱) المراۃ العربیہ ۳/ ۱۵۶۔

(۲) جن کا تذکرہ نہ ہو سکا ان کے حالات کے لئے دیکھئے: القند فی ذکر علماء سمر قند . ذیل التقیید فی رواۃ السنن والمسانید . طبقات حنابلہ . السحب الوابلہ علی ضرائح الحنابلہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دم بھی سکھادو!(۱)...... بعض حضرات نے ایک دوسری حدیث کے ساتھ اس کا معارضہ کیا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ : انہیں بالا خانوں میں مت ٹھہراؤ نہ ہی انہیں لکھنا سکھاؤ! انہیں تو سوت کا تنا اور سورہ نور کے احکام سکھاؤ!(۲) اس حدیث کے آخری راوی محمد بن ابراہیم شامی ہیں جنہیں دار قطنی نے کذاب کہا ہے۔(۳) اگر صحیح مان بھی لیا جائے تو یہ اس صورت پر محمول ہے جس میں تعلیم قرات و کتابت پر فساد کا اندیشہ ہو۔ ورنہ تو خواتین صحابیات کے دور سے آج تک قراۃ و کتابت سیکھتی چلی آئی ہیں۔ اور ابھی محدثات و راویات کی ایک جماعت کا تذکرہ ہو چکا ہے جس میں ان کا عمدہ خط والی ہونا بھی مذکور تھا، بلکہ امام ذہبی نے تو فاطمہ بنت حسن بن علی بغدادی عطار جو ام الفضل بنت الا قرع" کے نام سے معروف تھیں، کے حالات میں ذکر کیا ہے کہ یہ حسن خط میں ضرب المثل تھیں، لوگوں نے ان کے خط کو دیکھ کر اپنے خطوط درست کئے۔ اور حسن خط میں مہارت کی وجہ سے ان کی بڑی تعریف کی دربار خلافت سے رومی امر و سرکش کی طرف "کتاب ہدنہ" کی کتابت کے لئے انہیں بلایا گیا تھا کہ ان کی لکھائی ضرب المثل تھی۔(۴)

صاحب التراتیب والادارۃ نے ذکر کیا ہے کہ خواتین کو تعلیم کتابت کی مشروعیت پر اجماع ہے اور قلقشندی نے فرمایا ہے کہ : خواتین کی ایک بڑی جماعت لکھتی تھی مگر اسلاف میں سے کسی نے بھی نکیر نہیں فرمائی۔

شیخ عبدالواحد مراکشی فرماتے ہیں کہ : قرطبہ کے مشرقی محلے میں ایک سو ستر خواتین رہتی تھیں سب کی سب خط کوفی میں قرآن مجید کی کتابت کرتی تھیں۔(۵)

جس حدیث میں خواتین کو تعلیم کتابت سے روکا گیا ہے اس کے ساتھ استدلال سے مجھے ایک اور حدیث یاد آگئی جس میں خواتین کو روایت سے بھی روکا گیا ہے۔ حافظ ابو الفضل عراقی متوفی ۸۰۶ھ ہجری نے ابو الحسن محمد بن علی بن احمد بن محمد بن عبداللہ

(۱) حوالہ گذر چکا ہے۔
(۲) مستدرك حاكم ۲ / ۳۸٦.
(۳) مجمع الزوائد ٤ / ۲۳.
(٤) سير اعلام النبلاء ۱۸ / ٤۸۰.
(٥) المراءة ومكانتها ص ٥٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن احمد بن المعتصم ہاشمی کے حالات میں ذکر کیا ہے کہ: وہ جھوٹی حدیث روایت کرتے ہیں، یہ اس حدیث کے لئے آفت ہیں، جسے ابو بکر محمد بن حسین بن فتحویہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی بن احمد مذکور سے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالرحمن بن ابی حاتم نے بتایا، انھیں ابو سعید الاشج نے خبر دی، انہیں عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ عورتیں کرسیوں پر بیٹھ کر حدثنا اور اخبرنا کہنے لگی ہیں تو تم انہیں آگ لگادو! انی سمعتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: آخری زمانے میں علماء فقہاء تو گھروں میں بیٹھ جائیں گے اور عورتیں ظاہر ہو جائیں گی اور کہیں گی: حدثنا اخبرنا جب تم ایسا دیکھو تو انہیں آگ لگا دینا۔ یہ حدیث منکر ہے اس کے تمام رجال سوائے محمد بن علی بن احمد ہاشمی کے سب کے سب ثقہ ہیں، صرف یہ اس حدیث کی آفت ہیں، یہ اس صحیح سند پر سوار ہو گئے ہیں اسے ابو منصور دیلمی نے مسند الفردوس عن ابو فتحویہ سے روایت کیا ہے۔(۱)

بہر حال سلف صالح خواتین کی سیرۃ سے جیسا کہ گذرا یہی بات واضح ہے کہ انہوں نے روایت حدیث علم، کتابت اور تدریس سے وافر حصہ حاصل کیا تھا، اس مقام پر مجھے وہ مضمون بہت خوب معلوم ہوتا ہے جسے داعی کبیر عبدالحمید بن بادیس سلفی نے حدیث شفاء سابق کی تشریح میں ذکر کیا ہے۔

چنانچہ وہ " الاحکام والفوائد" کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں کہ: ۔اس حدیث سے جھاڑ پھونک کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کلام میں کوئی ناجائز امر نہ ہو جیسا کہ بہت سے آثار اس پر دال ہیں۔

جب دوائیں مخصوص خواص کی وجہ سے سبب شفاء ہیں تو پھر بعض اقوال کے اندر یہ بات کیوں نہ ہو۔ ایک جسم میں موثر ہے دوسری روح ہیں۔ دونوں تجربے سے ثابت ہیں، شریعت نے دونوں کی اجازت دی ہے۔ اس طرح جھاڑ پھونک کا سیکھنا سکھانا بھی مشروع معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ اس میں جائز طریقے کا اتباع ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ایسی چیز جانتا ہو جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اس کا پھیلانا اور لوگوں

(۱) ذیل میزان الاعتدال ص ٤٠٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سکھانا ضروری ہے۔ اس طرح خواتین کو تعلیم کتابت کی مشروعیت بھی معلوم ہوتی ہے، جس پر ائمہ کی ایک جماعت نے استدلال کیا ہے۔ مثلاً: علامہ خطابی نے شرح السنن اور صاحب "المنتقی" نے اپنی کتاب میں۔

اس سے زیادہ قوی استدلال ان آیات قرآنیہ سے کیا ہے جو کثرت سے وارد ہوتی ہیں اور مرد و عورت دونوں کو شامل ہے۔ اس سلسلے میں جمہور علماء کا مذہب ہی حق ہے وہ یہ ہے کہ خطاب بصیغہ تذکیر خواتین کو بھی شامل ہے الا یہ کہ کوئی ایسا مخصص موجود ہو یا صراحت یا اجماع جو انہیں اس حکم سے خارج کر دے، کیونکہ احکام تکلیفیہ میں مرد عورت سب برابر ہیں۔ اس میں سب کا اتفاق ہے کہ جب مرد اور عورت جمع ہو جائیں تو خطاب یا خبر کو علی سبیل التغلیب مذکر لایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں غور کیجئے! ترجمہ: اور یہ ضرور ہے کہ تمہارے آپس میں کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے" نیز اللہ کا فرمان:۔ ترجمہ:۔ اور دو شخصوں کو اپنے مردوں میں سے گواہ کر لیا کرو! پھر اگر وہ دو گواہ مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو۔"

دیکھیئے مقتضی حال کے مطابق دوسری جگہ کس طرح حکم کو مردوں کے ساتھ مقید کر دیا جب کہ پہلی جگہ مطلق رکھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں کہ کاتب مرد ہو یا عورت، یہ بھی خواتین کو تعلیم کتابت کی ایک دلیل ہے۔ اور جو آیت علم کی طرف داعی ہے اور کتابت کی بھی داعی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلایا ہے کہ! اللہ نے قلم کے ساتھ سکھلایا ہے تاکہ ہمیں یہ بتائیں کہ علم کا ایک راستہ قلم بھی ہے اور اس کی حفاظت و تدوین کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے قلم کی عظمت شان کی بنا پر اللہ نے اس کی قسم بھی کھائی ہے اور یہ سب کا سب خطاب عام میں ہے جو مردوں کی طرح عورتوں کو بھی شامل ہے۔ اور عمومات کثرت کی بنا پر قطعیت کو بتاتے ہیں۔ اس کے بعد "الاقتداء" کے عنوان کے تحت فرمایا۔ ان دلائل پر اعتماد کرتے ہوئے اور تاریخ امت میں کثرت سے کاتبات و عالمات کو دیکھتے ہوئے ہم پر بھی ضروری ہوا کہ ہم بھی اپنے بیٹوں، بیٹیوں، مردوں عورتوں میں جہاں تک ہم سے ہو سکتا ہے ہم دینی اساس پر علم کو پھیلائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو پوری انسانیت کی وراثت اور تمام ادوار میں اس کی محنت کا ثمرہ اور نتیجہ ہے۔ اسی کے ذریعے ہم اپنے اس مرتبے کو پا سکتے ہیں جو دیگر امم میں ہمیں حاصل تھا۔(۱)

شیخ عطیہ محمد سالم نے اس مسئلے پر خوب تفصیلی کلام کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ :

تعلیم نسواں میں کوئی اختلاف نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ بالکل واضح ہے۔ تھوڑا سا غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ علم من حیث العلم جہالت سے بہت بہتر ہے۔ اور علم دو قسم کا ہے یہ سن کر اور زبانی طور پر علم حاصل کرنا۔ ازواج رسول اللہ ﷺ کا یہی طریق کار تھا، اور کتاب و سنت کی سمجھ میں سیدہ عائشہؓ اس علم کا بہترین نمونہ تھیں، انہوں نے صحابہ کرام کی اغلاط کی کس قدر اصلاح فرمائی یہ مشہور و معروف ہے۔ دوسرا وہ علم جو سبق پڑھ کر اور لکھ کر حاصل کیا جائے، اس کا مدار مصلحت و مفسدت پر ہے، چنانچہ جنہوں نے تعلیم نسواں کو باعث فساد سمجھا انہوں نے منع فرمادیا جیسا کہ سیدنا علیؓ سے منقول ہے کہ ان کا گذر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو ایک خاتون کو لکھنا سکھلا رہا تھا، اسے دیکھ کر فرمانے لگے "شر کے اندر مزید شر کا اضافہ نہ کر"۔ بعض عقلاء سے مروی ہے کہ : انہوں نے کسی خاتون کو کتابت سیکھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ "اژدھا زہر پی رہا ہے" اور مندرجہ ذیل اشعار کہے ترجمہ :۔ عورتوں کا کتابت، خطابت اور گورنری سے کیا واسطہ ؟ یہ چیزیں تو مردوں کی ہیں۔ ان کے لئے تو ہماری جانب سے یہ تحفہ ہے کہ وہ حالت جنابت میں رات گذاریں۔

اسی قسم کے اشعار منفلوطی نے بھی کہے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔ ترجمہ :۔ اے میری قوم! عورتیں درس و تدریس، کتابت اور مناظرے کے لئے نہیں پیدا ہوئیں، یہ علوم تو ہمارے لئے ہیں۔ انہیں تو یہ سکھاؤ کہ کپڑے دھو کر کس طرح پھیلائے جائیں، اور سوئی دھاگہ اس کے ہاتھ میں ہو پھر سوئی کے ذریعے کپڑے کی عمدہ سلائی کرے ۔(۲)

لیکن ان کی تعلیم کے متعلق یہ موقف صرف ایک زاویے اور نقطہ نظر کے اعتبار سے ہے جیسا کہ ایک اور شاعر کہتا ہے :۔ ترجمہ۔ قتل و قتال تو ہم مردوں پر فرض

(۱) من ہدی المنبوۃ ص ۱۳۶۔۱۳۹۔
(۲) معرّی نے بھی اس بارے میں اشعار کہے ہیں جن کا مفہوم بھی اسی کے قریب قریب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور حسیناؤں پر عمدہ لباس پہننا فرض ہے۔

......حالانکہ اس کے باوجود ہم تاریخ نسواں میں دیکھتے ہیں کہ خواتین بھی قتال میں شریک ہیں چنانچہ سیدہ عائشہؓ زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور سیدہ ام سلمہؓ ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں، کیونکہ ان حضرات کی بات کو عموم پر نہیں رکھا گیا، اس کے بعد فرماتے ہیں کہ :۔ اس مسئلے میں آج کے معاشرے اور زندگی کے اعتبار سے غور کرنا چاہیے، آج تعلیم نسواں زندگی کا ایک حصہ اور جزو لازم بن چکی ہے۔ مگر مشکلات ان کی تعلیم کے طریقہ کار اور کیفیت حصول علم میں پیدا ہو گئیں۔

یہ بات ضروری اور لازمی ہے کہ ان کا تعلیمی طریقہ کار ایسے زاویوں پر مشتمل ہو جس میں احسن طریقے سے اپنی تعلیم اور طب وغیرہ مکمل کر سکیں اور بس۔

ان کے طریقہ تعلیم کی مشکلات اور دشواریاں جامعات کے درجات میں اختلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ ثانوی درجات کی تعلیم قریب البلوغ زمانے میں ہوتی ہے اور نگرانی کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے اس وقت آن واحد میں اسے دو طرفہ خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اس کی جانب سے بھی اور مردوں کی جانب سے بھی۔ جب اس کی تعلیم ضروری ہی ہے تو طریقہ تعلیم بھی ایسا ہونا چاہیے جو مقصد کو بھی پورا کرے اور سلامتی کا بھی ضامن ہو! توفیق اللہ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ باقی تعلیم کتابت سے ادھر ادھر ناجائز تعلقات کا اندیشہ بیان کیا جاتا ہے یہ درست نہیں کیونکہ پھر تو آج کل گھر گھر ٹیلیفون کا ہونا اس سے بھی جلدی اور قریبی طریقہ اتصال ہے جس کو پڑھی لکھی اور ان پڑھ سب استعمال کر سکتی ہیں۔ اصل دارومدار پرورش تربیت، دینی سنجیدگی اور اخلاقی قوت پر ہے۔(۱)

محترم قارئین! اب آپ کے سامنے چند عالمات، فاضلات اور علم دوست خواتین کی حیات طیبہ کے نمونے پیش کرتے ہیں اور اسی پر ہم اپنی کتاب کو ختم کریں گے، شاید کہ اس سے نفع ہو۔ حوصلے بڑھ جائیں، شوق و رغبت میں تقویت پیدا ہو، عزائم پختہ ہوں۔ علوم اسلامیہ میں عموماً اور علم حدیث میں خصوصاً وہ خواتین آج کل

(۱) تتمۃ اضواء البیان تفسیر سورہ علق۔ ۱۰ / ۳۵۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن پر جہل کا غلبہ ہے اور ان کے سربراہ بھی ان کی حق تلفی کر رہے ہیں اور اللہ نے ان پر ان کے ماتحتوں کے بارے میں جو فریضہ عائد کیا ہے اسے ضائع کر کے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں اپنے شوق، رغبت اور عزائم کو بروئے کار لائیں۔

سربراہ خانہ اور ذمہ دار کے متعلق بعض اہل علم کا قول

کنبے کے ذمہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان علمی مسائل کی چھان بین کرتا رہے جن کی انہیں حاجت و ضرورت ہو۔ اس لئے کہ دوسروں کی تعلیم اور رہنمائی پر بڑے اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ بالخصوص جو افراد اس کی ماتحتی میں ہیں وہ زیادہ حق دار ہیں کیونکہ وہ اس کی رعیت میں داخل ہیں۔ اور خاص لوگ ہیں جیساکہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ: تم میں سے ہر ایک مسئول و ذمہ دار ہے اور ہر ذمہ دار سے اپنی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔(۱) چنانچہ انہیں ان کا پورا پورا حصہ دے دیں کہ سب سے ضروری اور بنیادی چیزیں انہیں پہلے سکھائے، چنانچہ پہلے ایمان و اسلام سکھائے اور اس کا بار بار ان سے مذاکرہ کرتا رہے۔ اگرچہ وہ پہلے سے اسے جانتے بھی ہوں۔ پھر انہیں احسان سکھائے وضو غسل کا طریقہ، تیمم و نماز کا طریقہ اور ان کے فضائل، فرائض اور سنن اور دین کی دیگر ضروری اشیاء الاہم فالاہم کے قاعدے کے اعتبار سے سکھائے۔(۲)

علامہ آلوسیؒ اللہ کے قول " یا ایھاالذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھاالناس والحجارۃ (القرآن) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے کہ انسان پر جن فرائض کا سیکھنا فرض ہے ان کا اپنے اہل خانہ و ماتحتوں کو سکھانا بھی فرض ہے۔ بعض نے اولاد کو بھی نفس میں شامل فرمایا ہے، کیونکہ بیٹا اپنے باپ کا جزء ہوتا ہے۔(۳)

ایک عالم کا اپنی اہلیہ کی تعلیم کی طرف توجہ کا نمونہ

ابن الحاج فرماتے ہیں کہ میں نے سیدی ابو محمدؒ کو یہ فرماتے سنا کہ! جب میری شادی ہوئی تو میں نے اپنی اہلیہ سے کہا: کہ میری عدم موجودگی میں تو جو بھی کام کرے یا

---

(۱) بخاری ۳ / ۱۱۱.
(۲) المدخل لابن الحاج ۱ / ۲۰۹.
(۳) روح المعانی ۲۸ / ۱۵۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بات بھی زبان سے نکالے وہ میرے آنے پر مجھے بتادیا کرنا...... کیونکہ میں تیرے سارے کاموں کا ذمہ دار ہوں، پہلے تو صرف اپنی ذات کا ذمہ دار تھا اب اپنا اور تمہارا دونوں کا ذمہ دار ہوں۔ مجھ سے ۱۰ / نمازوں کا سوال ہوگا۔ پھر یہی حال تمام ماموراتِ کا ہوگا۔ اور جن نیک کاموں کا بھی مجھ سے سوال ہوگا۔ وہ دوہرا ہوگا تمہاری طرف سے بھی اور میری طرف سے بھی اس طرح وہ انہیں متوجہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ کہنے لگے :۔ اگر تو لوٹے کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھے تو وہ بھی مجھے بتا دینا، کیونکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ تو کوئی کام کرے تو سمجھے کہ اس کے متعلق کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ حالانکہ اس کے متعلق بھی حکم شرعی موجود ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک عرصہ دراز تک تمام باتیں اور کام بتاتی رہی اس کے بعد وہ کام اور باتیں بتادیتی جن میں فائدہ نظر آیا اور باقی نہ بتاتی۔ تو مجھے بڑا دکھ ہوا، کیونکہ یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی بات بے فائدہ سمجھ کر نہ بتائے حالانکہ اس میں فائدہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں جب بھی گھر میں داخل ہوتا تو اللہ تعالیٰ گھر کی دیواروں کو قوت گویائی عطا فرمادیتے وہ مجھے سارے کاموں کی خبر دے دیتیں۔ اس کے بعد میں اپنی اہلیہ کے پاس بیٹھتا تو وہ حسب سابق جن باتوں میں فائدہ محسوس کرتی بتادیتی باقی چھوڑ دیتی۔ میں پوچھتا کہ کوئی بات رہی تو نہیں؟ وہ کہتیں کہ بس یہ ہی ہیں۔ پھر میں اسے بتاتا کہ تو نے فلاں فلاں کام بھی کیے ہیں اور باقی تمام کام گنوا دیتا، تو وہ تعجب کے طور پر کہتی کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی وحی کا سلسلہ جاری ہے؟ گھر کا دروازہ بند تھا۔ گھر میں میرے ساتھ دوسرا کوئی نہیں تھا۔ پھر آپ کو کس نے خبر دی؟ میں نے تو یہ سب کام کیے ہیں جو آپ نے بتائے، اس کے بعد آئندہ کوئی معمولی کام بھی کرتی تو وہ بھی بتادیتیں۔

اس کے بعد فرمانے لگے :۔ دیکھئے اللہ مجھ پر اور آپ پر رحم فرمائے ہ انہیں اپنی ذمہ داری کا کس قدر احساس تھا، یہی لوگ تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو صحیح طور پر سمجھا ہے کہ :۔ "تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے، ہر ذمہ دار سے اس کی رعیت اور ان کے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا"(۱)

(۱) المدخل ۲ / ۲۱۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلاف کا اپنے گھر والوں کی طرف توجہ کا نمونہ

ابن الحاج تعلیم نسواں کی ذمہ داری سے متعلق احکام شرعیہ جو طہارت، صلوٰۃ و صیام سے متعلق ہیں کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: عالم کے لئے ضروری ہے کہ: مرد، عورت، چھوٹے بڑے کو یہ احکام دینیہ سکھانے کے لئے یکسو ہو جائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان المسلمین والمسلمات..... والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات (احزاب) اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ "خواتین مردوں کی ہم سر ہیں"(۱) ان شوہر اور بیوی اور بچہ، غلام و باندی کے درمیان صفات علمیہ میں مساوات اور برابری رکھی ہے۔ اسلاف رحمہم اللہ کی اولاد، غلام اور باندیاں عموماً اسی ترتیب سے ان جملہ فضائل میں مشترک ہوتے تھے۔

بنت سعید بن مسیب کو دیکھئے! ان کے شوہر ان کے والد کے پاس پڑھتے تھے، شب زفاف کی صبح جب یہ اپنی چادر اٹھا کر باہر جانے لگے تو ان کی بیوی نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ کہنے لگے سعید بن مسیب کی مجلس میں حصول علم کے لئے جا رہا ہوں! وہ کہنے لگی یہیں بیٹھ جاؤ! سعید بن مسیب کا سارا علم میرے پاس ہے۔ میں تمہیں پڑھاتی ہوں(۲) اس طرح جب امام مالکؒ کے سامنے موطا پڑھا جاتا تو پڑھنے والا جس قسم کی بھی غلطی کرتا ان کی بیٹی فوراً دروازہ بجا دیتی تو امام مالکؒ پڑھنے والے سے کہتے: دوبارہ پڑھو اتم نے غلط پڑھا ہے۔ قاری دوبارہ پڑھتا تو واقعۃً غلطی پائی جاتی تھی۔(۳)

اسی طرح اشہب کا ایک قصہ معروف ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں رہتے تھے علی صاحبہا الف الف تحیۃ و سلام۔ ایک بچی سے انہوں نے سبزی خریدی۔ اہل مدینہ سبزی روٹی دونوں ساتھ بیچتے تھے علیحدہ سبزی نہ بیچتے تھے اور کہنے لگے۔ جب شام کے وقت ہمارے ہاں روٹی آئے تو آجانا اسی وقت تمہیں اس کی قیمت دے دیں گے، وہ بچی کہنے لگی یہ معاملہ تو ناجائز ہے! وہ بولے کیوں؟ کہنے لگی طعام کی بیع طعام کے بدلے ادھار جائز نہیں ہے، اس نے بچی کے بارے میں پوچھا کہ یہ کس کی بچی ہے، انہیں بتلایا گیا کہ یہ مالک بن

(۱) حوالہ گزر چکا ہے۔
(۲) حلیۃ ابو نعیم ۲/۱۶۷، والسیر وغیرہ۔
(۳) ترتیب المدارک میں یہ واقعہ تفصیل سے ہے، ۱/۱۰۹۔۱۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسؓ کی باندی ہے۔ان حضرات کے ہاں تو یہ صورت حال تھی، کہ ان کی تو خرید و فروخت بھی دوسروں کی تنبیہ کے لئے ہوتی تھی۔

ہمارے اس زمانے میں بھی ایک بزرگ ابو محمدؒ تھے۔ان کی اہلیہ نے ان کے سامنے قرآن مجید پڑھ کر انہیں سنایا تو اسے یاد ہو گیا۔اسی طرح شیخ ابو محمد بن ابو زیدؒ کا رسالہ اور نصف موطا امام مالکؒ یاد ہو گئی۔اسی طرح ان کی دو لڑکیاں ہیں وہ بھی ضبط و حفظ میں اپنی والدہ کے قریب قریب ہیں۔جب ہمارے زمانے کے لوگوں کے حفظ و اتقان میں یہ عالم ہے تو اسلافؒ کے زمانے میں کیا عالم ہو گا۔عالم اپنے اہل خانہ کے حصول مراتب میں زیادہ مساعدت کر سکتا ہے اور ان کی بہتر نگہداشت کر سکتا ہے۔کیونکہ وہ اس کی مسئولیت میں داخل ہونے کی وجہ سے،اور اس پر واجب ہونے کی وجہ سے پوری پوری رعایت رکھے گا، (۱)اور معاملہ یہیں پر بس نہیں ہو بلکہ بعض علماء نے اس سلسلے میں اپنی بہنوں، بھتیجیوں اور پوتیوں کی بھی خوب نگرانی فرمائی۔(۲)۔(۳)

○ایک خاتون کا اپنے آپ کو ایک عالم کی خدمت کے لئے پیش کرنا

امام ذہبی ابو نصر سجزی کے حالات میں لکھتے ہیں کہ :وہ حافظ ،امام، سنت کے علمبردار عبید اللہ بن سعید بن حاتم ابو نصر سجزی متوفی ۴۴۴ ہجری ہیں، اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ حدیث تھے، علم حدیث کی طلب میں پوری دنیا چھان ماری۔حافظ ابو اسحٰق حبال فرماتے ہیں کہ : میں ایک روز ابو نصر سجزیؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک کسی نے دروازہ بجایا، میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو ایک عورت اندر آئی اس نے ایک ہزار دینار کی تھیلی نکال کر شیخ کے سامنے رکھ دی اور کہنے لگی، آپ جس طرح چاہیں اس میں تصرف فرمائیں،وہ فرمانے لگے تم کیا چاہتی ہو ؟ وہ بولی آپ مجھ سے شادی کر لیں، مگر اس لئے نہیں کہ مجھے شادی کی ضرورت ہے بلکہ صرف آپ کی خدمت کرنے کے لئے ! شیخ نے فرمایا کہ تھیلی اٹھایئے اور یہاں سے نکل جایئے !جب وہ چلی گئی تو فرمانے لگے : میں سجستان سے طلب علم کے لئے نکلا تھا، اگر میں نے شادی کر لی تو میرا نام طالب علم نہ

(۱)المدخل ۲/۲۱۵ ج ا

(۲)آئندہ قصہ دیکھئے

(۳)السیر ۲۳/۷۰ ج ر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا، میں طالب العلمی کے اجر و ثواب پر کسی اور چیز کو ترجیح نہیں دے سکتا۔(۱)

○ ایک شخص کا اپنی بیٹی کے لئے دعا کرنا کہ اللہ اس کا نکاح کسی عالم سے کرادے اور عرصہ دراز کے بعد دعا کے پورا ہونا۔

حافظ ابن رجب حنبلیؒ نے قاضی ابو بکر محمد بن عبدالباقی بوازبغدادی انصاری متوفی ۵۳۵ھ ہجری کے حالات میں لکھا ہے کہ : شیخ صالح ابو القاسم خزاز انصاری صوفی فرماتے ہیں کہ میں نے قاضی ابو بکر محمد بن عبدالباقی بن محمد بواز انصاریؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ : میں مکہ مکرمہ حرسہا اللہ۔ کا مجاور تھا ایک دن مجھے شدید بھوک لگی، کھانے کو کوئی چیز نہ ملی، مجھے ایک ریشم کی تھیلی پڑی ہوئی ملی جس کا منہ بھی ریشم کے ڈورے سے بندھا ہوا تھا، میں اسے اٹھا کر اپنے گھر لے آیا، میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس کے اندر موتیوں کا ایسا خوبصورت ہار تھا کہ ایسا میں نے زندگی بھر نہ دیکھا تھا۔

میں باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی ہے اس نے ایک کپڑے میں ۵۰۰ / دینار باندھے ہوئے ہیں اور وہ یہ اعلان کر رہا ہے کہ : جو شخص مجھے میرے ہار والی تھیلی لوٹا دے گا اسے یہ ۵۰۰ / دینار انعام میں ملیں گے، میں نے اپنے جی میں کہا : میں ضرورت مند بھی ہوں اور بھوکا بھی ہوں اسے تھیلی دے کر یہ دینار لے لوں، انھیں استعمال کر لوں گا، میں نے اسے کہا : ادھر آیئے ! میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے گھر لے آیا۔ اس نے تھیلی، اس کے ڈورے اور ہار کی نشانی اور موتیوں کی تعداد بتائی تو وہ تھیلی نکال کر میں نے اس کے حوالے کر دی، اس نے ۵۰۰ / دینار میرے حوالے کر دیئے۔ مگر میں نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ ان کا لوٹانا تو مجھ پر ضروری تھا، میں اس کا بدلہ نہیں لوں گا۔ اس نے کہا کہ یہ تو لینے پڑیں گے اور بہت زیادہ اصرار کیا۔ جب میں نے بالکل قبول نہ کئے تو وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں مکہ سے نکلا اور سمندر کا سفر اختیار، دوران سفر کشتی ٹوٹ گئی تمام لوگ ڈوب گئے ان کا سامان بھی ڈوب گیا، میں ایک تختے پر صحیح سالم بچ گیا، ایک عرصے تک سمندر کے اندر ہی اس تختے پر رہا، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں کہاں جاؤں۔ آہستہ آہستہ وہ تختہ ایک جزیرے میں جا پہنچا جس میں آبادی تھی اور لوگ رہتے تھے، میں ایک مسجد میں گیا، وہاں کے لوگوں نے مجھے قرآن پڑھتے دیکھا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے مجھ پر ٹوٹ پڑے کہ ہمیں بھی قرآن سکھاؤ! میں نے انہیں قرآن سکھایا انہوں نے مجھے مالا مال کر دیا۔ اس کے بعد میں نے اسی مسجد میں قرآن کریم کے چند اوراق دیکھے تو میں وہ اٹھا کر دیکھ کر پڑھنے لگا، وہ بولے: آپ لکھنا بھی جانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں جانتا ہوں وہ کہنے لگے ہمیں بھی لکھنا سکھایئے! وہ اپنے نوجوانوں اور بچوں کو لے آئے میں انہیں لکھائی سکھانے لگا اس کے عوض بھی انہوں نے مجھے بہت سا مال دیا، اس کے بعد انہوں نے کہا کہ: ہمارے ہاں ایک یتیم لڑکی ہے۔ اس کے پاس کچھ مال بھی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس سے شادی کر لیں! میں نے انکار کیا تو وہ بہت زیادہ اصرار کرنے لگے، چنانچہ میں اس پر راضی ہو گیا، جب وہ شب زفاف میں میرے پاس آئی اور میں نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بعینہ وہی ہار اس کے گلے میں ہے۔ میں تو اس ہار ہی کی طرف دیکھتا رہ گیا، لوگوں نے مجھ سے شکوہ کیا کہ آپ نے اس یتیمہ کا دل توڑ دیا۔ کہ اس کی طرف تو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ ہار ہی کی طرف دیکھتے رہے۔ اس پر میں نے انہیں ہار والا پورا قصہ سنایا۔ یہ قصہ سن کر وہ لوگ بلند آواز سے تکبیر و تہلیل کہنے لگے، جن کی آواز تمام جزیرے والوں کو سنائی دی۔ میں نے انہیں کہا! تم اس قدر شور کیوں مچا رہے ہو؟ کیا بات ہے! وہ کہنے لگے: جس شیخ نے آپ سے ہار لیا تھا وہ اسی لڑکی کا باپ تھا، اور وہ کہا کرتا تھا کہ "مجھے پوری دنیا میں کامل مسلمان ایک ہی شخص ملا ہے اور وہ ہے جس نے یہ ہار مجھے واپس کیا تھا" اور وہ یوں دعا کرتا تھا: اے اللہ! اس شخص سے میری ملاقات کروا دے تاکہ میں اس کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردوں، اب ان کی یہ دعا پوری ہوئی ہے، اس کے بعد ایک عرصہ میں اس جزیرے میں اس کے ساتھ رہا۔ اللہ نے مجھے اس کے بطن سے دو فرزند عطا فرمائے، کچھ عرصے بعد اس کا انتقال ہو گیا تو وہ ہار مجھے اور میرے بچوں کو وراثت میں ملا۔ پھر بچوں کا بھی انتقال ہو گیا تو وہ ہار مجھے مل گیا، میں نے اسے ایک ہزار دینار میں فروخت کیا جو مال تمہیں میرے پاس نظر آ رہا ہے یہ اسی مال میں سے بچا ہوا ہے۔(۲)

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۱۱۹۔
(۲) ذیل طبقات الحنابلہ ۱/ ۱۹۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی کتاب "التحفہ" کی شرح کرنے پر اپنی بیٹی سے شادی کرنا

ابو بکر کاشانیؒ کے حالات میں علماء نے ایک دلچسپ قصہ لکھا ہے۔ جو بعض خواتین کی علم کے اندر پختگی کی بہترین مثال ہے، فرماتے ہیں کہ: امام ابو بکر سمر قندیؒ نے ان سے فقہ حاصل کیا، اور ان کی اکثر تصانیف پڑھیں، مثلاً التحفہ فی الفقہ، و دیگر کتب اصول جس پر شیخ کاشانی نے ان سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا، جس کا نام فاطمہ تھا، جو فقیہہ اور عالمہ تھیں ان سے شادی کا سبب یہ ہوا کہ: یہ فاطمہ اپنے وقت کی حسین ترین خاتون تھی، اپنے والد کی تمام تصانیف انہیں ازبر تھیں، بلاد روم کے بہت سے بادشاہوں نے پیغام نکاح بھیجا مگر ان کے والد نے قبول نہیں کیا، شیخ ابو بکر سمر قندی ان کے ہاں پڑھنے آئے اور جملہ علوم میں بالخصوص اصول و فروع میں خوب مہارت حاصل کی اور التحفۃ کی ایک شرح لکھی جس کا نام "کتاب البدائع" رکھا اور اپنے شیخ کو دکھائی، اس سے خوش ہو کر شیخ نے اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دیا، اور یہی شرح مہر قرار پائی۔ تو فقہاء عصر نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ "ان کے تحفہ کی شرح کر کے ان کی بیٹی سے نکاح کر لیا، اور اسی کو مہر بنالیا" (۱)

علامہ لکھنوی نے سمر قندی کے حالات میں یہ بھی لکھا ہے کہ: ان کا شوہر غلطی کرتا تو وہ درست کروا دیتیں۔ ان کے پاس فتویٰ آتا جب واپس جاتا تو اس پر ان کے اور ان کے والد کے دستخط ہوتے تھے، جب صاحب بدائع سے شادی ہو گئی تو اب فتویٰ پر ان کے، ان کے والد اور ان کے شوہر تینوں کے دستخط ہوتے تھے۔ (۲)

○ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کا گھرانہ جس میں کثرت سے علم حدیث نبوی کی طالبات تھیں

آخری امیر المومنین فی الحدیث حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا نام نامی ہر اس شخص کے لئے معروف ہے جسے حدیث نبوی کے ساتھ کچھ بھی تعلق ہے اور ان کی کتاب "فتح الباری" جس کی وجہ سے امت سے قرض کا بوجھ اتر گیا، انتہائی مفید نافع اور جامع کتاب ہے

---

(۱) طبقات الفقہاء ص ۱۰۲ اور اعلام النبلاء ٤ / ۲۵۰.

(۲) الفوائد البہیہ ص ۱۵۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو حقیقت میں کتب ستہ صحیحین اور سنن اربعہ کی شرح ہے اسی کتاب کے متعلق حدیث کا یہ ٹکڑا استعمال کیا گیا ہے کہ: لاهجرة بعد الفتح، یعنی فتح الباری کے بعد کسی اور شرح کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

......اس امام علامہ کی اپنی بیٹیوں اور بیوی کو حدیث نبوی ﷺ پڑھانے کی بڑی فکر تھی، ان کے گھرانے کی بہت سی خواتین تھیں جو علوم میں پختہ اور روایت میں مشہور تھیں، ان میں سے بعض کا تفصیلی تذکرہ کیا جاتا ہے۔......علامہ ابن حجرؒ کی ہمشیرہ "ست الرکب بنت علی بن محمد بن حجر عسقلانیہ(۲) متوفیہ ۷۹۸ ہجری قاریہ، کاتبہ اور ذہانت میں عجوبہ روزگار تھیں، ابن حجرؒ ان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ میری والدہ کی وفات کے بعد والدہ کے قائم مقام تھیں، پھر ان کے شیوخ اور مکہ، دمشق، بعلبک اور مصر سے ان کی حاصل شدہ اجازت کو بیان کیا، فرماتے ہیں کہ میں نے لکھنا سیکھا، قرآن کریم کا اکثر حصہ یاد کیا اور بہت کتابوں کا مطالعہ کیا اور اس میں خوب مہارت پیدا کی، ان تمام چیزوں میں ان (میری ہمشیرہ) کا بڑا دخل تھا، مجھ پر نہایت شفیق، مہربان اور محسنہ تھیں۔ ان کے وصال پر ابن حجرؒ نے ایک قصیدے میں ان کا مرثیہ بھی کہا ہے۔

علامہ سخاویؒ نے ان کی طلب علمی، اجازت حدیث، شادی اور اولاد کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ان کی ایک لڑکی کا نام "موز" تھا جن کی وفات ۸۵۰ ہجری میں ہوئی، انہوں نے اپنے ماموں ابن حجرؒ سے علم حاصل کیا تھا، اور علامہ سخاویؒ نے ان سے علم حاصل کیا تھا، مگر انہوں نے عمر زیادہ نہ پائی، اپنے ماموں کی زندگی ہی میں فوت ہو گئیں، ان کے ماموں ہی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

ابن حجرؒ کی اہلیہ انس بنت قاضی کریم الدین عبدالکریم بن عبدالعزیز جو لشکر کے نگران تھے۔(۳)

حافظؒ جس طرح عام لوگوں میں علم پھیلانے کے حریص تھے، اسی طرح اپنے

(۱) ہماری کتاب معجم المصنفات دیکھیے ۶/ ۱۶۔
(۲) الجواہر والدرر ۱/ق ۱۴، شذرات الذہب ق ۳۹۱ - ۳۹۲ وغیرہ۔
(۳) انباء الغمر ۱/ ۳۹۲ - الجواہر والدرر ق ۲۸۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر والوں کو اور رشتہ داروں میں بھی علم پھیلانے کے انتہائی حریص تھے، انہیں میں سے ان کی اہلیہ انس بھی ہیں، انہیں اپنے شیخ حافظ العصر حافظ عبدالرحیم عراقی سے حدیث مسلسل بلاولیت کا سماع کروایا۔ علامہ ابن کویک سے بھی سنوایا، کئی حفاظ حدیث کی استدعا پر انہیں اجازت بھی مرحمت ہوئی۔ جن میں حافظ ابوالخیر ابن حافظ علائی، ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن حافظ ذہبی وغیرہ بھی تھے، اور یہ استدعا صرف اس لئے تھا کہ ان کی روایت صرف مصریین تک ہی محدود نہ رہے بلکہ شامی، مکی اور یمنی حضرات سے بھی روایت حدیث ہو۔

انس کی علم روایت کا نجم سعادت ان کے شوہر ہی کی حیات میں چمک اٹھا، اس لئے کبھی کبھار ابن حجرؒ بطور مزاح فرمایا کرتے کہ اب تو تم شیخہ بن گئی ہو! جس طرح بیوی کے دل میں شوہر کا احترام تھا اس طرح شوہر کے دل میں بھی بیوی کی عزت تھی، اپنے شوہر کی موجودگی ہی میں حدیث روایت کرنا شروع کر دی تھی: بہت سے فضلاء نے ان سے پڑھا، یہ اپنے فضلاء کی ایک مجلس قائم فرمایا کرتی اور خوب اکرام کرتیں، علامہ سخاویؒ نے ان کی ۴۰ احادیث جو ۴۰/ شیوخ سے مروی ہیں ان کی تخریج کی اور ان کے شوہر کی موجودگی میں ان کے سامنے پڑھا، علامہ ابراہیم بن خضر بن احمد عثمانی متوفی ۸۵۲ ہجری کا بہت تعاون فرماتی تھیں، یہ بہت بڑے صاحب فنون مختلفہ اور علامہ وقت تھے، ہر سال رجب و شعبان میں ان کے سامنے ختم بخاری کیا کرتے تھے، ختم بخاری کے روز ایک مجلس قائم فرماتی اور طرح طرح کے پھل فروٹ اور کھانے چنتیں۔ رمضان سے قبل جب یہ دن آتا تو سب چھوٹے بڑے جلدی جلدی حاضر ہو جاتے، یہ سب کچھ ان کے شوہر حافظ ابن حجر کی موجودگی میں ہوتا، جب حافظ ابن حجر کا انتقال ہو گیا تو ان کے نواسے یوسف بن شاہین ان کے سامنے پڑھتے، ان کے مسودے میں نہ کوئی زائد بات تھی نہ ہی کہیں غلطی تھی۔

حافظ ابن حجر کی بیٹی زین خاتون

متوفیہ ۸۳۳ ہجری پیدائش ہی کے سال اور اس کے بعد بھی ابن حجرؒ نے ان کے لئے اجازت حدیث لے لی تھی۔ ان کے والد نے ان کا بہت خیال رکھا اور ان پر غیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی توجہ دی، اپنے شیوخ عراقی، ہیثمی وغیرہ سے اسے سماع کروایا، اور انہیں ابن خطیب داری کے پاس لے گئے، قرات وکتابت بھی سیکھی، ان کے بطن سے یوسف بن شاہین جو "سبط ابن حجر" سے معروف ہیں پیدا ہوئے، جنہیں اپنے نانا کی کتابوں سے خصوصی تعلق تھا، انہوں نے اپنے نانا کی امالی اور ان کی کتابیں بھی لکھی، ان کی نہ تو کوئی روایت ہے نہ ہی اس میں مشہور ہوئیں، اس لئے کہ ۸۳۳ ہجری میں ۳۳ سال کی عمر ہی میں طاعون کی وجہ سے ان کا وصال ہو گیا تھا جب کہ یہ حمل سے بھی تھیں، اللہ ان پر رحم فرمائے۔(۱)

......ابن حجرؒ کی بیٹی فرحت، متوفیہ ۸۲۸ ہجر ان پر بھی ابن حجرؒ نے خوب توجہ دی اور ان کے لئے اجازت حدیث لی، اور اپنے مشائخ سے سماع کرایا۔

......ان کی دو بیٹیاں فاطمہ وعالیہ اور تھیں دونوں کا طاعون کی وجہ سے ۸۱۹ ہجری میں انتقال ہوا۔ ان کے والد ابن حجرؒ نے ایک بڑی جماعت سے ان کے لئے اجازت حدیث لی تھی۔

......ان کی بیٹی رابعہ۔ متوفیہ ۸۳۲ ہجری۔ انہیں ان کے والد نے مکہ مکرمہ میں ۸۱۵ ہجری میں امام مراغی کا سماع کروایا، مصریین وشامیین کی ایک بڑی جماعت سے انہیں اجازت حاصل ہے۔

ابن حجرؒ کی بیٹیاں روایت حدیث میں اپنے والد اور والدہ کی طرح مشہور نہیں ہوئیں۔ اس لئے کہ ان میں سے اکثر جوانی ہی میں طاعون کے سبب وفات پا چکی تھیں۔(۲) یہ حافظ ابن حجرؒ کی بیٹیاں اور اہلیہ تھیں، جنہیں علم حدیث سے خصوصی شغف تھا، اور بعض تو روایت کے ساتھ ساتھ تدریس میں بھی معروف تھیں، حافظ ابن حجرؒ اپنے اشغال کی کثرت اور مجالس کے تعدد اور تالیفات کی نفاست کے باوجود اپنی بیٹیوں کی تعلیم کے بڑے حریص تھے، اور یہ صرف اپنے گھرانے تک ہی محدود نہیں رکھا، اور علم حدیث کی طرف صرف ان ہی کی رہنمائی نہیں کی۔ بلکہ ان کا دوسروں کے ساتھ بھی یہی معاملہ تھا۔

---

(۱) الضوء اللامع ۱۲/ ۵۱۔ انباء الغمر ۸/ ۲۱۲۔
(۲) ابن حجر عسقلانی ودراسہ مصنفاتہ ۱/ ۹۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ایک محدث کی اپنی بیٹی کی طرف توجہ

محدث ابو العباس احمد بن عبداللہ لخمی مغربی فاسی متوفی ۵۶۰ھ ہجری کے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی، جب وہ بڑی ہوئی تو اسے قرات سکھ، صحیحین اور اس کے علاوہ بہت سی کتابیں اور بے شمار علم پڑھایا مگر کبھی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا، لہٰذا ابتدائے عمر میں تو یہ اتفاقی امر تھا کیونکہ مغرب تک تو شیخ پڑھاتے تھے، جب رات کو گھر جاتے تو وہ اپنے بستر پر سو چکی ہوتی تھی، بڑی ہونے تک اسی طرح سلسلہ چلتا رہا، یہاں تک کہ جب وہ بڑی ہو گئی تو اس کی شادی ہو گئی پھر وہ اپنے گھر چلی گئی۔ اس طرح وہ کبھی اس کی طرف دیکھ نہ سکے۔(۱)

میں کہتا ہوں کہ اپنی بیٹی کی تربیت کرنا تو بہت اچھی بات ہے مگر اس کی طرف نہ دیکھنا اچھا نہیں اس لئے علامہ ذہبی نے اس پر یہ نوٹ لکھا ہے کہ ! اس بات میں کوئی حرج نہیں مگر سنت اس کے برعکس ہے۔ کہ سید البشر ﷺ اپنی نواسی امامہ کو نماز پڑھتے ہوئے بھی اٹھا لیتے تھے، یہ حدیث صحیح بخاری ۵۱۶ /۵۹۹۶۔ اور صحیح مسلم ۵۴۳۔ میں موجود ہے۔

○ایک خاتون اپنے شوہر کی کتاب کی تعریف کر رہی ہے۔

ابو سالم عیاشی کی مسالک الہدایہ میں ہے کہ بعض دوستوں نے مجھے قاہرہ میں بنت باعونی، زوجہ قسطلانی کے اشعار سنائے جو اس نے اپنے شوہر کی کتاب "المواہب" کے بارے میں کہے ہیں۔ ترجمہ۔

کتنی کتابیں جمع ہو چکی ہیں مگر مواہب جیسی کوئی کتاب نہیں ہے، جس وقت وہ بولتی ہے تو بحر زخار معلوم ہوتی ہے، لوگ کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو نہیں سنی جا سکتی، (کہ ضخیم بہت ہے)

(۱) سیر اعلام النبلاء ۲۰/ ۳۴۷۔۳۴۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ حافظ سلفی کی اہلیہ اپنے شوہر کے بعض محدثین سے سماع کا واسطہ بنتی ہے!

حافظ سیف احمد بن مجد فرماتے ہیں کہ میں نے حافظ احمد بن سلامۃ نجار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: حافظ عبدالغنی مقدسی و حافظ عبدالقادر رہاوی نے لالکائی علی سلفی کی کتاب "شرح اصول اعتقاد اهل السنة" سننا چاہی مگر وہ ٹال مٹول کرتے رہے حتی کہ ان کی اہلیہ نے ان سے بات کی تو وہ کتاب سنانے پر راضی ہوئے۔(۱)

○ ایک خاتون کا اپنے گھرانے کے مسلک سے ہٹ کر دوسرا مسلک اختیار کرنا

شیخہ صالحہ، متفقہہ، حنفیہ، خدیجہ بنت محمد بن حسن حلبیہ متوفیہ ۹۳۰ ہجری کے سوانح نگار نے ذکر کیا ہے کہ! انہیں حدیث نبوی ﷺ سے بڑا شغف تھا، انہیں ابن الناسخ کمال طرابلسی وغیرہ سے صحیح بخاری کی روایت کی اجازت حاصل ہے ان کے والد اور بھائیوں کے شافعی المسلک ہونے کے باوجود انہوں نے حنفی مسلک اختیار کیا، صرف اسی وجہ سے کہ کہیں شافعی المسلک ہونے کی وجہ سے اگر شوہر حالت وضو میں مجھے چھولے تو میرا وضو نہ جاتا رہے بلکہ میری طہارت محفوظ رہے۔(۲)

○ ایک قاضی کا اپنی بیٹیوں اور پوتیوں کی تربیت پر متوجہ ہونا

"المعلمین لابن سحنون" کے مقدمے میں ہے کہ: قاضی عیسیٰ بن مسکین جو انتہائی متقی اور پرہیزگار تھے، اپنی بیٹیوں اور پوتیوں کو پڑھاتے تھے، عیاض فرماتے ہیں کہ عصر کے بعد اپنی بیٹیوں اور بھتیجیوں کو قرآن کریم و دیگر علوم پڑھانے کے لئے بلاتے تھے، ان سے قبل اس طرح فاتح صقلیہ اسد بن فرات اپنی بیٹی اسماء کو اس طرح پڑھاتے تھے جنہیں علوم میں بہت اونچا درجہ حاصل تھا۔ خشنی نے روایت کیا ہے کہ امیر محمد بن اغلب کے محل میں ایک اتالیق تھے جو بچوں کو دن میں اور بچیوں کو رات کے وقت پڑھاتے تھے۔(۳)

....

(۱) السیر ۲۱/۴۸۔

(۲) الکواکب السائرہ ۱/۱۹۲۔ مگر صحیح یہ ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بھی راجح قول کے مطابق مس مراۃ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۳) الاشعۃ المسلولہ ص ۶۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○امام شافعیؒ کی والدہ کا ایک لطیفہ

علامہ سبکی نے امام شافعیؒ کی والدہ کا ایک لطیفہ ذکر کیا ہے جس سے ان کی ثاقب فہم اور پختہ عقل کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی ایک آیت کو اس طرح سمجھا کہ اس کے ذریعے ایک قاضی وقت کے سامنے احتجاج کیا، وہ فرماتی ہیں کہ : امام شافعیؒ کی والدہ باتفاق مورخین بڑی عابدہ قانتہ خاتون تھیں، اور فطرۃً ہی ذکی ترین تھیں، انہوں نے اور ام بشر مریسی نے کسی سلسلے میں قاضی مکہ کے پاس گواہی دی، قاضی نے دونوں میں تفریق کر کے ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ بات سننا چاہی۔ تو امام شافعیؒ کی والدہ نے فرمایا : جناب قاضی! آپ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ "اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلائے" چنانچہ قاضی نے یہ سن کر اپنی رائے بدل دی۔ امام سبکی نے اس قصے پر یہ نوٹ قائم کیا ہے کہ : یہ ایک بہترین مسئلہ، پختہ معنی، عمدہ استنباط اور عجیب تخریج تھی، حالانکہ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ قاضی کو گواہوں پر شبہ ہو تو قاضی ان میں مطلقاً تفریق کر سکتا ہے، اور ان کا استنباط خواتین کے استثناء میں صریح ہے جس طرح کہ انہوں نے ذکر فرمایا۔ اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں(۱)

○اندلس کی صاحب تالیف خواتین

اندلسی خاتون کو بھی بڑا اعزاز اور مرتبہ حاصل تھا، وہ بھی جملہ علوم و فنون میں مہارت رکھتی تھی، مگر ان کی بے شمار تالیفات اور علمی ثمرات ضائع ہو گئے، فتحونہ بنت جعفر مرسیہ کی کتاب "قیان الاندلس" کہاں گئی؟ جو انہوں نے ابو الفرج اصفہانی کی کتاب "الاغانی" کے مقابلے میں لکھی تھی اور ام ہنا کریمہ بنت قاضی عبدالحق بن عطیہ کی کتاب "القبور" کہاں گئی؟

○جن خواتین کا علم کے ساتھ مشہور علماء وقت سے تعلق تھا

آخر میں ان خواتین کے اسماء ذکر کروں گا جنہیں علم کے ساتھ اور مشہور علماء وقت کے ساتھ ربط و واسطہ تھا بعض جگہ اس تعلق کی وضاحت بھی کروں گا مگر ان کے تفصیلی احوال مذکور نہ ہوں گے، اللہ ہی مستعان ہے جس کے سوا کوئی پروردگار نہیں۔

(۱) طبقات الشافعیہ الکبریٰ ۲ / ۱۷۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

......شیخہ صالحہ، ام محمد عائشہ بنت ابراہیم بن صدیق سلمی دمشقیہ۔(۱) متوفیہ ۷۴۱ھ ہجری ملک شام کے مشہور محدث ابوالحجاج مزی کی اہلیہ تھیں اور ابن کثیرؒ ان کے داماد ہیں، انہوں نے احمد بن ہبۃ اللہ ابن عساکر سے سماع کیا ہے اور احمد بن عبدالحمید بن عبدالہادی سے "حدیث ابو نصر محمد بن احمد بن ہارون" کا جزء سابع کا سماع کیا ہے۔ان سے ابن طغریل نے سماع کیا ہے، قاریہ قرآن تھی، عورتوں کو بھی قرآن کریم پڑھاتی تھی، انہوں نے بہت سی خواتین کو پڑھایا جنہوں نے پورا قرآن ان ہی سے پڑھا اور خوب مستفید ہوئیں، مسجد نبوی میں بھی درس حدیث دیا۔ ان کے داماد ابن کثیرؒ نے ان کی بڑی تعریف کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ : کثرت عبادت اور حسن تلاوت میں بے مثال تھیں، اس میں یہ بہت سے مردوں سے بھی فائق تھیں، بڑی زاہدہ اور تھوڑے پر قناعت کرنے والی تھیں، جن خواتین کو علم سے بھی شغف تھا اور ابن کثیرؒ سے بھی واسطہ تھا ان میں سے ایک ست القضاۃ بنت عبدالوہاب بن عمر بن کثیرؒ (۲) متوفیہ ۷۸۱ھ ہجری ہیں، یہ ابن کثیرؒ کی بھتیجی ہیں۔

قاسم بن عساکر، الحجار، الوانی، المزنی ودیگر حضرات نے انہیں اجازت حدیث دی ہے۔ صلاح الدین اقفہسی نے ان کی ان حضرات سے روایت کردہ ۴۰/ حدیث کی تخریج کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بھی اجازت دی ہے۔

......محمد سارہ بنت قاضی عزالدین عبدالعزیز بن محمد بن جماعہ (۳) متوفیہ ۷۹۳ھ ہجری جو قاضی فخر الدین ابو جعفر ابن الکویک کی اہلیہ ہیں۔ اپنے دادا، الوانی اور الدبوسی سے سماع حدیث کیا ہے، حسن کردی کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت لی اور پھر حدیث کا درس دیا۔

......خدیجہ بنت محدث عبدالرحیم بن حسین عراقی، محدث نورالدین علی ابن ابو بکر ہیثمی کی اہلیہ، کتب حدیث کی مراجعت میں اپنے شوہر کی معاونت کرتی تھیں۔(۴) ان کے والد نے ان کے شوہر (اپنے داماد) کو تخریج کا طریقہ سکھایا تھا۔ وہ ان سے مشہور کتاب "الزوائد" کی تصنیف چاہتے تھے جو مشہور کتب ستہ کے متعلق ہے۔ ان کے شوہر

(۱) الدر الکامنہ ۲ / ۲۳۹.
(۲) انباء الغمر ٤ / ٦٠. شذرات الذهب ٧ / ٧.
(۳) الذیل علی العبر ١ / ٨٤.
(٤) تمام المنہ ببیان الخصال الموجبۃ للجنۃ ص ۳۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیثمی ان کی بڑی تعظیم فرماتے تھے، چنانچہ وہ اپنی کتاب "مجمع الزوائد" کے ابتداء میں فرماتے ہیں کہ سیدی وشیخی علامہ، مشرق و مغرب کے حفاظ کے شیخ، صغار و کبار کے مربی الشیخ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم ابن العراقیؒ وارضاہ۔ وجعل الجنۃ متوالو مثواہ نے مجھے حکم دیا کہ میں ان تصانیف کو اس طرح جمع کر دوں کہ ان کی اسناد کو حذف کر دوں تاکہ ان کتابوں کے مختلف بابوں کی احادیث اس کتاب کے ایک ہی باب میں آجائیں۔ جب انہوں نے اس کا اشارہ میری طرف کیا تو میں نے بھی اپنی توجہ اس کی طرف مرکوز کر دی، اللہ ہی سے اس پر اعانت اور آسانی کا سوال کرتا ہوں اور اسی سے اس کے ذریعے نفع کا سوال ہے وہ انتہائی قریب اور قبول کرنے والا ہے۔(۱)

علامہ سخاوی نے بھی ہیثمی کی اپنے شیخ اور اپنے سسر عراقی سے استفادے کو اس طرح بیان فرمایا ہے : علامہ عراقی نے ہیثمی کی تربیت فرمائی، انہیں تصنیف و تخریج کا طریقہ سکھایا بلکہ ان کی کتابوں کے خطبے بھی شیخ عراقی ہی نے لکھے اور ان کا نام بھی انہوں نے ہی رکھا۔(۲) یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امام عراقی نے جس طرح اپنی بیٹی کی تربیت فرمائی حتی کہ اسے اپنے والد کے شاگرد رشید کی معاونت کا موقع ملا اس طرح انہوں نے اپنی اہلیہ کی بھی تربیت فرمائی تھی۔ ان کے بیٹے احمد ولی الدین نے ان کے حالات بیان کئے ہیں۔ سن ۷۶۳ ہجری میں وفات پانے والی خواتین کے تذکرے میں فرماتے ہیں کہ !

میری والدہ ام احمد عائشہ بنت طغای، علائی کا بروز جمعہ ۲۱ صفر قاہرہ کے مضافات میں انتقال ہوا۔ اللہ انہیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور ہمیں اور اسے اپنے عزت والے گھر میں جمع فرمائے، وہ حمل سے تھی طاعون کی وجہ سے موت واقع ہوئی، اس طرح دوہرا درجہ شہادت ملا۔ میرے والد نے انہیں موت کے وقت سید الاستغفار کی تلقین کی تو اس نے وہ پڑھ لیا۔ اس کے بعد انتقال ہوا۔ نماز جمعہ سے قبل خانقاہ و لودار یہ کے عقب میں دفن کیا گیا، وہ ابھی جوان ہی تھیں، کچھ اوپر تیس سال عمر تھی، میرے والد کی صحبت میں دس سال سے زیادہ رہی ہیں۔ انتہائی سلیمہ الصدر، عمدہ اخلاق، اچھے رہن سہن والی اور بڑی

....

(۱) مجمع الزوائد . ۱ / ۷.
(۲) الضوء اللامع ٤ / ١٧٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسنہ تھیں، میرے والد کے ملک شام کے آخری سفر میں ساتھ تھیں جو ۷۶۵ ہجری میں کیا تھا، دمشق میں محمد بن موسیٰ بن شیر جی وغیرہ سے "جزء الانصاری" کا سماع کیا مگر آگے نہ پڑھ سکیں، ۴/حج کئے اور بار ہا حرمین میں قیام فرمایا۔ ان کے والد (میرے نانا) ارغون کے لشکر کے نائب امیر تھے، ابھی یہ بچی ہی تھیں کہ ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ میرے والد نے ان سے یتیم ہونے کی حالت میں شادی کی تھی۔(۱)

......عائشہ بنت امام محمد بن ہادی(۲) متوفیہ ۸۱۶ ہجری: ابن قاضی شہبہ ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ: مسندہ وقت معمرہ مشہور سیاحہ تھیں، ان کی مسموعات بہت زیادہ ہیں، حجار وغیرہ سے روایت حدیث میں تنہا ہیں، ان کے حالات معروف ہیں علیمی ان کے حالات میں فرماتے ہیں کہ: شیخہ صاحب خیر کثیر۔ دنیا کی مشہور سیاحہ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ چوتھے سال ہی مسند آفاق ابو العباس احمد بن ابی طالب بن ابی النعم صالحی الحجار کی خدمت میں حاضر ہو کر پوری بخاری شریف پڑھ لی تھی۔ خلق کثیر سے روایت کرتی ہیں۔ حافظ ابن حجر ان سے روایت حدیث کرتے ہیں، اور ان سے کئی کتابیں انہوں نے پڑھی ہیں "معجم شیوخ ابن فهد" میں بار بار ان کا ذکر آیا ہے۔ اس زمانے کے اکثر علماء ان سے روایت حدیث کرتے ہیں، سماع حدیث کے لئے دور دراز سے لوگ ان کے پاس حاضر ہوتے تھے، اپنی آخر عمر میں اس دور کے سب سے عالی سند تھیں۔

......سارہ بنت امام علامہ تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی (۳) متوفیہ ۸۰۵ ہجری تاج الدین سبکی کی بہن، بچپن ہی میں زینب بنت کمال سے سماع کیا تھا۔ اپنے والد اور امام جزری سے بھی سماع کیا، مزی، ذہبی، عبدالرحمٰن بن تیمیہ وغیرہ شامی حضرات سے اجازت حدیث حاصل ہے۔ ابن حجر کی بیٹی خاتون کو اجازت حدیث دی۔ ابن حجرؒ نے بھی ان کے والد کا "مشیخہ" جو ابوالحسن بن ایبک کا تخریج کردہ ہے۔ ان کو سنایا۔ اور تاریخ ابوزرعہ دمشقی، مشیخہ ابن شاذان اور ایک جزء جس میں فضائل کے جزء سامع کی چند

....

(۱) الذیل علی العبر ۲ / ۵۱۱.
(۲) انباء الغمر ۳ / ۲۵. الضوء اللامع ۱۲ / ۸۱.
(۳) انباء الغمر ۵ / ۱۰۲. شذرات الذهب ۷ / ۵۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتخب احادیث تھیں اور ایک جز جس میں دار قطنی کے "مسائل البرقانی" تھے۔ کا بھی سماع کیا......

آخر میں گذارش ہے کہ یہ چند علمی نمونے اور سچے حقیقی واقعات ہیں جو اسلام میں عورت کے مقام و مرتبے کو بتارہے ہیں روئے زمین اور دنیا کی تمام خواتین کو ان پر فخر کرنے کا حق ہے اور انہیں چاہئے کہ ان واقعات کو اپنا نصب العین بنائیں۔ اور ان کی روشنی میں ان شیاطین انس و جن سے بچتے ہوئے اپنا سفر حیات طے کریں۔ جو ان کی گھات میں ہیں اور ان پر ظلم ڈھارہے ہیں، جھوٹ و بہتان کے پلندے باندھ رہے ہیں کہ یہ ان کی آزادی اور حقوق کے علم بردار ہیں۔ ہاں اگر وہ انہیں تکالیف اور شرعی ذمہ داری سے سبکدوش رکھنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے!!! کس قدر افسوس کا مقام ہے!

کیا خواتین کا سطور بالا میں ذکر کردہ مقام و مرتبے سے بڑھ کر بھی کوئی مقام و مرتبہ ہو سکتا ہے؟ کیا خاتون کو یہ مقام اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب میں مل سکتا ہے؟ ہاں جب عورت نے اپنے رب سے رشتہ جوڑ لیا تب اپنے مقام کو جانا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے (اللہ اس پر رحم فرمائے) جس نے اللہ کو پالیا اس سے کیا رہا؟ اور جس نے اللہ ہی کو نہ پایا اسے کیا ملا؟

اے اللہ تیرا تعارف کروانے والی زبان، تیرے رسول ﷺ کی حدیث لکھنے والے ہاتھ، اور تیرے دین کے لئے چلنے والے پاؤں اور تیری طرف رہنمائی کرنے والے علوم کا مطالعہ کرنے والی آنکھ کو کبھی عذاب نہ دینا۔

وصلی اللہ وسلم علی محمد وآلہ وصحبہ، وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین.

العبد الحقیر اور محمد انیس بن حکیم امام الدین غفرلہ ولو الدیہ ولا ساتذتہ ولمشائخہ ولمن قال آمین۔

مورخہ ۲۸ / جمادی الثانی ۱۴۲۱ ہجری مطابق ۲۷ / ستمبر ۲۰۰۰ء۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
15847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی مع تفسیر و ترجمہ بیکٹ ۲ جلد ———— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ

تفسیر مظہری اردو ———— ۱۲ جلد ———— قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

قصص القرآن ———— ۴ حصے ۲ جلد کامل ———— مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ

تاریخ ارض القرآن ———— علامہ سید سلیمان ندویؒ

قرآن اور ماحولیات ———— [illegible]

قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن ———— ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

لغات القرآن ———— مولانا عبدالرشید نعمانی

قاموس القرآن ———— قاضی زین العابدین

قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی) ———— ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) ———— [illegible]

انسان قرآنی ———— مولانا اشرف علی تھانویؒ

قرآن کی باتیں ———— مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد ———— مولانا ظہور الباری اعظمی، فاضل دیوبند

تفہیم المسلم . . ۳ جلد ———— مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

جامع ترمذی . . . ۲ جلد ———— مولانا فضل احمد صاحب

سنن ابو داؤد شریف . . ۳ جلد ———— مولانا سرفراز احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی فاضل دیوبند

سنن نسائی . . . ۳ جلد ———— مولانا فضل احمد صاحب

معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۲ جلد، ۸ حصے کامل ———— مولانا محمد منظور نعمانی صاحب

مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد ———— مولانا عابد الرحمن کاندھلوی، مولانا عبداللہ جاوید

ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد ———— [illegible]

الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح ———— از امام بخاریؒ

مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد کامل ———— مولانا عبداللہ جاوید غازیپوری فاضل دیوبند

تقریر بخاری شریف ———— ۳ حصے کامل ———— حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب

تجرید بخاری شریف ———— ایک جلد ———— [illegible]

تنظیم الاشتات ———— شرح مشکوٰۃ اردو ———— مولانا ابوالحسن صاحب

شرح اربعین نووی ———— ترجمہ و شرح ———— مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی

قصص الحدیث ———— مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی
[illegible]
دیگر اداروں کی کتب ... [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ کتب ایک نظر میں

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی مع تفسیری عنوانات جدید کتابت ۱ جلد		علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا محمود الحسن
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلد	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی
قصص القرآن	۴ حصہ ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی
تاریخ ارض القرآن		علامہ سید سلیمان ندوی
قرآن اور ماحولیات		انجینئر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن		ڈاکٹر حقانی میاں قادری
لغات القرآن	۶ جلد کامل	مولانا عبد الرشید نعمانی
قاموس القرآن		قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی)		ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
سلک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)		حسان پبلشرز
امثال قرآنی		مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں		مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد	مولانا ظہور الباری اعظمی۔ فاضل دیوبند
تفہیم المسلم . . .	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال۔ فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی . . .	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف . .	۳ جلد	مولانا سرور احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی فاضل دیوبند
سنن نسائی . . .	۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۴ جلد	۷ حصے کامل۔ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی، مولانا عبداللہ جاوید
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری
الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح		از امام بخاری
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف	۵ جلد کامل اعلیٰ	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۳ حصے کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف	ایک جلد	مولانا حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات شرح مشکوٰۃ اردو		مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی	ترجمہ و شرح	مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی

دارالاشاعت ❁ اردو بازار ۵ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان ۲۱۳۲۱۸۶۱-۲۱ مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتیانِ کرام، علماء، اساتذہ، خطباء اور مدارس کے طلباء اور طالبات کیلئے مستند کتب

پاکستان میں پہلی بار مکمل طبع شدہ

فتاوی رحیمیہ اردو

کامل ۱۰ حصص در ۵ جلد

از

مفتی عبدالرحیم لاجپوری

خصوصیات

سوالات کے جوابات میں صرف حوالے ہی نہیں عبارات کیساتھ دیئے گئے ہیں صفحہ نمبر اور جلد نمبر بھی بتا دیا گیا ہے۔ اکثر جوابات تفصیلی ہیں جسکی وجہ سے وہ ایک رسالہ بن گیا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ فتاوی رحیمیہ محض فتاوی نہیں بلکہ مجموعہ رسائل ہے۔

عمدہ کاغذ و طباعت، پائیدار خوبصورت جلدیں مناسب قیمت پر مکمل سیٹ اور رعایت عام قیمت ۱۵۰۰/-

سیرۃ حلبیہ اردو

سیرۃ النبی پر مشہور اور تفصیلی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ

انسان العیون

مصنف: امام برہان الدین حلبیؒ

مترجم: مولانا محمد اسلم قاسمی مدظلہم

کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ کاغذ و طباعت اور خوبصورت اعلیٰ جلد، بڑا علمی سائز

قیمت ۶ جلد ۱۵۰۰/-

تفسیر عثمانی

تشکیل جدید اور اضافہ عنوانات کے ساتھ تفسیری طرز پر

ترجمہ: شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر: شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

اضافہ عنوانات و تشکیل جدید

جناب محمد ولی رازی ولد مولانا مفتی محمد شفیعؒ

تعارف اندر ملاحظہ فرمائیں

مستند علمی کتب، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف سیرت و دیگر موضوعات شائع کرنے والا معتبر ادارہ

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان ۲۶۳۱۸۶۱-۰۲۱

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرۃ اور سوانح پر دار الاشاعت کراچی کی مطبوعہ مستند کتب

سیرۃ حلبیہ اردو اعلیٰ ۶ جلد (کمپیوٹر)	سیرۃ النبی پر نہایت مفصل و مستند تصنیف	امام برہان الدین حلبی
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۷ حصہ در ۳ جلد	اپنے موضوع پر ایک شاندار علمی تصنیف مستشرقین کے جوابات کے ہمراہ	علامہ شبلی نعمانی، علامہ سید سلیمان ندوی
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ۳ حصے یکجا (کمپیوٹر)	عشق و محبت سے سرشار ہو کر لکھی جانے والی مستند کتاب	قاضی محمد سلیمان منصور پوری
محسن انسانیت اور انسانی حقوق	خطبہ حجۃ الوداع سے استفادہ اور مستشرقین کے اعتراضات کے جواب	ڈاکٹر حافظ محمد ثانی
رسول اکرم کی سیاسی زندگی	دعوت و تبلیغ سے سرشار حضور کی سیاست اور اس کی تعلیم	ڈاکٹر محمد حمید اللہ
شمائل ترمذی	حضور اقدس کے شمائل و عادات مبارکہ کی تفصیل پر مستند کتاب	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا
عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین	اس عہد کی برگزیدہ خواتین کے حالات و کارناموں پر مشتمل	احمد خلیل جمعہ
دور تابعین کی نامور خواتین	تابعین کے دور کی خواتین	. . . . .
جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین	ان خواتین کا تذکرہ جنہیں حضور کی زبان مبارک سے خوشخبری ملی	. . . . .
ازواج مطہرات	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا مستند مجموعہ	ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری
ازواج الانبیاء	انبیاء علیہم السلام کی ازواج کے حالات پر پہلی کتاب	احمد خلیل جمعہ
ازواج صحابہ کرام	صحابہ کرام کی ازواج کے حالات کا مجموعہ	عبدالعزیز الشناوی
اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	ہر شعبہ زندگی میں آنحضرت کا اسوۂ حسنہ آسان زبان میں	ڈاکٹر عبدالحی عارفی
اسوۂ صحابہ ۲ جلد مکمل یکجا	حضور اکرم سے تعلیم یافتہ حضرات صحابہ کرام کا اسوہ	شاہ معین الدین ندوی
اسوۂ صحابیات مع سیر الصحابیات	صحابیات کے حالات اور اسوہ پر ایک شاندار علمی کتاب	. . . . .
حیاۃ الصحابہ ۳ جلد کامل	صحابہ کرام کی زندگی کے مستند حالات، مطالعہ کے لئے بہترین کتاب	مولانا محمد یوسف کاندھلوی
طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات طب پر مبنی کتاب	امام ابن قیم
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم	. . کے حالات اور اوصاف مع ذاتی جوش و عشق و محبت میں ڈوبی تصنیف	مولانا محمد اشرف علی تھانوی
سیرۃ خاتم الانبیاء	بچوں کے لئے آسان زبان میں مستند سیرت جو مدارس میں داخل نصاب	مولانا مفتی محمد شفیع
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم	مشہور کتاب سیرۃ النبی کے مصنف کی بچوں کے لئے آسان کتاب	سید سلیمان ندوی
سیرۃ خلفائے راشدین	مختصر انداز میں ایک جامع کتاب	مولانا عبدالشکور لکھنوی
الفاروق	حضرت عمر فاروق کے حالات اور کارناموں پر مستند کتاب	علامہ شبلی نعمانی
حضرت عثمان ذوالنورین	حضرت عثمان	مولانا اکبر شاہ خان
شفاء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	مختصر و آسان زبان میں حضرت شاہ ولی اللہ	
پیارے نبی کی پیاری صاحبزادیاں		ڈاکٹر حقانی میاں
تاریخ اسلام ۴ حصص در ۱ جلد کامل	آغاز اسلام سے آخری خلیفہ کے زوال تک کی مستند تاریخ	شاہ معین الدین ندوی
اخبار الاخیار	ہندو پاک کے مشاہیر صوفیہ کا مستند تذکرہ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
حالات مصنفین درس نظامی	پہلا درس نظامی تصنیف کرنے والے اہل علم کے مستند حالات	مولانا محمد حنیف گنگوہی
نقش حیات	مولانا سید حسین احمد مدنی کی خود نوشت سوانح	مولانا حسین احمد مدنی
جہنم کے پروانہ یافتہ	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات جنہیں جہنم سے آزادی کی بشارت ملی	احمد خلیل جمعہ

ناشر: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱، پاکستان، فون و فیکس (۲۱) ۲۲۱۳۷۶۸

دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں، ہر قسم کی کتب کا انتظام ہے / فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

قرآن پاک، تفاسیر، احادیث، فقہ، اسلامی و دینی علمی کتب کا مرکز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار الاشاعت
کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی مع ترجمہ شیخ الہند ۲ جلد — علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت شیخ الہندؒ
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں — قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ
قصص القرآن ۴ حصے ۲ جلد کامل — مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
تاریخ ارض القرآن — علامہ سید سلیمان ندویؒ
قرآن اور ماحولیات — انجینئر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن — ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری
لغات القرآن — مولانا عبد الرشید نعمانی
قاموس القرآن — قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی) — ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی
ہلکات البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) — [illegible]
امثال قرآنی — مولانا اشرف علی تھانویؒ
قرآن کی باتیں — مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۳ جلد — مولانا ظہور الباری اعظمی
تفہیم المسلم ۳ جلد — مولانا زکریا اقبال
جامع ترمذی ۲ جلد — مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابو داؤد شریف ۳ جلد — مولانا سرفراز احمد صاحب، مولانا خورشید عالم
سنن نسائی ۳ جلد — مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۸ جلد ۴ حصے کامل — مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد — مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد — مولانا جلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری
الادب المفرد کامل ترجمہ و شرح — از امام بخاری
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد کامل اعلیٰ — مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری
تقریر بخاری شریف ۳ حصے کامل — شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف ایک جلد — علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات شرح مشکوٰۃ اردو — مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی ترجمہ و شرح — مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی
قصص الحدیث — مولانا محمد زکریا اقبال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''روایت حدیث میں خواتین کا مقام'' کے مؤلف ابو عبیدہ مشہود بن جو کہ سعودی عرب سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب میں تیرھویں صدی ہجری تک راویات اور محدّثات اسلام کے حالات اور کارنامے جمع کر دیئے ہیں جو انھوں نے خاص طور پر خدمتِ حدیث میں انجام دیں۔ یہ کتاب اصل میں عربی زبان پر مشتمل ہے اور اس موضوع کی اہمیت اور خواتین کی دینی تعلیم اور مطالعہ کے لئے اردو میں اسلامی لٹریچر کی ضرورت کے پیشِ نظر اسکا عام فہم اردو ترجمہ کرا کے طبع کی گئی ہے۔

ہر زبان کا اپنا اسلوب ہوتا ہے۔ ترجمہ میں معنیٰ کے ساتھ اُس زبان کی چاشنی کو برقرار رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن مترجم نے اس کتاب میں نہایت آسان اور رواں ترجمہ کی شکل میں اسے منتقل کیا جس سے یہ ترجمہ محسوس نہیں ہوتا۔

اب اردو داں خواتین بھی اس کتاب سے خوب استفادہ کرسکتی ہیں۔ مدرسۃ البنات اور گرلز کالجوں کی طالبات اور معلّمات کے لئے یہ کتاب بڑا علمی ذخیرہ اور رھنما ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ

Email : ishaat@digicom.net.pk